عمران سیریز

ماورائی نمبر

ڈیول ورلڈ









ارشادالعصر جعفری

27A
عمران سیریز نمبر

ڈیول ورلڈ

مکمل ناول

ارشاد العصر جعفری

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

محترم قارئین۔

السلام علیکم۔ میرا نیا ناول ''ڈیول ورلڈ'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ عمران سیریز میں ڈیول سلسلے کا یہ میرا پانچواں ناول ہے۔ اس سے قبل ڈیول نام سے آپ چار ناول پڑھ کر انہیں پذیرائی بخش چکے ہیں اور ساتھ ہی یہ بھی آپ کی فرمائش ہے کہ ڈیول سلسلے کو جاری رکھا جائے۔ سو آپ کی فرمائش کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ ناول لکھا گیا ہے اور میری کوشش ہو گی کہ آئندہ بھی اس نام سے مزید ناول لکھوں۔ اس سلسلے میں مجھے آپ کی طرف سے دعائیں چاہئیں اور آپ کی حوصلہ افزائی بھی میری ہمت بڑھاتی ہے۔

قارئین۔ یہ تو آپ جانتے ہی ہیں کہ شیطان ازل سے انسان کا کھلم کھلا دشمن ہے۔ جو لوگ باعمل ہوں یہ شیطان ان کا سب سے بڑا دشمن ہوتا ہے اور انہیں راہِ راست سے ہٹانے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔ آپ کا پسندیدہ ہیرو علی عمران اور اس کی پوری ٹیم باکردار افراد پر مشتمل ہے اس لئے شیطان، عمران کو اپنا دشمن خاص سمجھتا ہے اور شیطانی طاقتیں اور شیطان کے پیروکار اس کوشش میں لگے رہتے ہیں کہ وہ عمران کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیں لیکن عمران ان کے قابو میں اب تک نہیں آیا۔ اس لئے اب انہوں نے یہ کوشش کی کہ پہلے عمران کے ساتھیوں کو ختم کر دیا جائے اور اس سلسلے میں

جب تنویر کی دردناک موت کی خبر عمران کو ملی تو پھر ایک طویل کہانی کا آغاز ہوا جس میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو قدم قدم پر موت کا سامنا کرنا پڑا۔ خوفناک واقعات، ایکشن اور تیز ٹمپو نے اس کہانی کو یادگار بنا دیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ کہانی بھی آپ کے معیار پر پورا اترے گی اور جب آپ اسے پڑھنا شروع کریں گے تو اختتام کے بعد ہی اسے چھوڑ پائیں گے۔

آپ کے خطوط مجھے ملتے رہتے ہیں جن میں آپ میری تحریر کی خوبیوں اور خامیوں پر تبصرے کرتے رہتے ہیں۔ خامیوں کی نشاندہی سے مجھے اپنی تحریر کی خامیوں کو دور کرنے میں مدد ملتی ہے اس لئے میری خواہش ہے کہ آپ تنقید برائے اصلاح کے لئے خط لکھا کریں۔ میں یہ جانتا ہوں کہ آج کے تیز رفتار دور میں خط لکھنا بہت مشکل کام ہے۔ اس کے باوجود آپ خط لکھتے ہیں تو یہ آپ کا مجھ پر احسان ہوتا ہے اور جتنی خوشی مجھے آپ کے خطوط سے ہوتی ہے کسی اور بات سے ہرگز نہیں ہوتی۔ مجھے آپ کے خطوط کا انتظار رہے گا۔ اب آپ صفحہ پلٹیے اور اپنے پسندیدہ ہیرو علی عمران کا ایک اور کارنامہ پڑھیے۔

والسلام

ارشاد العصر جعفری

تنویر دھیمی آواز میں گنگناتا ہوا سیڑھیاں چڑھ رہا تھا۔ آج وہ بہت خوش تھا۔ آج صفدر نے سب ساتھیوں کو نشاط ہوٹل میں لنچ کی دعوت دی تھی البتہ اس لنچ میں عمران شامل نہیں تھا جس کی وجہ سے آج تنویر کا موڈ خوشگوار رہا تھا۔ لنچ کرنے کے بعد وہ ابھی واپس آیا تھا۔

سیڑھیاں چڑھنے کے بعد وہ اپنے فلیٹ کے دروازے پر پہنچا اور پھر اس نے فلیٹ کا تالا کھولا اور اپنے فلیٹ میں داخل ہو گیا۔ فلیٹ میں داخل ہونے کے بعد وہ بدستور گنگناتا ہوا ڈرائنگ روم میں داخل ہوا۔ جیسے ہی وہ ڈرائنگ روم میں داخل ہوا اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔ ڈرائنگ روم میں صوفوں پر پانچ افراد بیٹھے ہوئے تھے۔ شکل و صورت سے وہ پانچوں غنڈے لگ رہے تھے اور ان کے چہروں پر مسکراہٹ بھی غنڈوں والی ہی تھی۔

"کون ہو تم"...... تنویر نے ان پانچوں کو غور سے دیکھنے کے بعد

کرخت لہجے میں کہا۔

''ہمیں نہیں پہچانا''...... ان میں سے ایک آدمی نے اٹھ کر تنویر کے قریب آتے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا۔ اس کے اس انداز پر تنویر کو بہت غصہ آیا۔ اس کا انداز بالکل عامیانہ سا تھا۔ بالکل فلمی غنڈوں جیسا۔ تنویر نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا تاکہ وہ اپنا مشین پسٹل نکال لے لیکن مشین پسٹل جیب میں نہیں تھا۔ حالانکہ ایکسٹو کی واضح ہدایت تھی کہ تمام ممبران اپنا مشین پسٹل ہر وقت اپنی جیب میں رکھیں لیکن لنچ پر جاتے ہوئے آج اس سے غفلت ہو گئی تھی اور اس نے اپنا مشین پسٹل اپنی جیب میں نہیں رکھا تھا۔

''میں نے تم سے پوچھا ہے کہ تم کون ہو اور یہاں کیا کر رہے ہو''...... تنویر نے اپنا سوال دوہراتے ہوئے کہا۔

''او کے۔ اگر تم نے ہمیں نہیں پہچانا تو کوئی بات نہیں۔ میں اپنا تعارف کرائے دیتا ہوں۔ دنیا ہمیں موت کے نمائندے کہتی ہے اور سچ کہتی ہے کیونکہ ہم جس کے پاس جائیں اس کی زندگی کا خاتمہ یقینی ہوتا ہے کیونکہ ہم اس کے سانسوں کو روک دیتے ہیں''۔ اس آدمی نے کہا۔

''بکواس بند کرو اور اس سے پہلے کہ یہاں تمہاری لاشیں پھڑکتی نظر آئیں تم سب یہاں سے دفع ہو جاؤ''...... تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''استاد بالے۔ یہ نوجوان تو غصے کا بہت تیز لگتا ہے''...... ایک

اور آدمی صوفے سے کھڑا ہوتا ہوا بولا۔

''شوکے۔ تم نے اس چراغ کو دیکھا جو بجھنے سے پہلے زور زور سے پھڑپھڑاتا ہے''...... تنویر کے ساتھ کھڑے ہوئے آدمی، جس کا نام اس کے ساتھی نے استاد بالے لیا تھا نے کہا۔

''ہاں استاد بالے۔ بجھنے سے پہلے چراغ یکدم بھڑک اٹھتا ہے''...... شوکے نے کہا۔

''جب ایک چراغ کو بجھنے سے پہلے بھڑکنے کا حق حاصل ہے تو ایک انسان کو کیوں نہیں ہے۔ یہ مرنے والا ہے۔ کچھ ہی دیر میں موت کا سرد ترین ہاتھ اس کی گردن پر ہو گا اور اس کے وجود کے انگ انگ سے زندگی کو باہر کھینچا جا رہا ہو گا تو پھر یہ بے چارہ کہاں بول سکے گا''...... استاد بالے نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''بالے اینڈ شوکے۔ میں تو تمہیں جانتا نہیں ہوں اس لئے تمہاری اور میری دشمنی کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ تم مجھے صرف اتنا بتاؤ کہ تمہیں یہاں کس نے بھیجا ہے''...... تنویر نے بالے کے طنز کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا تو بالے کے چہرے پر مکروہ سی ہنسی آ گئی۔

''دشمنی تو تم سے ہے لیکن تمہیں بتانے کی ضرورت نہیں ہے''۔ بالے نے کہا اور پھر اس نے صوفوں پر بیٹھے ہوئے باقی تین آدمیوں کی طرف دیکھا تو وہ بھی کھڑے ہو گئے۔ پھر وہ پانچوں تنویر کے گرد گھیرا ڈالنے لگے۔ تنویر نے ان کے گھیرے کی پرواہ نہ

کی۔ وہ نگاہیں گھما گھما کر انہیں دیکھتا رہا۔ تھوڑی ہی دیر میں تنویر بالے اور اس کے ساتھیوں کے گھیرے میں آ چکا تھا۔ تنویر کے گرد گھیرا ڈالنے کے بعد وہ پانچوں تنویر کے گرد دائرے کی صورت میں گھومنے لگے پھر یکدم ان پانچوں نے بیک وقت تنویر پر چھلانگ لگا دی۔ تنویر بجلی کی سی تیزی سے نیچے بیٹھا اور وہ پانچوں ایک دوسرے سے ٹکرا گئے۔ ٹکرانے کے بعد وہ جیسے ہی نیچے گرے تنویر لٹو کی مانند گھوما اور وہ پانچوں ہی اچھل اچھل کر دور جا گرے۔ تنویر اور ان پانچوں نے اٹھنے میں ایک لمحے بھی تاخیر نہ کی۔ ان پانچوں نے ایک مرتبہ پھر تنویر پر چھلانگیں لگائیں۔ ان کے چھلانگ لگاتے ہی تنویر بھی فضا میں اچھلا پھر چار تو تنویر سے ٹکرانے کے بعد فرش پر گرتے چلے گئے جبکہ پانچویں نے تنویر کا پاؤں پکڑ لیا جس کے نتیجے میں تنویر اور وہ ایک ساتھ فرش پر آ گرے۔ تنویر نے پاؤں کو جھٹکا دے کر اپنا پاؤں اس سے چھڑانے کی کوشش کی لیکن وہ تنویر کے پاؤں سے جونک کی مانند چمٹ گیا تھا۔ تنویر نے دوسرے پاؤں کی ٹھوکر اس کے ہاتھ پر رسید کی تو اس کے منہ سے ایک چیخ بلند ہوئی۔ اس کے ساتھ ہی تنویر کی بھی سسکی بلند ہوئی کیونکہ بالے کی ایک ٹھوکر اس کی پسلیوں میں لگی تھی اور اسے ایسے محسوس ہوا تھا جیسے اس کی پسلیاں ٹوٹ گئی ہوں۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ بھی حرکت میں آ گئے کیونکہ بالے کی ٹانگ ایک مرتبہ پھر تنویر کی پسلیوں کی طرف بڑھ چکی تھی۔ تنویر نے اس کا پاؤں پکڑ کر گھما دیا

جس کے نتیجے میں وہ بھی گھومتا ہوا دیوار سے جا ٹکرایا۔ تنویر اچھل کر کھڑا ہوا لیکن فوراً ہی گر گیا کیونکہ ان پانچوں میں سے ایک آدمی اس سے آ ٹکرایا تھا۔ تنویر نیچے گرا اور وہ آدمی تنویر کے اوپر لیکن اگلے ہی لمحے تنویر نے اسے اوپر اچھال دیا۔

اسی لمحے تنویر کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے پہلو میں گرم سلاخ اتر گئی ہو۔ اس کا ہاتھ لاشعوری طور پر اپنے پہلو کی طرف گیا اور اسے وہاں ابلتے ہوئے پانی کا احساس ہوا۔ اسی لمحے اسے بجلی کی سی تیزی سے اچھلنا بھی پڑا کیونکہ اس نے بالے کے ہاتھ میں ریوالور دیکھ لیا تھا اور اس نے تنویر پر فائر بھی کر دیا تھا۔ کمرہ دھماکے کی آواز سے گونج اٹھا۔ لیکن تنویر کے اچھلنے کی وجہ سے گولی اس کے نیچے سے گزر گئی۔ اچھلنے کے ساتھ ہی تنویر نے عقاب کی طرح بالے پر غوطہ لگایا اور اسے ساتھ لیتا ہوا فرش پر آ گرا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے اس ہاتھ کی طرف دیکھا جو پہلو کی طرف گیا تھا۔ اس کا ہاتھ خون سے رنگین ہو رہا تھا اور پہلو میں درد بھی ہو رہا تھا۔ اس کے پہلو میں خنجر گڑا ہوا تھا۔ تنویر نے پہلو میں گڑا ہوا خنجر کھینچا اور اسی لمحے اس کے پہلو میں ٹھوکر آ لگی۔ یہ ٹھوکر بالے کے ایک ساتھی نے ماری تھی۔ ٹھوکر لگتے ہی تنویر الٹ گیا اور اس کا خنجر والا ہاتھ حرکت میں آیا۔ جس آدمی نے اس کے پہلو میں ٹھوکر ماری تھی خنجر اس کے سینے میں جا لگا اور اس کی دردناک چیخ بلند ہوئی لیکن اسی لمحے ایک اور آدمی نے اس کے سر پر ٹھوکر مارنے

کی کوشش کی لیکن تنویر نے اس کا پاؤں پکڑ لیا وہ آدمی ابھی گر ہی رہا تھا کہ بالے نے تنویر کو گردن سے پکڑ لیا۔ تنویر نے اس کے پہلو میں کہنی رسید کی۔ اس کے منہ سے اوغ کی آواز تو نکلی لیکن اس نے تنویر کی گردن نہ چھوڑی۔ جبکہ تنویر کے قریب گرنے والے نے اس کے سینے پر مکا رسید کر دیا۔ تنویر کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا سانس سینے میں اٹک گیا ہو۔

تنویر نے بالے کے سینے میں ٹھوکر اور دوسرے آدمی کے سینے میں مکا مارا لیکن اسی لمحے تیسرے آدمی نے اس کی طرف خنجر اچھال دیا۔ خنجر تنویر کے دل کی طرف آیا لیکن تنویر نے کروٹ بدلی اور خنجر اس کے دل میں لگنے کی بجائے اس کی پشت میں پیوست ہو گیا۔ پہلو میں خنجر لگنے کی وجہ سے پہلے ہی اس کا خون کافی مقدار میں ضائع ہو چکا تھا۔ اب پشت میں خنجر لگا تو وہاں سے بھی خون بہنے لگا۔ تنویر نے پشت پر سے خنجر کھینچا لیکن اسی دوران بالے اور اس کے دیگر ساتھیوں نے تنویر کو قابو کر لیا تھا اور اس پر مکوں اور ٹھوکروں کی بارش شروع کر دی تھی۔ خون زیادہ بہہ جانے کی وجہ سے تنویر نقاہت محسوس کر رہا تھا۔ تنویر نے خنجر والا ہاتھ بلند کیا۔ وہ چاہتا تھا کہ اپنے دشمنوں پر خنجر سے وار کرے لیکن بالے نے اس کا خنجر والا ہاتھ پکڑا اور اس کے ہاتھ کو جھٹکا دیا تو خنجر اس کے ہاتھ سے نکل گیا۔ تنویر نے اپنے جسم کو تیزی سے حرکت دی۔ اس کے پاؤں کی ٹھوکریں چاروں کو لگیں تو وہ الٹ گئے۔ الٹنے کے ساتھ ہی

تین آدمی تو تیزی سے اٹھ کر ایک بار پھر تنویر پر جھپٹے جبکہ بالے نے گرا ہوا خنجر اٹھا لیا۔ تنویر نے دو آدمیوں کو تو اٹھا اٹھا کر دور پھینک دیا تھا جبکہ تیسرا اس کے پاؤں سے چمٹ گیا۔ تنویر اسے اٹھانے کے لئے جھکنا چاہتا تھا لیکن بالے کو دیکھ کر اس نے اپنا ارادہ ملتوی کر دیا۔ کیونکہ اس کا جھکنا اس کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا تھا۔ تنویر پاؤں سے لپٹے آدمی کو ٹھوکر مارنا چاہتا تھا لیکن اس نے تنویر کے دونوں پاؤں مضبوطی سے پکڑ لئے تھے۔ پھر اس نے تنویر کے گھٹنوں پر سر کی ٹکر مار کر اسے گرا دیا۔ جیسے ہی تنویر لڑکھڑاتا ہوا گرا۔ بالے کا خنجر والا ہاتھ حرکت میں آیا اور خنجر تنویر کے سینے میں پیوست ہو گیا اس نے خنجر کا دستہ پکڑ کر اسے باہر کھینچنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا وہ لڑکھڑایا اور فرش پر گرتا چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ ذبح ہوئے مرغے کی طرح تڑپنے لگا۔

جیسے ہی تنویر نے تڑپنا شروع کیا بالا اور اس کے ساتھی فاتحانہ نظروں سے اسے دیکھنے لگے۔ ان کی آنکھوں میں کامیابی کی چمک ابھر آئی تھی۔ تنویر کچھ دیر تو تڑپتا رہا پھر اس کا جسم ساکت ہو گیا۔ یہ دیکھ کر بالا اس کے قریب بیٹھ گیا اور اس نے تنویر کی کلائی پکڑ لی۔ نبض چیک کرنے کے بعد اس کی آنکھوں کی چمک میں اضافہ ہو گیا۔

"یہ ختم ہو چکا ہے"...... بالے نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھ

کر خوشی سے معمور لہجے میں کہا۔

"یہ تو بہت مشکل شکار ثابت ہوا۔ اس کے ہاتھوں ہمارے ایک ساتھی کی جان بھی چلی گئی ہے"...... شوکے نے کہا۔

"یہ انتہائی خطرناک آدمی تھا۔ یہ ہم پانچوں کی جان بھی لے سکتا تھا۔ بہرحال پٹرول کا کین اٹھاؤ اور اس پر پٹرول چھڑک دو۔ جلدی کرو"...... بالے نے شوکے سے کہا تو شوکا ایک صوفے کی طرف گیا۔ اس نے صوفے کے پیچھے سے ایک کین اٹھایا۔ اس کین میں پٹرول تھا۔ اس نے کین کا ڈھکن کھولا اور پٹرول تنویر کی لاش پر چھڑکنے لگا۔ اس نے پورا کین خالی کر دیا۔ پھر اس نے کین ایک طرف پھینکا اور خود پیچھے ہٹ گیا۔ بالا اس دوران اپنی جیب سے ماچس نکال چکا تھا۔ جیسے ہی شوکا پٹرول چھڑک کر پیچھے ہٹا بالے نے تیلی جلائی اور تنویر کی لاش پر پھینک دی۔ پٹرول نے فوراً ہی آگ پکڑ لی۔ تنویر کی لاش کو جلتے دیکھ کر ان چاروں نے قہقہے لگانے شروع کر دیئے۔ پھر کچھ دیر بعد بالے نے شوکے کو اشارہ کیا تو اس نے اپنے ساتھی کی لاش اٹھا کر اپنے کاندھے پر ڈالی اور پھر وہ چاروں کمرے سے باہر نکلتے چلے گئے۔ جبکہ تنویر کی لاش ابھی تک جل رہی تھی۔

عمران کو کنٹرول روم میں داخل ہوتے دیکھ کر بلیک زیرو اپنی کرسی سے کھڑا ہو گیا اور اس کے چہرے پر استقبالیہ مسکراہٹ آ گئی۔ رسمی سلام دعا کے بعد بلیک زیرو تو کچن کی طرف بڑھ گیا جبکہ عمران اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا اور اس نے کمپیوٹر کا کی بورڈ اپنی طرف کھسکا لیا۔

"عمران صاحب۔ آپ نے سلور سٹی کو تباہ کر کے زیرو لینڈ والوں کے خوابوں کو چکنا چور کر دیا ہے"...... بلیک زیرو نے کچن سے واپس آتے ہوئے کہا۔ اس نے چائے کی ایک پیالی عمران کے سامنے رکھ دی تھی اور دوسری اپنے سامنے میز پر رکھ کر وہ بھی اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"سلور سٹی کو تباہ کرنے کا سہرا تو تمہارے سر ہے۔ اس لئے تو کرنل فریدی نے تمہیں سلور ایجنٹ کے خطاب سے بھی نواز دیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ (تفصیلات جاننے کے لئے

عمران سیریز کا خاص نمبر" سلور ایجنٹ" پڑھیے)

"سہرا تو نہ آپ خود اپنے سر پر سجاتے ہیں اور نہ ہی کسی اور کو سجانے دیتے ہیں"..... بلیک زیرو نے بھی مسکراتے ہوئے کہا تو عمران کی مسکراہٹ میں اور زیادہ اضافہ ہو گیا۔

"اس سال سب کے سروں پر سہرا سجا دیتے ہیں۔ انشاء اللہ اگلے سال دانش منزل میں بچوں کا میلہ لگا ہوا ہو گا۔ جولیا، ایکسٹو سے شکایت کرے گی کہ صالحہ اور روشی کے بچے بہت شرارتی ہیں اور اس کے بچے کو مارتے ہیں۔ چوہان، نعمانی سے کہتا ہوا نظر آئے گا کہ رجسٹریشن آفس میں واقفیت ہو تو بے فارم لے آؤ میں نے بچے کی پیدائش کا اندراج کرانا ہے۔ خاور، تنویر سے پوچھ رہا ہو گا کہ بچوں کی نیند کا سیرپ کون سا ہے۔ اس کا بچہ تو اسے سونے ہی نہیں دیتا۔ ساری ساری رات روتا رہتا ہے"..... عمران نے کہا تو بلیک زیرو ہنسنے لگا۔

"مجرم بڑے آرام سے پاکیشیا آئیں گے اور اپنا مشن مکمل کر کے واپس بھی چلے جائیں گے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بچوں کے مسائل سے ہی فرصت نہیں ملے گی"..... عمران نے چند لمحوں بعد دوبارہ کہا۔

"عمران صاحب۔ دنیا میں اس وقت سینکڑوں سیکرٹ ایجنسیاں کام کر رہی ہوں گی اور ان ایجنسیوں کے ہزاروں سیکرٹ ایجنٹ ہوں گے وہ سب غیر شادی شدہ نہیں ہیں۔ بہت سے سیکرٹ ایجنٹ

شادی شدہ اور بچوں والے ہیں"..... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہر کسی کا اپنا اپنا سیٹ اپ ہوتا ہے۔ لیکن تمہاری باتوں سے لگ رہا ہے کہ تم اپنے سر پر سہرا سجانے کے لئے بیتاب ہو رہے ہو۔ کوئی مس ایکسٹو ڈھونڈ لی ہے کیا"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ بات میں نے اپنے لئے نہیں بلکہ آپ کے لئے کی تھی۔ جولیا آپ کو شدت سے چاہتی ہے"..... بلیک زیرو نے کہا۔

"پیارے کالے صفر۔ ایکسٹو کو جذباتی باتیں زیب نہیں دیتیں"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ پھر اس سے پہلے کہ بلیک زیرو کوئی بات کہتا وہ دونوں ہی ٹوں ٹوں کی آواز سن کر بری طرح چونک پڑے اور ان کی نظر سامنے دیوار کی طرف گئی۔ دیوار میں ایک سرخ بلب تیزی سے جل بجھ رہا تھا۔

پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کے فلیٹس پر انفارمیشن سسٹم نصب کیا گیا تھا۔ اگر کسی ممبر کے فلیٹ پر کوئی حادثہ پیش آ جاتا تو پھر یہ سرخ بلب جل پڑتا تھا اور ٹوں ٹوں کی یہ آواز بھی سنائی دیتی تھی۔ ٹوں ٹوں کی آواز سن کر اور سرخ بلب کو جلتے دیکھ کر عمران کی انگلیاں تیزی سے کی بورڈ پر چلنے لگیں جیسے ہی اس نے چند بٹن پریس کر کے انٹر کا بٹن دبایا تو سکرین پر ایک کمرے کا منظر ابھر آیا۔ یہ تنویر کے فلیٹ کا منظر تھا۔ کمرے میں آگ لگی ہوئی تھی اور کمرہ دھوئیں سے بھر گیا تھا۔ اس دھوئیں کی وجہ سے ہی کاشن آن

ہو تھا۔ دھوئیں اور آگ کو دیکھ کر عمران اور بلیک زیرو دونوں بری طرح اچھل پڑے تھے۔ کیونکہ آگ میں انہیں تنویر جلتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ بہت بری طرح جل چکا تھا لیکن اس کے باوجود پہچانا جا رہا تھا۔ تنویر کو اس طرح آگ میں جلتا دیکھ کر عمران کے چہرے پر پتھریلی سختی آ گئی جبکہ بلیک زیرو تو یکدم سکتے میں آ گیا تھا۔ پھر عمران ایک جھٹکے سے اپنی کرسی سے اٹھا اور آندھی اور طوفان کی طرح آپریشن روم سے باہر نکل آیا۔ پھر اس کی کار تیز رفتاری کے تمام ریکارڈ توڑتی ہوئی تنویر کے فلیٹ کی طرف بڑھ رہی تھی۔ انتہائی حد تک تیز رفتار ڈرائیونگ کرتا ہوا عمران دس منٹ میں تنویر کے فلیٹ پہنچ گیا۔ فلیٹ اندر سے لاک نہیں تھا۔ وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا جیسے ہی اس نے ڈرائنگ روم کا دروازہ کھولا دھواں باہر نکلنے لگا۔ دھویں کے ساتھ ساتھ عمران کو گوشت کے جلنے کی تیز بو بھی محسوس ہوئی۔ لیکن اس نے دھوئیں اور بو کی پرواہ نہ کی اور وہ ڈرائنگ روم میں داخل ہو گیا۔ اندر داخل ہو کر اس کا سخت چہرہ اور بھی زیادہ سخت ہو گیا۔ ڈرائنگ روم کا قالین اور فرنیچر جل کر راکھ ہو چکا تھا۔ فرش پر ایک جگہ جلی ہوئی ہڈیاں دکھائی دے رہی تھیں جو جل کر کوئلے کی طرح ہو چکی تھیں۔ انسانی کھوپڑی بھی جل کر کوئلے کی طرح ٹکڑوں میں تبدیل ہو چکی تھی۔

یہ دیکھ کر عمران کی آنکھیں انگارے کی طرح سرخ ہو گئیں۔ اس نے پورے ڈرائنگ روم کی تلاشی لی لیکن اسے کام کی کوئی بھی چیز

نہیں ملی۔ ڈرائنگ روم کی تلاشی لینے کے بعد عمران فلیٹ کے دوسرے کمروں کی بھی تلاشی لینے لگا۔ وہ تلاشی لے ہی رہا تھا کہ صفدر وہاں پہنچ گیا۔

”عمران صاحب۔ کیا ہوا۔ تنویر کو کیا ہوا ہے“...... صفدر نے تیز لہجے میں کہا۔

”تم نے ڈرائنگ روم میں نظر دوڑائی ہے“...... عمران نے کہا اس کی آواز میں چٹانوں جیسی سختی تھی۔

”آں۔ ہاں۔ لل۔ لیکن“...... صفدر نے ہکلاتے ہوئے کہا اور اس نے فقرہ ادھورا چھوڑ دیا۔

”آؤ۔ ڈرائنگ روم میں ہی چلتے ہیں“...... عمران نے بدستور سخت لہجے میں کہا اور پھر وہ ڈرائنگ روم میں آ گئے۔ اسی لمحے خاور اور صدیقی بھی آ گئے۔ ان کے بعد جولیا، چوہان، نعمانی، کیپٹن شکیل اور صالحہ بھی وہاں پہنچ گئے۔ ان سب نے بھی عمران سے وہی سوال کیا جو صفدر نے کیا تھا۔

”عمران۔ تم بتاتے کیوں نہیں تنویر کہاں ہے“...... جولیا نے بے چین لہجے میں کہا۔

”مجھے چیف نے فون کیا تھا کہ تم یہاں آئے ہوئے ہو۔ ہم بھی فی الفور یہاں پہنچ جائیں۔ لیکن ڈرائنگ روم کی حالت اور تمہاری حالت دیکھ کر ہم پریشان ہو رہے ہیں اور تنویر کے فلیٹ میں یہ جلی ہوئی ہڈیاں اور جلی ہوئی انسانی کھوپڑی کس کی ہے“۔

جولیا نے بدستور بے چین لہجے میں کہا۔ عمران، جولیا کی بات کا جواب دینا ہی چاہتا تھا کہ جولیا کے سیل فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ جولیا نے فوراً ہی اپنا ہینڈ بیگ کھول کر سیل فون نکالا اور کال او کے کا بٹن پریس کر کے سیٹ کان سے لگا لیا۔

''ایکسٹو''...... جیسے ہی جولیا نے سیل فون کان سے لگایا دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''یس چیف۔ جولیا اسپیکنگ''...... جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''جولیا۔ تم سب دانش منزل کے میٹنگ روم میں آ جاؤ''۔ دوسری طرف سے ایکسٹو نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی کال منقطع ہوگئی۔ جولیا نے سیل فون واپس اپنے ہینڈ بیگ میں رکھ لیا۔ کال کے دوران جولیا نے سیل فون کا سپیکر آن کر دیا تھا اس لئے ایکسٹو کا حکم سب نے سن لیا تھا۔

''عمران تم نے بتایا نہیں کہ یہ جلی ہوئی ہڈیاں اور جلی ہوئی کھوپڑی کس کی ہے۔ تنویر کہاں ہے''...... جولیا نے کہا۔

''جس طرح ایکسٹو نے تمہیں فون کر کے یہاں پہنچنے کا حکم دیا تھا۔ اس طرح مجھے بھی فون پر یہی حکم ملا تھا اور میں ابھی فلیٹ کی تلاشی لے رہا تھا کہ تم لوگ بھی آ گئے''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''عمران۔ تمہارا انداز اور چہرہ بتا رہا ہے کہ کوئی خطرناک بات

ہو گئی ہے۔ بتاؤ کیا ہوا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''ایکسٹو نے سب کو فی الفور دانش منزل پہنچنے کا حکم دیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہم دانش منزل جا ہی رہے ہیں۔ لیکن تم بتاؤ کہ بات کیا ہے تمہارا لہجہ اس قدر سخت کیوں ہے''...... جولیا نے کہا۔

''جولیا۔ میرا اندازہ ہے کہ یہ جلی راکھ بنی ہڈیاں اور کوئلہ بنی انسانی کھوپڑی تنویر کی ہے''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر اس نے دروازے کی طرف قدم بڑھا دیئے۔ اس کی بات سن کر سب ہی ساکت ہو کر رہ گئے۔ عمران ڈرائنگ روم سے باہر نکل گیا لیکن انہیں احساس تک نہ ہوا۔ پھر عمران اپنی کار میں بیٹھا اور اس کی کار دانش منزل کی طرف دوڑنے لگی۔ کار سٹارٹ کرتے ہی اس نے سیل فون پر دانش منزل کا نمبر ملا لیا تھا۔

''ایکسٹو''...... رابطہ ملنے پر عمران کو ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''طاہر۔ تم نے تنویر کے فلیٹ کی ویڈیو دیکھ لی ہے''...... عمران نے سنجیدہ آواز میں کہا۔

''جی ہاں عمران صاحب۔ تنویر پر پانچ افراد حملہ آور ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک تنویر کے ہاتھوں مارا گیا اور باقی چار اس پر حاوی ہو گئے۔ انہوں نے نہایت ہی بے دردی سے تنویر کو قتل کرنے کے بعد اس کی لاش کو آگ لگا دی''...... بلیک زیرو کی آواز

سنائی دی۔ گو کہ اس نے اپنے جذبات کو قابو کرنے کی پوری کوشش کی تھی لیکن وہ سو فیصد کامیاب نہیں ہوا تھا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ ممبران کی بجائے عمران سے بات کر رہا تھا۔

"مجھے پہلے ہی اندازہ ہو گیا تھا کہ تنویر کے ساتھ کیا ہوا ہے۔ بہرحال میں بھی دانش منزل پہنچ رہا ہوں اور میرے پیچھے دوسرے ساتھی بھی دانش منزل آ رہے ہیں۔ تم نے ممبران کی فوری میٹنگ بلا کر اچھا کیا ہے"...... عمران نے بدستور سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جی ہاں عمران صاحب۔ میں نے سوچا کہ ممبران کو بھی یہ ویڈیو دکھا دی جائے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے کال منقطع کر دی پھر چند منٹوں بعد اس کی کار دانش منزل پہنچ گئی۔ اس بار وہ کنٹرول روم میں جانے کی بجائے میٹنگ ہال میں آ گیا۔ تقریباً تین منٹ کے انتظار کے بعد جولیا اور دیگر ساتھی بھی وہاں پہنچ گئے۔ لیکن ان کے چہرے بتا رہے تھے کہ انہیں تنویر کی موت کا یقین نہیں ہے۔ عمران کی بات سن کر وہ سکتے میں ضرور آ گئے تھے لیکن پھر انہوں نے یہی سوچا کہ عمران نے ان کے ساتھ سنگین مذاق کیا ہے۔ جیسے ہی وہ سب کرسیوں پر بیٹھ چکے اسپیکر آن ہونے کی آواز سنائی دی دی اور وہ مستعد ہو گئے۔

"السلام علیکم"...... ایکسٹو کی مخصوص اور جذبات سے عاری آواز سنائی دی تو سب نے سلام کا جواب دیا۔

"آپ کے چہرے بتا رہے ہیں کہ آپ خود کو ناقابل تسخیر سمجھتے ہیں۔ گویا آپ لوگ عام انسان نہ ہوں جنوں، بھوتوں کا کوئی ٹولہ ہوں اور موت، دکھ، پریشانیاں آپ تک نہیں پہنچ سکتیں۔ یہ سب آپ کی خوش فہمیاں ہیں۔ مجھ سمیت آپ سب لوگ بالکل عام انسان ہیں۔ مجھے بھی موت آنی ہے اور آپ سب کو بھی ایک نہ ایک دن مرنا ہے"...... جیسے جیسے ایکسٹو کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ ان سب کے چہرے دھواں دھواں ہو رہے تھے۔ کیونکہ وہ سب سمجھ گئے تھے کہ ایکسٹو تمہید باندھ رہا ہے۔ وہ انہیں تنویر کی موت کی خبر سنانے والا ہے اور ایکسٹو کا تمہید باندھنا بھی ان کے لئے نئی بات تھی۔ آج سے پہلے ایکسٹو نے کبھی کسی بات کی تمہید نہیں باندھی تھی۔ وہ تو مختصر بات کرنے کا عادی تھا اور مختصر بات سننا پسند کرتا تھا۔

"میں آپ کو آپ کے کسی ساتھی کے مرنے کی خبر نہیں دے رہا۔ بلکہ آپ کو ایک ویڈیو دکھا رہا ہوں۔ آپ اسے غور سے دیکھیں"...... ایک لمحے کے توقف کے بعد ایکسٹو نے دوبارہ کہا اور پھر دیوار پر لگی ہوئی سکرین روشن ہو گئی۔ سکرین پر تنویر کے فلیٹ کا منظر ابھرا۔ انہیں تنویر کے فلیٹ کے ڈرائنگ روم میں پانچ آدمی بیٹھے ہوئے دکھائی دیئے۔ پھر ڈرائنگ روم کا دروازہ کھلا اور تنویر گنگناتا ہوا ڈرائنگ روم میں داخل ہوا۔ لیکن جیسے ہی وہ ڈرائنگ روم میں داخل ہوا اسے حیرت کا ایک جھٹکا لگا۔ ان میں سے ایک

آدمی اٹھ کر تنویر کے قریب آیا اور ان میں گفتگو ہونے لگی۔ پھر دوسرا آدمی بھی صوفے سے کھڑا ہو گیا۔ اس کے بعد تنویر اور ان پانچ آدمیوں کے درمیان خونریز لڑائی ہوئی۔ اس لڑائی کے نتیجے میں پانچ آدمیوں میں سے ایک تنویر کے ہاتھوں مارا گیا اور تنویر بھی ان کے ہاتھوں مارا گیا۔ تنویر کے مرنے کے بعد انہوں نے تنویر کی لاش کو آگ لگا دی اور اپنے مردہ ساتھی کو اٹھا کر فلیٹ سے باہر چلے گئے۔ پھر عمران اور دیگر ممبران بھی فلیٹ پر پہنچ گئے لیکن اس دوران تنویر مکمل طور پر جل کر کوئلہ بن چکا تھا۔ جب عمران ڈرائنگ روم کے دروازے کی طرف مڑا تو سکرین آف ہو گئی۔

”تنویر غالباً لنچ کر کے واپس آیا تھا“...... سکرین آف ہونے کے بعد ایکسٹو کی آواز سنائی دی۔

”یس باس۔ آج ہم سب نے نشاط ہوٹل میں لنچ کیا تھا“۔ جولیا نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کی آواز کافی حد تک نارمل تھی۔ وہ ایکسٹو کے سامنے جذبات کا اظہار نہیں کرنا چاہتی تھی۔ ایکسٹو نارمل انداز میں ان سے بات کر رہا تھا اور اس کا حکم بھی یہی تھا کہ وہ ہمیشہ نارمل رہیں کیونکہ اس کی زندگی میں جذبات نام کی کوئی چیز شامل نہیں ہے۔

”اوکے۔ تم بیٹھ جاؤ“...... ایکسٹو کی آواز سنائی دی تو جولیا کرسی پر بیٹھ گئی۔

”عمران“...... جولیا کے بیٹھنے کے بعد ایکسٹو نے کہا تو عمران

یکدم کھڑا ہو گیا۔

”یس چیف“...... عمران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”تنویر ہمارا ساتھی تھا اور الحمد للہ مسلمان بھی تھا۔ جلی ہوئی ہی سہی اس کی ہڈیوں اور کھوپڑی کی تدفین ہونی چاہئے اور اس کی نماز جنازہ بھی ہونی چاہئے۔ اس سلسلے میں تم نے کچھ کام کرنے ہیں۔ لہذا تم ابھی میٹنگ ہال میں رکو۔ جبکہ باقی ساتھی فی الحال واپس چلے جائیں۔ تنویر کی تدفین اور نمازہ جنازہ کے لئے جلد ہی آپ کو بلایا جائے گا“...... اس مرتبہ ایکسٹو کی نہایت ہی نرم آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی سپیکر آف ہو گیا۔ سپیکر کے آف ہوتے ہی عمران کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ باقی افراد میٹنگ ہال سے باہر نکلتے چلے گئے۔

"صاحب۔ آپ مطالعہ کر رہے ہیں اگر آپ کو دوبارہ چائے کی طلب ہو تو مجھے آواز دے دیجئے گا"...... سلیمان نے کہا۔

"نہیں۔ تم جا کر سو جاؤ۔ بس یہ ایک کپ بہت ہے"...... عمران نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"جی بہتر صاحب"...... سلیمان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ کمرے سے باہر چلا گیا۔

کتاب کافی ضخیم تھی۔ مطالعے میں اسے وقت گزرنے کا احساس ہی نہ ہوا۔ وہ اس وقت چونکا جب ڈور بیل کی آواز سنائی دی۔ اس کی نظریں فوراً ہی وال کلاک کی طرف اٹھیں۔ تین بج چکے تھے۔

"رات کے اس پہر کون آ گیا ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ بیڈ سے نیچے اتر کر کمرے سے باہر آ گیا۔

"کون ہے"...... دروازے پر آ کر اس نے ڈور فون کا رسیور ہک سے اٹھاتے ہوئے پوچھا۔

"عمران۔ میں ہوں جولیا"...... جولیا کی آواز سنائی دی تو عمران نے حیران ہوتے ہوئے دروازہ کھول دیا۔ رات کے اس پہر بغیر فون کئے جولیا کا اس طرح آنا اس کے لئے باعث حیرت ہی تھا۔

"جولیا۔ تم اس وقت"...... عمران نے ڈرائنگ روم کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کیا یہاں آنے کا کوئی مخصوص وقت ہے"...... جولیا نے خشک لہجے میں کہا۔ اس دوران وہ ڈرائنگ روم میں پہنچ گئے۔ جولیا

ایک صوفے پر بیٹھ گئی۔

"ہاں۔ اب بتاؤ کیا بات ہے۔ تم اتنی رات گئے آئی ہو وہ بھی بغیر اطلاع دیئے"...... عمران نے کہا۔

"عمران۔ تنویر زندہ ہے"...... جولیا نے کہا تو عمران یکدم ہی صوفے سے اچھل پڑا۔

"کک۔ کک۔ کیا۔ کیا کہا تم نے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسے اپنی سماعت پر یقین نہیں آ رہا تھا کہ جولیا نے تنویر کے زندہ ہونے کی بات کی ہے۔ پھر اس سے پہلے کہ جولیا، عمران کی بات کا کوئی جواب دیتی ڈرائنگ روم کا دروازہ کھلا اور سلیمان ٹرے اٹھائے اندر آ گیا۔ ٹرے میں چائے کے دو کپ اور ایک پلیٹ میں بسکٹ بھی رکھے ہوئے تھے۔ اس نے خاموشی کے ساتھ ٹرے میز پر رکھی اور پھر واپس چلا گیا لیکن اس وقت ماحول ایسا ہو گیا تھا کہ ان دونوں نے چائے کی طرف دیکھا بھی نہیں۔

"ہاں عمران۔ تنویر زندہ ہے"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد جولیا نے دوبارہ کہا۔

"تم نے اسے دیکھا ہے یا اس کا کوئی فون آیا ہے"...... اس مرتبہ عمران نے نارمل لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں نے اسے دیکھا ہے"...... جولیا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا تو عمران ایک بار پھر حیران ہو گیا۔

"تنویر کے قاتل شکل وصورت اور انداز سے انڈر ورلڈ کے آدمی لگتے ہیں۔ میں نے ٹائیگر کو ویڈیو دکھائی ہے لیکن وہ پانچوں اس کے لئے اجنبی ہیں۔ اس نے انہیں تلاش کرنے کی کوشش بھی کی ہے لیکن ابھی تک ان پانچوں کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو سکا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ وہ اس وقت دانش منزل کے کنٹرول روم میں بلیک زیرو کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔

"عمران صاحب۔ اس قتل کی وجہ کیا ہو سکتی ہے۔ اگر یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کو ختم کرنے کی سازش ہے تو کسی اور ممبر پر ابھی تک حملہ کیوں نہیں ہوا"...... بلیک زیرو نے سوچ میں ڈوبے لہجے میں کہا۔

"جس انداز میں تنویر کا قتل ہوا ہے یہ انداز ذاتی دشمنی کا ہے اور قتل کے بعد لاش کو جلا دینا نفرت اور غصے کی آخری سٹیج ہے لیکن ہمارے کسی ممبر کی کسی کے ساتھ ذاتی دشمنی نہیں ہے اس لئے تنویر کا

قتل میرے لئے ایک معمہ بنا ہوا ہے۔ نہ اس کے قاتل ٹریس ہو رہے ہیں اور نہ ہی مجھے اس قتل کی کوئی وجہ سمجھ میں آ رہی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ ممبران بھی تو سرتوڑ کوشش کے باوجود ابھی تک ان چاروں آدمیوں میں سے کسی ایک کو بھی تلاش نہیں کر سکے۔ ایسے لگتا ہے جیسے انہیں زمین کھا گئی ہو یا آسمان نے نگل لیا ہو"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ کوشش تو میں بھی کر دیکھ چکا ہوں لیکن میں مایوس نہیں ہوں۔ ہم بہت جلد تنویر کے قاتلوں تک پہنچ جائیں گے۔ قاتل مقامی ہی ہیں وہ زیادہ دیر تک چھپے نہیں رہ سکیں گے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اپنی کرسی سے کھڑا ہو گیا۔ پھر کچھ ہی دیر بعد اس کی کار اپنے فلیٹ کی طرف بڑھ رہی تھی۔

"صاحب۔ آپ کے لئے کھانا لے آؤں"...... جیسے ہی وہ اپنے فلیٹ پر پہنچا سلیمان نے اس سے پوچھا۔

"نہیں۔ کھانا میں نے طاہر کے ساتھ کھا لیا تھا۔ تم چائے بنا کر لے آؤ"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور اپنے بیڈ روم میں آ گیا۔ تنویر کی موت نے اسے سنجیدہ بنا دیا تھا اور اسے سنجیدہ دیکھ کر سلیمان کو ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ وہ عمران سے مذاق کرتا۔

عمران اپنے بیڈ پر بیٹھا اور پھر اس نے سرہانے رکھی ہوئی کتاب اٹھالی۔ کچھ دیر میں سلیمان نے اسے چائے لا دی۔

"تم نے اسے دیکھا ہے۔ کہاں۔ کہاں ہے وہ"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کچھ ہی دیر پہلے میں نے اسے خواب میں دیکھا ہے"۔ جولیا نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران نے طویل سانس لیا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ جولیا۔ چونکہ تمہیں اس سے انسیت ہے اس لئے وہ تمہارے خواب میں آ گیا ہے۔ مرنے والے خواب میں تو آ جایا کرتے ہیں لیکن حقیقت میں نہیں"...... عمران نے کہا۔

"عمران۔ انسیت مجھے تمام ساتھیوں سے ہے اور میرے سب ساتھی بھی مجھ سے انسیت رکھتے ہیں۔ تم بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے تمام ممبران کو چاہتے ہو اور جس چاہت کی تم نے بات کی ہے وہ میں صرف تم سے کرتی ہوں اور میں یہ بھی جانتی ہوں کہ تم بھی مجھے چاہتے ہو لیکن ہماری پروفیشنل لائف ایسی ہے کہ ہم عام لورز کی طرح ایک دوسرے سے محبت بھری باتیں نہیں کر سکتے"...... جولیا نے نظریں جھکاتے ہوئے کہا۔ عمران نے اس کی بات کے جواب میں خاموش رہنا ہی بہتر سمجھا۔

"تم ایک خواب کی بنا پر کہہ رہی ہو کہ تنویر زندہ ہے"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد عمران نے کہا۔

"نہیں۔ خواب دیکھ کر میرے دل میں جو یقین ابھرا ہے میں اس کی بنا پر کہہ رہی ہوں کہ تنویر زندہ ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ہونہہ۔ کیا دیکھا ہے تم نے خواب میں"...... عمران نے جولیا

کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"عمران۔ میں نے دیکھا ہے کہ تنویر زنجیروں سے بندھا ہوا ہے۔ اس کے ارد گرد کالے اور کریہہ الصورت آدمی گھوم پھر رہے ہیں۔ ایک آدمی تنویر کے سامنے بیٹھ کر کوئی منتر پڑھ رہا ہے۔ پھر میں، تم اور جوزف وہاں پہنچ جاتے ہیں۔ تنویر ہمیں دیکھتے ہی چلا کر کہتا ہے کہ میں ابھی زندہ ہوں اور یہ شیطان مجھے مارنا چاہتے ہیں۔ ہم تنویر کی طرف بڑھنے لگتے ہیں تو وہاں موجود کریہہ الصورت افراد ہمیں اٹھا کر ہوا میں اچھال دیتے ہیں اور ہم جیسے آندھی میں تنکوں کی طرح اڑتے ہوئے تنویر سے دور جانے لگتے ہیں اور دور سے تنویر کی آواز سنائی دیتی ہے۔ عمران، جولیا، جوزف شیطانی دنیا میں آؤ اور مجھے بچاؤ"...... جولیا نے عمران کو اپنا خواب سنایا اور پھر خاموش ہو گئی۔

"جولیا۔ یہ خواب ہے اور خواب میں ہم جو کچھ دیکھتے ہیں وہ حقیقت نہیں ہوتا۔ تنویر نے تم لوگوں کے ساتھ لنچ کیا اور اپنے فلیٹ میں واپس آیا تو پانچ آدمیوں نے اس پر قاتلانہ حملہ کیا اور وہ ہلاک ہو گیا۔ فلیٹ میں لگے ہوئے کیمرے نے اس واقعے کی ویڈیو بنائی اور اس ویڈیو کو ہم سب نے دیکھا اور یہ حقیقت ہے"۔ عمران نے کہا۔

"عمران۔ بعض اوقات آنکھوں کا دیکھا بھی تو غلط ہو جاتا ہے"...... جولیا نے کہا۔

''جولیا۔ دراصل تم تنویر کی موت کو قبول نہیں کر رہی ہو۔ اس لئے تمہیں ایسے خواب دکھائی دے رہے ہیں اور تمہاری سوچیں بھی اسی طرف جا رہی ہیں''...... عمران نے کہا۔

''اچھا۔ تم مجھے یہ بتاؤ کہ تنویر کی ہڈیوں اور کھوپڑی کا پوسٹ مارٹم کیوں نہیں کرایا گیا''...... جولیا نے کہا تو عمران نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

''تنویر کی ہڈیاں اور کھوپڑیاں جل کر کوئلہ ہو چکی تھیں اس لئے اس کا پوسٹ مارٹم نہیں ہو سکتا تھا''...... عمران نے کہا۔

''اوکے۔ تنویر کی حالت ایسی ہو گی کہ اس کا پوسٹ مارٹم نہیں ہو سکتا تھا لیکن عمران میرا دل گواہی دے رہا ہے کہ معاملہ ویسا نہیں ہے جیسا نظر آ رہا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''میں نے کہا نا کہ تمہارا دل تنویر کی موت کو قبول نہیں کر رہا اس لئے ایسے خیالات تمہارے ذہن میں آ رہے ہیں۔ جب کچھ وقت گزر جائے گا تو پھر تمہیں تنویر کی موت کا یقین بھی آ جائے گا''...... عمران نے کہا۔

''تم مجھے یہ بتاؤ کہ تنویر کے قتل کی وجہ کیا ہے''...... جولیا نے عمران سے کہا۔

''تنویر کے قاتل گرفتار ہوں گے تو وہ وجہ بھی بتائیں گے۔ قبل از وقت میں تو کچھ نہیں کہہ سکتا''...... عمران نے کہا۔

''عمران۔ تم اس وقت میری بات پر یقین نہیں کر رہے لیکن

تمہیں جلد ہی میری بات پر یقین کرنا پڑے گا''...... جولیا نے کہا اور پھر وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔ عمران نے وال کلاک کی طرف دیکھا۔ صبح کی اذان ہونے میں تھوڑی ہی دیر باقی تھی۔

''جولیا۔ تمہاری بات پر یقین کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے''۔ عمران نے بھی صوفے سے اٹھتے ہوئے کہا۔ پھر وہ جولیا کو فلیٹ کے بیرونی دروازے تک چھوڑنے آیا۔ جولیا تو چلی گئی لیکن عمران کا ذہن الجھ گیا تھا۔

ڈان مارک کے نئے صدر باؤچ ملی نے ایک دن پہلے ہی صدارت کا عہدہ سنبھالا تھا۔ باؤچ ملی یہودیوں کا حمایت یافتہ تھا اور انہی کی حمایت اور تعاون سے وہ ڈان مارک کا صدر بنا تھا۔ اسے دنیا بھر کے مسلمانوں سے شدید نفرت تھی اور اس کی اسی نفرت کی وجہ سے یہودی اسے پسند کرتے تھے۔ اس کے الیکشن کے اخراجات یہودیوں کی تنظیموں نے برداشت کیے تھے اور اسے صدر بنانے کے لئے دیگر حربے بھی استعمال کئے گئے تھے۔ آج باؤچ ملی کو دفتر میں دوسرا دن تھا۔ دوپہر تک تو وہ دفتری امور میں الجھا رہا۔ اس کے بعد کھانے کا وقفہ ہوا تو وہ کھانا کھانے چلا گیا۔ واپس آ کر وہ اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھا اور پھر اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ تقریباً دو منٹوں کے بعد اس نے آنکھیں کھولیں اور انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے اپنی پی اے کا نمبر پریس کر دیا۔

''یس سر''...... فوراً ہی دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری

کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''مسٹر جسمیکا کو میرے دفتر بھیج دو''...... صدر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''اوکے سر''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ نسوانی آواز سنائی دی تو صدر نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ پھر چند منٹوں کے بعد دروازہ کھلا اور جسمیکا آفس میں داخل ہوا۔ جسمیکا سابق صدر کا مشیر خاص تھا اور موجودہ صدر نے بھی اسے اس عہدے پر برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا تھا اور یہ فیصلہ اس نے ان قوتوں کے کہنے پر کیا تھا جن قوتوں نے اسے صدر بنانے میں اہم کردار ادا کیا تھا۔

''سر۔ میں اندر آ سکتا ہوں''...... جسمیکا نے دروازے پر رکتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''یس۔ کم ان''...... صدر نے بھاری آواز میں کہا تو جسمیکا مؤدبانہ انداز میں چلتا ہوا صدر کی ٹیبل کے قریب آیا اور پھر اس نے صدر کو سلام کیا اور سر جھکا کر کھڑا ہو گیا۔

''مسٹر جسمیکا۔ تشریف رکھیے''...... صدر نے کہا تو جسمیکا صدر کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

''تھینک یو سر''...... کرسی پر بیٹھنے کے بعد جسمیکا نے صدر کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔

''سابق صدر محترم نے آپ کی بہت تعریف کی ہے اور مجھے مشورہ بھی دیا ہے کہ میں آپ کو آپ کے منصب پر برقرار رکھوں۔

ان کا مشورہ میرے لئے حکم کا درجہ رکھتا ہے لہٰذا آپ میرے دور حکومت میں بھی میرے مشیر خاص ہوں گے''...... صدر نے کہا۔

''محترم صدر صاحب۔ آپ بھی جوہری ہیں اور ہیرے کی پہچان رکھتے ہیں۔ سابق صدر صاحب بھی جوہری تھے''...... جسمیکا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''جسمیکا صاحب۔ یہ ڈیول ورلڈ کیا ہے''...... صدر نے کہا تو جسمیکا کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔

''صدر محترم۔ ڈیول ورلڈ اپنے نام کی طرح شیطانوں کی ایک وادی ہے جہاں شیطانی قوتیں، شیطانی عامل اور شیطان کے بڑے بڑے پجاری رہتے ہیں''...... جسمیکا نے مسکراتے ہوئے کہا اور خاموش ہو گیا۔

''ہونہہ۔ اوکے۔ آپ آگے بولیں۔ یہ ایک فائل موجود ہے جس میں ڈیول ورلڈ کا ذکر ہے اور سابق صدر نے بھی مجھ سے کہا ہے کہ میں اس کے بارے میں آپ سے معلومات حاصل کروں''۔ صدر نے جسمیکا سے کہا۔

''یس سر۔ یہ نہایت ہی اہم معاملہ ہے''...... جسمیکا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ آپ اس معاملے کی تفصیل بتائیں''...... صدر نے کہا۔

''صدر محترم۔ آپ پاکیشائی ایجنٹ علی عمران کے بارے میں تو

جانتے ہوں گے''...... ایک دو سیکنڈ خاموش رہنے کے بعد جسمیکا نے دوبارہ بولتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہ شخص دنیا کا عیار اور خطرناک سیکرٹ ایجنٹ سمجھا جاتا ہے۔ روسیاہی، کافرستانی، ایکریمی اور خصوصاً اسرائیلی حکام اس سے عاجز ہیں۔ یہ کئی بار ڈان مارک بھی آ کر ہمیں جانی اور مالی نقصان پہنچا چکا ہے اور ہمارے بہت ہی اہم پراجیکٹس تباہ کر چکا ہے''۔ صدر ڈان مارک نے کہا۔

''یس سر۔ اس نے بہت سے ممالک کو نقصان پہنچایا ہے۔ یہودیوں کے سینکڑوں ٹاپ ایجنٹ اس کے ہاتھوں اپنی گردنیں تڑوا چکے ہیں۔ اسرائیل کے سینکڑوں پراجیکٹس اس عمران نے تباہ کر کے اسرائیل کو کھربوں ڈالرز کا نقصان پہنچایا ہے۔ روسیاہ، کافرستان، ایکریمیا اور اسرائیل کی سرتوڑ کوشش کے باوجود یہ عمران مارا نہیں جا سکا جبکہ یہودیوں کی خواہش ہے کہ ایک لمحہ نہ گزرے اور یہ عمران موت کی وادی میں پہنچ جائے''...... جسمیکا نے طویل بات کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہ سب باتیں میں جانتا ہوں اور مجھے یہ علم ہے کہ آپ پر بھی یہودیوں کا گہرا اثر ہے''...... صدر نے کہا۔

''سر۔ یہودی اس وقت دنیا کی امیر ترین قوم ہیں۔ ہم ان سے اچھے تعلقات رکھ کر اپنی معیشت کو اور زیادہ مضبوط بنا سکتے ہیں۔ یہودیوں سے اچھے تعلقات ہمارے ملک و قوم کے لئے سود مند

ثابت ہو رہے ہیں“...... جسمیکا نے کہا۔

”ہاں۔ میں اس حقیقت سے آگاہ ہوں اس لئے میں یہود دوستی کا قائل ہوں۔ بہرحال ہم ڈیول ورلڈ اور پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران کے بارے میں بات کر رہے تھے“...... صدر ڈان مارک نے کہا۔

”یس سر۔ سر یہودیوں کی طرح سابق صدر محترم کی بھی شدید خواہش ہے کہ یہ عمران مارا جائے کیونکہ عمران نے ڈان مارک کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے لیکن عمران کا قتل ممکن نظر نہیں آ رہا تھا۔ اس سلسلے میں سابق صدر صاحب بہت پریشان تھے اور چاہتے تھے کہ کوئی ایسا طریقہ اختیار کیا جائے یا ایسا پلان بنایا جائے کہ اس عمران کا خاتمہ سو فیصد یقینی ہو۔ اس بات کا انہوں نے مجھ سے کئی بار ذکر کیا۔ پھر اتفاق سے ایک دن میری ملاقات ذیلون سے ہوئی جو کہ شیطان کا بہت بڑا پجاری ہے۔ ذیلون ڈیول ورلڈ میں رہتا ہے اور کئی شیطانی طاقتیں اس کی غلام ہیں۔ میں نے اپنے مسئلے کا ذکر اس سے کیا تو اس نے بتایا کہ عمران کا خاتمہ اس کے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ وہ آسانی سے عمران کو ختم کر سکتا ہے۔ میں نے اس سے گزارش کی کہ وہ اس عمران کا خاتمہ کر دے۔ اس نے ایک شرط پر عمران کو ختم کرنے کا وعدہ کیا ہے“...... جسمیکا نے ایک بار پھر طویل بات کرتے ہوئے کہا۔

”کون سی شرط پر اس نے عمران کو ختم کرنے کا وعدہ کیا ہے“۔

صدر نے پوچھا۔

”اس نے جزیرہ مارکو مانگا ہے۔ یہ جزیرہ غیر آباد اور سنسان ہے۔ لہٰذا سابق صدر صاحب نے اس سے وعدہ کر لیا تھا کہ اگر ذیلون، عمران کو ختم کر دے گا تو جزیرہ مارکو اس کو دے دیا جائے گا“...... جسمیکا نے کہا۔

”ہونہہ۔ جزیرہ مارکو لے کر وہ کیا کرے گا“...... صدر ڈان مارک نے سوچتے ہوئے کہا۔

”سر۔ وہ اس جزیرے کو شیطان کے پجاریوں اور شیطانی طاقتوں کا مسکن بنائے گا“...... جسمیکا نے کہا۔

”عمران کے خاتمے کے لئے اس نے کوئی پلاننگ کی ہے“۔ صدر نے جسمیکا سے پوچھا۔

”یس سر۔ اس نے آج صبح مجھے بتایا ہے کہ اس نے اپنا کام شروع کر دیا ہے“...... جسمیکا نے کہا۔

”کیا پلاننگ کی ہے اس نے عمران کے خاتمے کے لئے“۔ صدر ڈان مارک نے پوچھا۔

”سر۔ یہ اس نے فی الحال نہیں بتایا۔ اس کا کہنا ہے کہ جب عمران کی موت کا وقت قریب آ جائے گا تو وہ ہمیں بتا دے گا۔ ہم عمران کی موت کا نظارہ اپنی آنکھوں سے کر سکیں گے کیونکہ اس کے بقول عمران کی موت پاکیشیا کے دارالحکومت کی سڑکوں پر ہوگی اور ایسی موت ہوگی کہ سب اسے دیکھیں گے اور عبرت پکڑیں

گے''...... جسمیکا نے کہا۔

''آپ اس سے پوچھیں۔ وہ ہمیں بتائے کہ اس نے کیا پلاننگ کی ہے۔ میں عمران کی موت کی پلاننگ جاننا چاہتا ہوں''...... صدر نے جسمیکا سے کہا۔

''جی بہت بہتر۔ میں ذیلون کو ابھی بلاتا ہوں اور آپ کے سامنے بات کرتا ہوں''...... جسمیکا نے کہا۔

''ابھی۔ کیا مطلب۔ کیا وہ بہت قریب کا رہنے والا ہے''۔ صدر نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

''سر۔ ڈیول ورلڈ کہاں ہے یہ تو مجھے معلوم نہیں ہے لیکن جیسا کہ میں نے پہلے عرض کی ہے کہ ذیلون کے پاس کئی شیطانی طاقتیں ہیں اور وہ شیطانی عوامل کا ماہر ہے۔ فاصلے اس کے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔ اس نے میری گھڑی کے ڈائل پر اپنے خون کے چند قطرے گرائے تھے اور کہا تھا کہ اس پر جمے ہوئے لوتھڑے کو تین بار دباؤں اور اسے تین بار آواز دوں گا تو وہ میرے پاس پہنچ جائے گا''...... جسمیکا نے کہا اور ساتھ ہی اس نے کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی صدر کے سامنے کی۔

''ہاں واقعی۔ شیطانوں کے لئے فاصلے کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔ اوکے۔ آپ بلوائیں ذیلون کو''...... صدر نے گھڑی کے ڈائل پر خون کے چند قطرے ایک لوتھڑے کی شکل میں دیکھ کر اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا تو جسمیکا نے گھڑی کے ڈائل کو انگوٹھے سے

تین بار دبایا اور تین ہی بار ذیلون، ذیلون کہا۔ تیسری بار ذیلون کہنے کے تقریباً تیس سیکنڈ کے بعد اچانک ہی آفس میں اندھیرا سا چھا گیا۔ آفس میں اندھیرا ہوتے ہی صدر ڈان مارک اور جسمیکا گھبرا گئے۔ یہ ان کی زندگی کا انوکھا واقعہ تھا۔ ان کے ملک میں کبھی بھی بجلی فیل نہیں ہوئی تھی اور پریذیڈینسی میں تو ایسے انتظامات تھے کہ کہیں خرابی بھی نہیں ہو سکتی تھی۔ ان کی زندگی میں کبھی بھی ایسا نہیں ہوا تھا کہ بجلی فیل ہو گئی ہو۔ اس لئے بجلی کے فیل ہوتے ہی ان کا گھبرا جانا فطری عمل تھا۔ وہ دونوں گھبرا کر اپنی کرسیوں سے کھڑے ہو گئے تھے۔

''جس۔ جس۔ میکا۔ یہ۔ یہ کیا ہے''...... صدر ڈان مارک نے ہکلاتے ہوئے کہا۔ اس وقت وہ یہ بھی بھول گیا تھا کہ وہ ڈان مارک کا صدر ہے اور اسے اس طرح گھبراہٹ کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہئے تھے۔ لیکن پھر اس سے پہلے کہ جسمیکا، صدر کی بات کا جواب دیتا بجلی یکدم بحال ہو گئی۔ تیز روشنی صدر اور جسمیکا کی آنکھوں میں پڑی تو ان دونوں کی آنکھیں چندھیا گئیں۔ پھر جب وہ دیکھنے کے قابل ہوئے تو صدر حیرت سے اچھل پڑا جبکہ جسمیکا نے ایک طویل سانس لیا۔ ان کے سامنے کرسی پر ذیلون بیٹھا ہوا تھا۔ ذیلون گینڈے جیسی جسامت کا مالک تھا۔ اس کی رنگت سیاہ رات جیسی تھی۔ چہرہ خباثتوں کی آماجگاہ تھا۔ آنکھیں خون کی مانند سرخ تھیں اور ان میں تیز چمک تھی۔ وہ سر سے مکمل طور پر گنجا تھا۔

کالا، گنجا سر کسی کالی ہانڈی جیسا تھا۔ وہ اتنا کریہہ الصورت اور بھیانک نظر آ رہا تھا کہ عام انسان تو اسے دیکھتے ہی خوف سے بے ہوش ہو جاتا۔

"تشریف رکھیئے محترم صدر۔ تشریف رکھیئے"...... ذیلون نے مسکراتے ہوئے کہا۔ مسکرانے سے اس کے دانت نظر آنے لگے تھے۔ اس کے دانت بھی کوئلے کی مانند سیاہ تھے اور اس کی ہنسی بھی شیطانی ہنسی محسوس ہو رہی تھی۔ اس کی آواز سن کر صدر ڈان مارک بے اختیار اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

جسمیکا کی کیفیت صدر سے مختلف تھی اور اس کی وجہ یہ تھی کہ ذیلون سے اس کی یہ پہلی ملاقات نہیں تھی۔ صدر اپنی کرسی پر بیٹھا تو جسمیکا بھی اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"سر۔ یہ ذیلون ہے۔ ہم ابھی اسی کا ذکر کر رہے تھے"۔ جسمیکا نے ذیلون کا تعارف صدر سے کراتے ہوئے کہا۔

"یس۔ میں سمجھ گیا تھا"...... صدر نے نارمل لہجے میں کہا۔ اب وہ خود پر قابو پا چکا تھا۔

"صدر صاحب۔ یہ تو آپ کی محبت ہے کہ آپ نے مجھے پہچان لیا۔ لیکن میں آپ سے اس وقت تک مزید گفتگو نہیں کروں گا جب تک آپ میرے لئے شراب کی بوتل نہیں منگوائیں گے"۔ ذیلون نے بے تکلفانہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں ابھی منگواتا ہوں"...... صدر نے کہا اور پھر اس نے

انٹرکام کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

"بلیک ہارس کی ایک بوتل بھجوا دیں"...... اس نے انٹرکام پر اپنی پرسنل سیکرٹری کو حکم دیا اور پھر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ چند منٹوں کے بعد دروازہ کھلا اور ایک نفیس سی لڑکی، جس نے مختصر سا لباس پہنا ہوا تھا آفس میں داخل ہوئی۔ اس کے ہاتھ میں ٹرے تھی۔ ٹرے میں بلیک ہارس کی ایک بوتل اور دو گلاس رکھے ہوئے تھے۔ وہ مؤدبانہ انداز میں چلتی ہوئی پریذیڈنٹ کی آفس ٹیبل کے قریب آئی اور پھر جیسے ہی اس کی نظر ذیلون پر پڑی اس کی آنکھوں میں خوف و دہشت کے تاثرات نمودار ہو گئے۔ ذیلون نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا تو لڑکی اور زیادہ خوفزدہ ہو گئی۔ بے اختیار اس کے منہ سے چیخ بلند ہوئی۔ ٹرے اس کے ہاتھ سے گر گئی اور وہ لہراتی ہوئی فرش پر گری اور وہ بے ہوش ہو گئی۔

"ذیلون صاحب۔ معلوم نہیں اسے کیا ہو گیا ہے"...... جسمیکا نے شرمسار سے لہجے میں کہا۔

"نو پرابلم۔ یہ بے چاری تو نازک سی لڑکی ہے۔ مجھے دیکھ کر تو اچھے خاصے دل گردے والے مرد بھی بے ہوش ہو جاتے ہیں۔ تم شرمسار نہ ہو بلکہ تم مجھے بلیک ہارس کی بوتل اٹھا کر دو۔ دبیز قالین کی وجہ سے یہ ٹوٹنے سے بچ گئی ہے"...... ذیلون نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوکے"...... جسمیکا نے کہا پھر وہ کرسی سے اٹھا اور اس نے

بلیک ہارس کی بوتل اٹھا کر ذیلون کو دے دی۔ ذیلون نے بوتل کا ڈھکن کھولا اور بوتل منہ سے لگائی۔ وہ غٹ غٹ کی آواز کے ساتھ شراب پینے لگا۔ جب وہ بوتل خالی کر چکا تو اس نے بوتل ایک طرف اچھال دی۔ اس کی اس حرکت پر صدر کے چہرے پر ایک رنگ سا گزر گیا لیکن اگلے لمحے وہ پھر نارمل ہو گیا۔

"صدر محترم۔ آپ کے دل میں خیال آ رہا ہے کہ میں نے آپ کے صاف ستھرے آفس کو گندا کر دیا ہے"...... ذیلون نے مکروہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ نہیں۔ ایسی تو کوئی بات نہیں"...... صدر ڈان مارک نے فوراً ہی تردید کرتے ہوئے کہا۔

"جناب صدر۔ میں ذیلون ہوں۔ آپ مجھ سے کوئی بات چھپا نہیں سکتے اور میں آپ کو یہ بتاتا چلوں کہ میں شیطان کا پجاری ہوں۔ خود بھی شیطان ہوں۔ مجھے صفائی ستھرائی بالکل پسند نہیں۔ ہم تو غلاظت کو پسند کرتے ہیں۔ بہرحال اب ان باتوں کو چھوڑو اور یہ بتاؤ کہ تم نے مجھے کیوں بلوایا ہے"...... ذیلون نے بدستور مکروہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"ذیلون۔ کیا تم جانتے نہیں ہو کہ ہم نے تمہیں کس لئے بلایا ہے"...... صدر کی بجائے جسمیکا نے ذیلون سے کہا۔

"تم اپنے اور ہمارے مشترکہ دشمن عمران کے بارے میں جاننا چاہتے ہو"...... ذیلون نے کہا۔

"ہاں۔ ہمارے صدر محترم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ تم نے عمران کے خلاف کیا پلاننگ کی ہے"...... جسمیکا نے کہا۔

"میں ابھی تمہیں مکمل پلاننگ نہیں بتا سکتا اور یہ بات میں نے تم سے پہلے بھی کہی تھی"...... ذیلون نے کہا۔

"ہاں۔ تم نے مجھ سے یہ بات پہلے کہی تھی لیکن صدر محترم جاننا چاہتے ہیں اور ان کی خواہش کا احترام کرنا ہمارا فرض ہے"۔ جسمیکا نے کہا۔

"ہمارا نہیں۔ صرف اپنی بات کرو۔ میں اس کا یا تمہارا ماتحت نہیں ہوں"...... ذیلون نے اس مرتبہ غصیلے لہجے میں کہا۔ ایسے لگتا تھا جیسے اس کی آواز میں درندوں کی غراہٹیں شامل ہو گئی ہوں۔ ذیلون کی بات سن کر صدر کو اپنی ذلت کا احساس ہوا لیکن چونکہ وہ شاطر انسان تھا اس لئے اس نے اس احساس کو ظاہر نہ ہونے دیا بلکہ اس کے چہرے پر نرم مسکراہٹ آ گئی۔

"ذیلون صاحب۔ آپ ہمارے ماتحت نہیں ہیں اور نہ ہی ہم آپ کو اپنا ماتحت سمجھنے کی جرأت کر سکتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ آپ بہت پاورفل ہیں۔ آپ چاہیں تو ہماری حکومت کا تختہ الٹ دیں"...... صدر نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"اب تم نے بہت اچھی بات کی ہے اس لئے اب میں تمہیں اتنا بتا دیتا ہوں کہ کچھ دن بعد عمران پاگل ہو کر اپنے شہر کی سڑکوں اور گلیوں میں آوارہ پھر رہا ہو گا۔ اسے پاگل پن کے شدید دورے

پڑیں گے اور پھر وہ اسی پاگل پن کی بیماری میں مر جائے گا“۔ ڈیلون نے بھی اس مرتبہ نرم لہجے میں کہا۔

”کیسے۔ ڈیلون صاحب۔ کیسے۔ یہ سب کیسے ہو گا“...... صدر ڈان مارک نے اپنے لفظوں پر زور دیتے ہوئے کہا۔

”میں ایک خاص عمل کر رہا ہوں۔ اس عمل کے نتیجے میں عمران کا پاگل ہونا اور پھر مر جانا یقینی ہے“...... ڈیلون نے کہا۔

”آپ کا عمل کب مکمل ہو گا اور عمران کب تک پاگل ہو جائے گا“...... صدر نے کہا۔

”بہت جلد“...... ڈیلون نے کہا۔

”ڈیلون۔ ہمیں تم پر اعتماد ہے۔ تم نے کہا ہے تو یقیناً ایسا ہی ہو گا“...... جسمیکا نے کہا۔

”تم اپنے ایجنٹ پاکیشیا بھجوا دو جو عمران پر نظر رکھیں اور تمہیں پل پل کی خبر دیں اور پھر جیسے ہی عمران پاگل ہو اور پاگل کتے کی طرح مارا جائے تو تمہارے وہ ایجنٹ اس کی فلم بنائیں تاکہ اس کے عبرتناک انجام کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر تم خود بھی مطمئن ہو سکو اور اپنے دوستوں کو بھی مطمئن کر سکو“...... ڈیلون نے کہا۔

”او کے۔ ڈیلون صاحب۔ ہم آپ کی ہدایت پر عمل کریں گے“...... صدر نے کہا تو ڈیلون کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ کرسی سے اٹھتے ہی اس نے اپنا ہاتھ بلند کیا تو آفس میں یکایک اندھیرا ہو گیا۔ یہ اندھیرا اس قدر گہرا تھا کہ ہاتھ کو ہاتھ سجائی نہیں دے رہا

تقریباً پندرہ بیس سیکنڈ تک یہ اندھیرا رہا اس کے بعد آفس میں پہلے جیسی روشنی ہو گئی۔

”جسمیکا صاحب۔ شیطان، شیطانی مخلوق اور شیطان سے تعلق رکھنے والے افراد بے دریغ جھوٹ بولتے ہیں اور جھوٹے وعدے کرتے ہیں۔ کہیں یہ ڈیلون بھی جھوٹ نہ بول رہا ہو“...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد صدر ڈان مارک نے جسمیکا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”صدر محترم۔ آپ درست فرما رہے ہیں۔ واقعی سب شیطان جھوٹ بولنے میں فخر محسوس کرتے ہیں لیکن ڈیلون ہم سے جھوٹ نہیں بول سکتا کیونکہ اس نے ہم سے ایک جزیرہ لینا ہے اور یہ جزیرہ اس کے لئے بہت اہم ہے۔ دوسری بات یہ کہ عمران اس کا اور ہمارا مشترکہ دشمن ہے۔ ہماری طرح اس کی بھی خواہش ہے کہ عمران کا خاتمہ ہو جائے اور یقیناً ڈیلون نے کوئی ایسا عمل شروع کیا ہے کہ عمران پاگل ہو کر مر جائے گا“...... جسمیکا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ اسے دیکھ کر معلوم ہو رہا ہے کہ عمران جیسے آدمی کا خاتمہ بھی اس کے لئے کوئی حیثیت نہیں رکھتا“...... صدر ڈان مارک نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور اس نے شراب لانے والی لڑکی کی طرف دیکھا جو ابھی تک بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔

یہ ایک بڑا کمرہ تھا۔ کمرے کے ایک کونے میں انسانی کھوپڑیوں اور ہڈیوں کا ڈھیر پڑا ہوا تھا۔ کمرے کے وسط میں شیطان کا بت رکھا ہوا تھا۔ کمرے کی دیواروں پر تصاویر لگی ہوئی تھیں۔ ان میں سے اکثر تصویریں واہیات تھیں اور کچھ انتہائی خوفناک اور بھیانک تھیں۔ کمرے میں انتہائی ناگوار سی بو پھیلی ہوئی تھی۔ چھت پر مکڑی کے جالے اور فرش پر مٹی کی تہیں اس طرح جمی ہوئی تھیں جیسے بہت طویل عرصے سے صفائی ہی نہ کی گئی ہو۔ اس کمرے کے دوسرے کونے میں ایک کرسی پڑی ہوئی تھی جس کے پائے زمین میں دھنسے ہوئے تھے۔ اس کرسی پر ایک آدمی بندھا ہوا تھا۔ یہ آدمی بے ہوش تھا اور اس کے چہرے پر کالا کپڑا ڈال دیا گیا تھا۔ شیطان کے بت کے قریب ہی ایک بیڈ رکھا ہوا تھا۔ بیڈ کے نیچے شراب کی بہت سی بوتلیں رکھی تھیں اور بیڈ پر ذیلون بیٹھا ہوا تھا۔ یہ ذیلون کا کمرہ تھا۔ ذیلون اس کمرے میں سوتا بھی تھا اور

شیطان کی پوجا بھی کرتا تھا۔ اس وقت ذیلون، شیطان کے بت کو غور سے دیکھ رہا تھا اور ساتھ ساتھ شراب بھی پی رہا تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک انتہائی بدصورت عورت کمرے میں داخل ہوئی۔ ذیلون کی طرح اس کی رنگت بھی گہری سیاہ تھی۔ اوپر والے دانت بڑے بڑے اور انتہائی پیلے تھے۔ اس کی ناک پکوڑے جیسی تھی اور نتھنے پھولے ہوئے تھے اور بال جھاڑ جھنکار جیسے تھے۔ کمرے میں داخل ہونے کے بعد پہلے تو وہ شیطان کے بت کے سامنے جھکی اور پھر ذیلون کے سامنے۔ یہ شیطانی ذریت اور ذیلون کی غلام تالشائی تھی۔

''ہاں تالشائی۔ کس لئے آئی ہے''...... ذیلون نے سخت لہجے میں کہا تو وہ سیدھی ہوگئی۔

''آقا۔ ڈیول ورلڈ کا سردار مالکوٹا تجھ سے ملنے کے لئے آ رہا ہے''...... تالشائی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ملنے وہ مجھ سے آ رہا ہے اور خوش تو ہو رہی ہے''...... ذیلون نے منہ بناتے ہوئے کہا تو تالشائی کھی کھی کرنے لگی۔

''دفع ہو جا۔ گم کر اپنی صورت''...... ذیلون نے کرخت لہجے میں کہا تو تالشائی تیزی سے دروازے کی طرف بڑھی اور پھر کمرے سے باہر نکل گئی۔ تقریباً ڈیڑھ دو منٹ بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا اور ڈیول ورلڈ کا سردار مالکوٹا کمرے میں داخل ہوا۔ مالکوٹا شیطان کا سب سے پرانا اور سب سے بڑا پجاری تھا۔ شیطان مالکوٹا سے

بہت خوش تھا اس لئے شیطان نے اسے ڈیول ورلڈ کا سردار بنایا ہوا تھا۔

"آؤ آؤ سردار مالکوٹا۔ بیٹھو"...... اسے دیکھ کر ذیلون نے بلند آواز میں کہا۔ ذیلون نے مالکوٹا کے استقبال کے لئے اٹھنے کی کوشش نہیں کی تھی کیونکہ شیطان کے دربار میں اس کا مرتبہ مالکوٹا سے زیادہ بلند تھا اور وہ شیطان کے خاص پجاریوں میں سے تھا۔

"شکریہ۔ شکریہ ذیلون"...... سردار مالکوٹا نے کہا اور پھر وہ ذیلون کے ساتھ بیڈ پر بیٹھ گیا۔ ذیلون نے بیڈ کے نیچے رکھی ہوئی شراب کی بوتلوں میں سے ایک بوتل اٹھائی اور مالکوٹا کی طرف بڑھائی۔

"لو سردار مالکوٹا۔ آقا مہان کا پسندیدہ مشروب پیؤ"۔ ذیلون نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ ذیلون"...... مالکوٹا نے کہا اور پھر اس نے ذیلون سے شراب کی بوتل لی اور بوتل کا ڈھکن کھول کر شراب پینے لگا۔ اس نے ایک ہی سانس میں بوتل خالی کر دی۔

"ہاں سردار مالکوٹا۔ اب بتاؤ کیسے آنا ہوا"...... جب مالکوٹا شراب پی چکا تو ذیلون نے کہا۔

"ذیلون۔ تم آج کل کوئی خاص عمل کر رہے ہو"...... مالکوٹا نے سوالیہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں ہزاروں سال پرانا تلائی عمل کر رہا ہوں"۔ ذیلون

نے کہا تو مالکوٹا چونک پڑا۔

"اوہ۔ تلائی عمل۔ لیکن یہ تو متروک ہو گیا تھا۔ سنا ہے کہ ہزاروں سال پہلے جب ہمارے قبیلے کے لوگ کسی نیک آدمی کو مارنے میں بری طرح ناکام ہو جاتے تھے تو پھر وہ تلائی عمل کرتے تھے۔ تلائی عمل سے وہ اپنے دشمن کو پاگل کر دیتے تھے اور پھر چند دنوں کے بعد وہ دشمن پاگلوں کی طرح مر جاتا تھا"...... مالکوٹا نے کہا۔

"ہاں۔ وہی متروک عمل۔ میں اسے دوبارہ رائج کر رہا ہوں"۔ ذیلون نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یہ تو بہت ہی خطرناک عمل ہے ذیلون۔ یہ عمل تم کس پر کر رہے ہو"...... مالکوٹا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم جانتے ہو کہ مہان آقا کا ایک بہت بڑا دشمن بھی ہے۔ آقا نے اسے مارنے کے لئے بہت سے ذرائع استعمال کئے ہیں لیکن وہ ابھی تک زندہ ہے اور جس نے بھی آقا کے اس دشمن کو مار دیا وہ آقا کا بہت قریبی ساتھی بن جائے گا"...... ذیلون نے مسکراتے ہوئے کہا تو مالکوٹا نے کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"ذیلون۔ تم آقا کے کس دشمن کی بات کر رہے ہو"...... مالکوٹا نے بدستور حیران ہو کر کہا۔

"کیا تم نے کبھی عمران کا نام نہیں سنا"...... ذیلون نے کہا تو مالکوٹا حیرت سے اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ عمران۔ وہ واقعی مہان آقا کا بہت بڑا دشمن ہے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ جو بھی اس عمران کا خاتمہ کرے گا وہ آقا کے دربار میں مہان آقا کے ساتھ اس کے تخت پر بیٹھے گا"۔ مالکوٹا نے کہا۔

"بس۔ میں آقا کے اسی دشمن عمران کے خاتمے کے لئے تلاشی عمل کر رہا ہوں"...... ذیلون نے اس مرتبہ مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے بتاؤ کہ تم نے اب تک کیا کیا ہے تاکہ اگر تمہیں کہیں میری مدد کی ضرورت ہو تو میں تمہاری مدد کر سکوں"...... مالکوٹا نے کہا تو ذیلون کے چہرے پر موجود مسکراہٹ میں اور زیادہ اضافہ ہو گیا۔

"مجھے تمہاری مدد کی ضرورت تو نہیں پڑے گی لیکن میں تمہیں تفصیل بتا دیتا ہوں کیونکہ تم نہ صرف ڈیول ورلڈ کے سردار ہو بلکہ میرے دوست بھی ہو"...... ذیلون نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ۔ ڈیول ورلڈ میں صرف تم ہی ہو جسے میں اپنا دوست سمجھتا ہوں"...... مالکوٹا نے کہا۔

"میں یورپی ملک ڈان مارک گیا ہوا تھا تاکہ جزیرہ مارکو کا جائزہ لے سکوں۔ مہان آقا اس جزیرے میں دلچسپی رکھتا ہے۔ وہ ڈیول ورلڈ جیسی دنیا وہاں بھی بسانا چاہتا ہے"...... ذیلون نے اتنا کہا اور پھر خاموش ہو کر اس نے بیڈ کے نیچے سے شراب کی ایک بوتل اٹھا لی۔

"ہاں۔ مہان آقا جزیرہ مارکو میں دلچسپی رکھتا ہے لیکن اس جزیرے میں دلچسپی لینے کی وجہ اس نے کبھی نہیں بتائی"...... مالکوٹا نے اثبات کے انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"وہ آقا ہے مہان آقا اور ہم غلام۔ اس کی مرضی ہے کہ وہ ہمیں کوئی بات بتائے یا نہ بتائے"...... ذیلون نے کہا۔

"ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ اب آگے بولو۔ تم جزیرہ مارکو کا ذکر کر رہے تھے"...... مالکوٹا نے کہا۔

"جزیرے کی سیر کے بعد میں ڈان مارک کے دارالحکومت چلا گیا جہاں میری ملاقات وہاں کے ایک اعلیٰ افسر سے ہوئی۔ اس نے عمران کے خاتمے کی خواہش کا اظہار کیا اور میں نے عمران کے خاتمے کی ذمہ داری اس شرط پر لے لی کہ وہ جزیرہ مارکو ہمیں دے دیں گے"...... ذیلون نے کہا۔

"یہ تو ایک تیر اور دو شکار والا معاملہ ہو گیا۔ تم آقا کا ایک دشمن بھی ختم کر دو گے اور اپنی نئی آبادی کے لئے ایک جزیرہ بھی حاصل کر لو گے"...... مالکوٹا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اس اعلیٰ افسر سے بات کرنے کے بعد میں نے سوچا کہ کون سا ایسا طریقہ اپنایا جائے کہ اس عمران کا یقینی خاتمہ ہو جائے۔ کافی سوچ بچار اور شیطانی نسخوں کا مطالعہ کرنے کے بعد میں نے تلاشی عمل کرنے کا فیصلہ کیا"...... ذیلون نے کہا۔

"ہونہہ۔ تو کرسی پر بے ہوش پڑا ہوا یہ آدمی عمران کا کوئی ساتھی

ہے''...... مالکوٹا نے کرسی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اس کے اغوا کے لئے مجھے باقاعدہ ایک ڈرامہ کرنا پڑا ہے''...... ذیلون نے کہا۔

''ڈرامہ۔ کیا مطلب''...... مالکوٹا نے ایک بار پھر حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''اس میں تو کسی شک و شبے کی گنجائش نہیں کہ عمران ایک ذہین، چالاک، عیار اور خطرناک انسان ہے۔ روشنی کی دنیا کے کچھ افراد اس سے محبت کرتے ہیں۔ وہ خود بھی مضبوط کردار کا مالک ہے۔ اس لئے اگر ہماری قبیل کے لوگ اس کے خلاف حرکت کرتے ہیں تو وہ صاف بچ نکلتا ہے اور ہماری طاقتیں اور آدمی مارے جاتے ہیں اس لئے میں نے سوچا کہ اگر اسے معلوم ہو گیا کہ اس کے ساتھی کو اغوا کر کے ڈیول ورلڈ میں لے جایا گیا ہے تو وہ فوراً حرکت میں آ جائے گا اور میرے لئے مسائل پیدا کر دے گا اسی لئے میں نے اپنی طاقتوں سے کام لیا۔ ایک عام انسان کو اس کے ایک ساتھی تنویر کا روپ دے کر اس کے ذہن پر قبضہ کر لیا اور اس آدمی کو قتل کرا دیا تاکہ عمران یہی سمجھے کہ اس کا ساتھی مر گیا ہے۔ وہ آرام سے اپنے گھر میں بیٹھا رہے اپنے ساتھی کی تلاش میں نہ نکلے اور میرا عمل آرام سے مکمل ہو جائے''۔ ذیلون نے طویل بات کرتے ہوئے کہا۔

''گڈ۔ ذیلون تم نے بہت اچھی پلاننگ کی ہے لیکن عمران

انتہائی عیار انسان ہے۔ اس نے تو قتل ہونے والے کا پوسٹ مارٹم بھی کرایا ہو گا اور اس کی رپورٹ سے اسے معلوم ہو گیا ہو گا کہ مرنے والا اس کا ساتھی نہیں کوئی اور تھا''...... مالکوٹا نے کہا۔

''مالکوٹا۔ یاد رکھنا۔ ذیلون کبھی کمزور پلاننگ نہیں کرتا۔ ذیلون اگر کوئی منصوبہ بناتا ہے تو اس کی خوبیوں اور خامیوں پر گہری نظر رکھتا ہے۔ تم نے جو بات کہی ہے وہ میرے ذہن میں بھی تھی۔ میں نے وہ لاش اس قابل چھوڑی ہی نہیں تھی کہ اس کا پوسٹ مارٹم ہو سکتا۔ میں نے وہاں اس انداز میں آگ لگائی تھی کہ مرنے والے کی ہڈیاں اور کھوپڑی جل کر کوئلہ ہو گئی تھی مگر اس کا کمرہ بالکل صحیح سلامت رہا۔ پوسٹ مارٹم تو دور کی بات ہے کوئی انہیں ہاتھ بھی نہیں لگا سکتا تھا''۔ ذیلون نے اس مرتبہ سخت لہجے میں کہا۔

''پھر ٹھیک ہے۔ اب واقعی اسے معلوم نہیں ہو سکے گا کہ مرنے والا اس کا ساتھی نہیں کوئی اور تھا۔ ویسے بھی تم نے یہ کارروائی تو احتیاط کے طور پر کی ہے ورنہ ڈیول ورلڈ میں کسی غیر آدمی کا آنا ممکن ہی نہیں ہے۔ ڈیول ورلڈ میں آنا تو دور کی بات ہے کوئی اس کے بارے میں جانتا تک نہیں''...... مالکوٹا نے کہا۔

''ہاں۔ یہ سب کارروائی عمران کی گزشتہ کارکردگی کو مدنظر رکھتے ہوئے احتیاط کے طور پر کی گئی ہے۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ وہ اپنے ساتھی کی تلاش میں نکلے اور کسی طرح اس کے کانوں میں ڈیول ورلڈ کا نام پڑ جائے''...... ذیلون نے کہا۔

”تلائی عمل کر کے تم عمران کے ساتھی کو مہان آقا کے بت کے قدموں میں قربان کرو گے۔ پھر اس کا گوشت عمران کو کھلاؤ گے تو وہ پاگل ہو جائے گا اور پاگل ہونے کے کچھ دن بعد وہ عبرتناک موت مارا جائے گا“...... مالکوٹا نے کہا۔

”ہاں۔ تم تلائی عمل کی تفصیلات جانتے ہی ہو“...... ذیلون نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”عمران کو اس کا گوشت کیسے کھلاؤ گے“...... مالکوٹا نے ذیلون سے پوچھا۔

”عمران کا باورچی ایک مخصوص دکان سے گوشت خریدتا ہے اور ہفتے میں وہ دو تین دن قیمہ خریدتا ہے۔ بس اس کے خریدے ہوئے قیمے میں اس کے ساتھی تنویر کے گوشت کا قیمہ شامل کر دیا جائے گا۔ عمران کو پتا بھی نہیں چلے گا اور وہ اپنے ساتھی کا گوشت کھا لے گا“...... ذیلون نے اس مرتبہ مسکراتے ہوئے کہا۔

”ویری گڈ۔ ونڈرفل۔ ذیلون تمہارا جواب نہیں۔ مجھے یقین ہے کہ اب آقا مہان کے اس بڑے دشمن کا خاتمہ یقینی ہے۔ اس بے داغ پلاننگ سے تو وہ بچ ہی نہیں سکتا“...... مالکوٹا نے خوشی سے معمور لہجے میں کہا۔

”اس پلاننگ میں ایک خامی ہے ابھی“...... ذیلون نے کہا تو مالکوٹا نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

”خامی۔ کون سی خامی۔ مجھے تو کوئی خامی نظر نہیں آ رہی“۔

مالکوٹا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”جس دن ہم اس کے گوشت میں گوشت شامل کریں وہ گوشت کھائے ہی نہ تو پھر“...... ذیلون نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ واقعی ایسا ہو سکتا ہے۔ پھر تم نے اس کا کیا حل سوچا ہے“...... مالکوٹا نے کہا۔

”جب تک عمران پاگل نہیں ہو جائے گا ہم روزانہ اس کے گوشت میں یہ گوشت شامل کرتے رہیں گے“...... ذیلون نے اس بار پھر مسکراتے ہوئے کہا تو مالکوٹا نے مطمئن انداز میں سانس لیا۔

”بس۔ میں نے کہہ دیا ہے کہ اب عمران کے دن گنے جا چکے ہیں۔ اس کا زندہ بچنا ممکن ہی نہیں ہے۔ میں آج ہی مہان آقا شیطان کو مبارک باد کا پیغام بھجواتا ہوں“...... مالکوٹا نے مطمئن انداز میں مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بیڈ سے نیچے اترا اور کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔ ذیلون کے چہرے پر بھی اطمینان بھری مسکراہٹ تھی۔ وہ جانتا تھا کہ اس نے عمران کے خاتمے کا جو منصوبہ بنایا ہے وہ ناکام ہو ہی نہیں سکتا۔ اس منصوبے کا ایک اہم حصہ عمران کے ساتھی کا اغوا تھا اور یہ کام بہت آسانی سے ہو چکا تھا۔ اس کے بعد سارے کام اس کے لئے نہایت آسان تھے۔

عمران نے کار سائیڈ پر کر کے روکی اور پھر کار سے نیچے اترا۔

سڑک سے چالیس پچاس قدم کے فاصلے پر نیم کا ایک درخت تھا اور اس درخت کے نیچے ایک فقیر بیٹھا ہوا تھا۔ یہ فقیر ہمیشہ یہاں بیٹھا نظر آتا تھا۔ تھا تو یہ فقیر لیکن عمران نے اسے کبھی صدا لگاتے نہیں دیکھا تھا۔ یہ چپ چاپ بیٹھا سڑک کو گھورتا رہتا تھا۔ کوئی آدمی اس کی جھولی میں آ کر کچھ ڈال دیتا تھا تو یہ صرف ایک نظر اس کی طرف دیکھتا تھا اور پھر اس کی نظریں دوبارہ سڑک پر جم جاتی تھیں۔ عمران جب بھی اس سڑک سے گزرتا تھا اس فقیر کی جھولی میں کچھ نہ کچھ ڈال جاتا تھا۔ آج جولیا کے جانے کے بعد اس کا ذہن الجھ گیا تھا۔ جولیا نے بہت ہی عجیب خواب دیکھا تھا اور وہ اس خواب کو حقیقت ماننے پر تیار نہیں تھا۔ لیکن جولیا کا اصرار تھا کہ اس کا یہ خواب سچا ہے اور تنویر زندہ ہے۔ جولیا کے جانے کے بعد اس کے دل میں کئی بار یہ خیال آیا تھا کہ کہیں تنویر کا قتل کوئی ماورائی

چکر نہ ہو۔ اس کے ساتھ کئی ماورائی واقعات پیش آ چکے تھے اور یہ واقعات اس نوعیت کے تھے کہ انہیں دل و دماغ تسلیم ہی نہیں کرتے تھے۔ اس نے اس الجھے ہوئے ذہن کے ساتھ ناشتہ کیا اور ناشتے کے بعد لانگ ڈرائیو پر نکل آیا۔ پھر اس کی نظر اس فقیر پر پڑی تو اس نے کار سائیڈ پر کر کے روک لی۔ کیونکہ وہ جب بھی ادھر سے گزرتا تھا اس فقیر کو کچھ نہ کچھ دے کر جاتا تھا۔ فقیر کے قریب پہنچ کر اس نے جیب سے سو روپے کا نوٹ نکالا اور فقیر کی جھولی میں ڈال دیا۔ فقیر نے ایک نظر اس کی طرف دیکھا پھر اس نے عمران کا دیا ہوا نوٹ اٹھایا اور عمران کی طرف اچھال دیا۔

"لے جا اسے واپس۔ تیری خیرات قبول نہیں ہے"...... فقیر نے غصیلے لہجے میں کہا تو عمران کو انتہائی حیرت ہوئی۔ اس نے آج سے پہلے اس فقیر کو بولتے بھی نہیں دیکھا تھا اور آج نہ صرف اس نے عمران کا نوٹ واپس کر دیا تھا بلکہ عمران پر غصہ بھی ہو رہا تھا۔

"بابا۔ آپ مجھ پر ناراض ہو رہے ہیں۔ میرا قصور کیا ہے"۔ عمران نے اس کے غصے پر ناراض ہوئے بغیر کہا۔

"مصیبت زدہ بھائیوں کی مدد نہیں کرتا اور کہتا ہے کہ قصور کیا ہے۔ چل بھاگ یہاں سے۔ چل۔ چل"...... فقیر نے بدستور غصیلے لہجے میں کہا۔

"کہاں جاؤں بابا جی۔ مجھے تو کوئی راستہ دکھائی ہی نہیں دے رہا"...... عمران نے کہا۔

"اگر تجھے بابا حسن شاہ بھول گئے ہیں تو پھر تو کہیں نہیں جا سکتا۔ لیکن تو یہاں مت ٹھہر۔ یہاں سے بھی بھاگ۔ چل دنیا داری میں جا کر گم ہو جا۔ چل چل"...... فقیر نے غصے سے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی آنکھیں بھی بند کر لیں۔ لیکن عمران کی آنکھیں کھل گئی تھیں۔ بابا حسن شاہ سے ملے ہوئے اسے بہت دن ہو گئے تھے اور وہ بابا حسن شاہ کو بھول ہی بیٹھا تھا۔ اب فقیر نے نام لیا تو عمران فوراً مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اپنی کار تک پہنچ گیا۔ اس کے بعد اس کی کار تیز رفتاری سے بابا حسن شاہ کے ڈیرے کی طرف بڑھ رہی تھی۔

بابا حسن شاہ سے ملنے کے بعد وہ دانش منزل پہنچا اور جیسے ہی وہ کنٹرول روم میں داخل ہوا بلیک زیرو اس کے احترام میں کھڑا ہو گیا۔ رسمی سلام دعا کے بعد عمران تو اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ بلیک زیرو کچن کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا بات ہے پیارے کالے صفر۔ تم تو بھینس کی طرح اداس دکھائی دے رہے ہو"...... بلیک زیرو چائے بنا کر واپس آیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کہیں آپ یہ تو نہیں کہنا چاہتے کہ کسی درخت کی شاخ پہ ایک بلبل تھا اداس بیٹھا"...... بلیک زیرو نے بھی مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے چائے کا ایک کپ اس کے سامنے رکھ دیا۔

"ابھی تو تم اداس تھے اور اب مسکرا رہے ہو"...... عمران نے

مصنوعی حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ تنویر کی موت نے مجھے توڑ کر رکھ دیا ہے۔ اس جیسا ایجنٹ ہمیں دوبارہ نہیں مل سکے گا"...... بلیک زیرو نے ایک بار پھر اداس ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ تو تم کہہ رہے ہو نا کہ تنویر مر گیا ہے۔ جولیا سے پوچھو۔ وہ کہتی ہے کہ تنویر زندہ ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ تو جذباتی ہو کر کہہ رہی ہے عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے بدستور اداس لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ وہ جذباتی ہو کر نہیں کہہ رہی۔ بلکہ اس نے تنویر کو دیکھا ہے اور تنویر نے اسے آواز دی ہے"...... عمران نے کہا۔

"جولیا نے تنویر کو خواب میں دیکھا ہو گا"...... بلیک زیرو نے اندازہ لگاتے ہوئے کہا۔

"ارے واہ۔ تم تو نجومی ہو گئے۔ فوراً بات کی تہہ تک پہنچ جاتے ہو۔ جولیا نے واقعی تنویر کو خواب میں دیکھا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے جولیا کا خواب بھی بلیک زیرو کو سنا دیا۔

"عمران صاحب۔ خواب تو خواب ہوتا ہے"...... بلیک زیرو نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ خواب صرف خواب ہی نہیں ہوتے۔ بلکہ بعض خواب سچ بھی ثابت ہو جاتے ہیں اور جولیا کا یہ خواب سچا ہے۔ تنویر زندہ ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو بلیک زیرو نے اسے چونک

کر دیکھا۔

"عمران صاحب۔ اب آپ مذاق بھی گہری سنجیدگی سے کرنے لگے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ یہ مذاق نہیں ہے۔ میں نے جولیا کا یہ خواب بابا حسن شاہ کو سنایا ہے اور ان کا کہنا ہے کہ واقعی تنویر کو شیطانی طاقتوں نے اغوا کیا ہے اور تنویر کے فلیٹ میں جو آدمی قتل ہوا ہے وہ کوئی اور تھا۔ شیطانی طاقتوں نے اسے تنویر کا روپ دیا اور اس کے ذہن پر قبضہ کیا اور اسے تنویر کے فلیٹ میں لا کر قتل کر دیا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو غور سے عمران کو دیکھنے لگا۔ وہ اندازہ لگانا چاہتا تھا کہ عمران مذاق کر رہا ہے یا سنجیدہ ہے۔ لیکن عمران سنجیدہ ہی دکھائی دے رہا تھا۔

"تم اس قدر حیران کیوں ہو رہے ہو۔ ہمارے ساتھ درجنوں ایسے ناقابل یقین واقعات پیش آ چکے ہیں۔ شیطان کے پیروکار اور شیطانی ذریات کئی بار ہمیں ختم کرنے کی کوششیں کر چکی ہیں۔ تمہارے اور میرے لئے یہ کوئی نئی بات تو نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں عمران صاحب۔ آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ تنویر کی جگہ شیطانی طاقتوں نے کسی اور آدمی کو قتل کیا ہے۔ لیکن پھر اس کی لاش کو جلایا کیوں ہے"...... بلیک زیرو نے سوچتے ہوئے کہا۔

"میری سمجھ میں تو اس کی ایک ہی وجہ آ رہی ہے"...... عمران

نے کہا۔

"جی۔ وہ کیا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تاکہ ہم اس لاش کا پوسٹ مارٹم اور ڈی این اے ٹیسٹ نہ کرا سکیں۔ اگر ہم لاش کا پوسٹ مارٹم اور ڈی این اے ٹیسٹ کرا لیتے تو ہمیں معلوم ہو جاتا کہ یہ لاش تنویر کی نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ یقیناً یہی وجہ ہو گی لیکن عمران صاحب۔ ایسا کیوں کیا گیا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اس کی بھی ایک ہی وجہ مجھے سمجھ آ رہی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ میں تنویر کی تلاش میں نہ نکلوں"...... عمران نے کہا۔

"تنویر کو کیوں اغوا کیا گیا ہے اور اغوا کر کے اسے کہاں لے جایا گیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"گریٹ لینڈ سے تقریباً پانچ سو ناٹ کے فاصلے پر ایک جزیرہ ہے۔ جس کا نام آلائش ہے۔ اس جزیرے پر شیطانی طاقتیں شیطان کے پجاری اور شیطانی فرقے کے پیروکار رہتے ہیں۔ اس لئے اس جزیرے کو شیطانی دنیا بھی کہا جاتا ہے۔ تنویر کو اسی جزیرے پر لے جایا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن تنویر کو اغوا کرنے کی وجہ کیا ہو سکتی ہے"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"تنویر کے اغوا کی وجہ بابا حسن شاہ نے نہیں بتائی اور نہ ہی

اشارہ دیا ہے۔ لہٰذا اس کے بارے میں بھی اندازہ ہی لگا سکتا ہوں۔ کوئی حتمی بات نہیں کہہ سکتا''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ اندازہ تو میں بھی لگا سکتا ہوں''...... بلیک زیرو نے اس مرتبہ مسکراتے ہوئے کہا۔

''اچھا۔ تو پھر لگاؤ اندازہ''...... عمران نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ شیطانی طاقتوں کی تنویر سے براہ راست کوئی دشمنی نہیں ہے۔ شیطان اور اس کے چاہنے والے آپ کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں۔ لہٰذا انہوں نے تنویر کو اغوا آپ کی وجہ سے کیا اور یقیناً وہ تنویر پر کوئی ایسا عمل کر رہے ہوں گے جس سے آپ کو نقصان پہنچا سکیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''شکر ہے۔ دانش منزل میں بیٹھ کر تمہاری دانش اس قدر تو بڑھ گئی ہے کہ اب تم صحیح اندازے لگانے لگے ہو''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو کے چہرے پر شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

''عمران صاحب۔ میری سمجھ میں تو یہی بات آتی ہے۔ ہو سکتا ہے کوئی اور وجہ ہو''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''تم نے بالکل درست کہا ہے اس لئے شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میرا اپنا خیال بھی یہی ہے''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ تنویر شیطانی طاقتوں کی قید میں ہے۔ کیا آپ اسے چھڑانے جائیں گے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''تنویر اگر نہیں ہوگا تو پھر میری زندگی کی کہانی مکمل کیسے ہو گی''...... عمران نے کہا۔

''کیا مطلب عمران صاحب۔ میں کچھ سمجھا نہیں''...... بلیک زیرو نے عمران کی بات پر حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''کوئی فلم ہو۔ ڈرامہ ہو یا پیار بھری کہانی پر مشتمل ناول ہو۔ اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک اس میں ایک ولن یا رقیب نہ ہو۔ اب میری کہانی میں بھی تنویر، رقیب بلکہ رقیب رو سفید کی صورت میں موجود ہے۔ اگر اسے میری زندگی سے نکال دیا جائے تو پھر میری زندگی کی کہانی ادھوری ہی رہے گی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''توبہ ہے عمران صاحب۔ آپ بات کو کہاں سے کہاں پہنچا دیتے ہیں۔ میرے سوال کا تو بس اتنا سا جواب تھا کہ آپ جزیرہ آلائش جا رہے ہیں اور بس''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران کی مسکراہٹ میں اضافہ ہو گیا۔

''طاہر۔ تمہارا سوال بہت غلط تھا۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ میں تنویر کو مصیبت میں دیکھ کر بھی آنکھیں بند کر لوں''...... عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

''واقعی سر۔ مجھ سے غلطی ہو گئی ہے۔ مجھے یہ سوال کرنا ہی نہیں چاہئے تھا''...... بلیک زیرو نے شرمسار سے لہجے میں کہا۔

''الس اوکے''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے ٹیلی فون کے

ریسور کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ ریسور اٹھا کر وہ نمبرز پریس کرنے لگا تو بلیک زیرو سمجھ گیا کہ وہ جولیا کو فون کر رہا ہے۔ دوسری طرف بیل جانے لگی تو عمران نے ٹیلی فون کا لاؤڈر بھی آن کر دیا۔

"ہیلو" ...... دوسری طرف سے ریسور اٹھائے جانے کے بعد جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو" ...... عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

"لیں چیف" ...... ایکسٹو کی آواز سن کر جولیا کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا۔

"صفدر اور خاور کو اپنے فلیٹ پر بلا لو۔ کچھ ہی دیر میں عمران تم تک پہنچ رہا ہے۔ تم نے اس کی ہدایات پر عمل کرنا ہے" ...... عمران نے ایکسٹو کی آواز میں کہا۔

"اوکے چیف۔ چیف کیا کوئی نیا کیس شروع ہو گیا ہے"۔ جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم نے تنویر کے متعلق عمران کو اپنا خواب سنایا تھا اور عمران نے اس سلسلے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ اسے کچھ ایسی باتیں معلوم ہوئی ہیں جس سے وہ شک میں مبتلا ہو گیا ہے کہ تنویر کے فلیٹ میں قتل ہونے والا آدمی تنویر نہیں تھا۔ تنویر کو اغوا کر کے کسی شیطانی دنیا میں لے جایا گیا ہے۔ اب عمران، صفدر، خاور اور تمہارے ساتھ اس شیطانی دنیا میں جانا چاہتا ہے اور چونکہ یہ معاملہ سیکرٹ سروس کے ایک ممبر کا ہے۔ اس لئے میں نے اسے

تنویر کی تلاش کی اجازت دے دی ہے" ...... عمران نے ایکسٹو کے لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تھینک یو چیف۔ تھینک یو۔ میرے خواب کے بعد تنویر کی موت میرے لئے معمہ بن گئی ہے اور میں اس معمے کو سلجھانے کے لئے انتہائی بے چین ہوں" ...... دوسری طرف سے جولیا کی خوشی سے معمور آواز سنائی دی۔

"اوکے۔ وش یو گڈ لک" ...... عمران نے کہا اور اس کے بعد اس نے ریسور کریڈل پر رکھ دیا۔

"عمران صاحب۔ آپ صرف تین افراد کو اپنے ساتھ لے جا رہے ہیں" ...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میرے پاس جوزف اور جوانا کی صورت میں دو دیو بھی ہیں اور جوزف تو ایسا دیو ہے جسے دیکھ کر جن بھوت اور شیطان، سب ڈر جاتے ہیں۔ لہٰذا جوزف بھی ہمارے ساتھ جائے گا" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس نے ایک بار پھر ٹیلی فون کا ریسور اٹھایا اور رانا ہاؤس کے نمبرز پریس کرنے لگا۔

"ہیلو۔ جوزف دی گریٹ اسپیکنگ" ...... دوسری بیل پر ریسور اٹھایا گیا اور جوزف کی آواز سنائی دی۔

"جوزف۔ ماتاشی جھیل کے کنارے اُگے ہوئے درخت کی سب سے اونچی شاخ پر بسیرا کرنے والی چیل نے ان دنوں بچے دیئے ہوئے ہیں اور ماتاشی جھیل کے قریب اُگے سرکنڈوں میں

رہنے والی بدروحیں خوش ہیں کہ ان انڈوں سے بچے نکلیں گے تو وہ ایک شاندار دعوت کا اہتمام کریں گی۔ جس میں وہ زمبا زمبا رقص بھی کریں گی''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ باس پھر تو تباہی ہو گی۔ مکمل تباہی۔ خون کی ندیاں بہیں گی۔ ماتاشی جھیل مکمل طور پر خون سے بھر جائے گی۔ اوہ۔ باس یہ بہت برا ہے''...... دوسری طرف سے جوزف کی لرزتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''جوزف۔ اگر دو چار شیطانوں کی گردنیں توڑ دی جائیں تو کیا پھر یہ تباہی رک سکتی ہے''...... عمران نے کہا۔

''یس باس۔ پھر تو یقیناً یہ تباہی رک جائے گی''...... دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

''پھر تو تمہاری خواہش ہو گی کہ تم دو چار شیطانوں کی گردنیں توڑو''...... عمران نے کہا۔

''دو چار کی نہیں باس۔ میری تو خواہش ہے کہ میں سب شیطانوں کی گردنیں توڑ دوں''...... جوزف نے کہا۔

''اوکے۔ پھر تم تیاری کر لو۔ مجھے ایک شیطانی دنیا کا محل وقوع معلوم ہوا ہے۔ ہم آج رات وہاں کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ وہاں تمہیں اپنی خواہش پوری کرنے کا پورا پورا موقع ملے گا''۔ عمران نے کہا۔

''تھینک یو باس۔ یو آر ویری گریٹ۔ تم اپنے غلاموں کی

خواہشوں کو پورا کرتے ہو''...... جوزف نے جوشیلے لہجے میں کہا۔

''اگر تم مجھے مکھن لگاؤ گے تو پھر ماتاشی جھیل کی چیل تمہارے سر پر انڈے دے جائے گی اور میں بھی کچھ نہیں کر سکوں گا''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ نو باس نو۔ اگر ماتاشی جھیل کی چیل نے میرے سر پر انڈا دے دیا تو پھر میں جوزف دی گریٹ سے جوزف دی کاکروچ بن جاؤں گا۔ گندگی میں رہنے والا ایک حقیر کیڑا۔ پلیز باس۔ ماتاشی جھیل کی چیل کو ایسا مت کرنے دینا''...... جوزف کی دوبارہ لرزتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''آئندہ مجھے مکھن لگاؤ گے''...... عمران نے کہا۔

''نو باس۔ میں آئندہ تمہاری تعریف نہیں کروں گا۔ لیکن باس گریٹ کو گریٹ تو کہہ دینا چاہئے۔ اس میں مکھن لگانے والی تو کوئی بات نہیں ہے''...... اس مرتبہ جوزف کی معصومیت سے معمور آواز سنائی دی۔

''شب دیجور کی اولاد۔ تو انسان نہیں بن سکتا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے رسیور رکھ دیا۔

''عمران صاحب۔ اس مست ہاتھی کو آپ نے قابو کیا ہوا ہے۔ یہ کسی اور کے بس کی بات نہیں ہے''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ عمران نے بلیک زیرو کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ البتہ اس کی مسکراہٹ بڑھ گئی اور پھر وہ کرسی سے کھڑا ہو گیا۔

"میں جولیا کی فلیٹ پر جا رہا ہوں"...... عمران نے بلیک زیرو سے کہا اور پھر اس نے دروازے کی طرف قدم بڑھا دیئے۔ بلیک زیرو اسے اٹھتے دیکھ کر خود بھی کھڑا ہو گیا تھا اور پھر وہ عمران کو کنٹرول روم کے دروازے تک چھوڑنے آیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد اس کی کار جولیا کے فلیٹ کی طرف بڑھ رہی تھی۔ تقریباً بارہ منٹ بعد وہ جولیا کے فلیٹ کے دروازے پر پہنچ گیا۔ جیسے ہی اس نے ہینڈل گھما کر دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ کھل گیا۔ عمران فلیٹ میں داخل ہو گیا اور پھر جیسے ہی عمران ڈرائنگ روم میں داخل ہوا بری طرح چونک پڑا۔ جولیا، صفدر اور خاور چھت سے الٹے لٹکے ہوئے تھے اور ان کے نیچے آگ بھڑک رہی تھی۔

جولیا، صفدر اور خاور آج کل ایک ہی بلڈنگ میں رہ رہے تھے۔ اس لئے جیسے ہی جولیا نے صفدر اور خاور کو فون کیا وہ فوراً ہی اس کے فلیٹ میں پہنچ گئے۔

"کیا بات ہے مس جولیا۔ آپ نے بہت جوشیلے انداز میں ہمیں بلایا ہے"...... صفدر نے جولیا سے کہا۔

"میں نے تمہیں بتایا تھا کہ میں نے تنویر کو خواب میں دیکھا ہے اور نجانے کیوں مجھے یقین سا ہے کہ میرا یہ خواب سچا ہے اور تنویر زندہ ہے"...... جولیا نے کہا۔

"جی ہاں۔ آپ نے اس بات کا ذکر سب سے کیا ہے لیکن مس جولیا خواب تو خواب ہوتا ہے"...... خاور نے اداس بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران نے بھی پہلے میرے خواب کو خواب ہی کہا لیکن پھر اس نے معلومات حاصل کی ہیں اور اپنی رپورٹ میں ایکسٹو سے کہا

ہے کہ تنویر کے زندہ ہونے کے امکانات ہیں۔ لہٰذا اسے اجازت
دی جائے کہ وہ ہم تینوں کے ساتھ تنویر کی تلاش میں جائے''۔ جولیا
نے کہا تو صفدر اور خاور چونک پڑے۔

''اوہ۔ کیا یہ بات آپ کو عمران صاحب نے کہی ہے''...... صفدر
نے جولیا سے کہا۔

''نہیں۔ مجھے چیف نے فون کیا ہے۔ عمران ابھی آنے والا ہے
مزید تفصیلات وہ بتائے گا''...... جولیا نے کہا۔ اسی لمحے ڈور بیل بجی
اور بجتی ہی چلی گئی۔ یہ انداز عمران کا ہی تھا۔ صفدر اٹھا اور بیرونی
دروازے کی طرف بڑھا۔ اس نے دروازہ کھول کر باہر دیکھا تو
دروازے پر عمران ہی موجود تھا۔

''عمران صاحب۔ دروازہ تو اندر سے بند نہیں تھا۔ آپ نے
ڈور بیل بجانے کی خواہ مخواہ زحمت کی''...... صفدر نے کہا اور پھر اس
نے عمران کے لئے راستہ چھوڑ دیا۔

''فلیٹ کا دروازہ کھلا رکھنے سے کیا ہوتا ہے صفدر میاں۔ میں تو
اس انتظار میں ہوں کہ جولیا کب میرے لئے دل کا دروازہ کھولتی
ہے''...... عمران نے ڈرائنگ روم میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

''تمہارے لئے تو میری جوتی ہی کھل سکتی۔ کہو تو کھولوں''۔
جولیا نے کہا اور پھر اس نے اپنے پاؤں کی طرف۔ ہاتھ بڑھایا جبکہ
عمران اور صفدر صوفوں پر بیٹھ گئے۔

''دیکھا۔ آج کل مہمانوں کی یہ قدر کی جاتی ہے''...... عمران

نے خاور کی طرف دیکھتے ہوئے شکایتی لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ بھی مس جولیا کو زچ نہ کیا کریں''۔
خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے''...... عمران نے طویل
سانس لیتے ہوئے کہا۔

''مس جولیا۔ عمران صاحب تو یونہی باتیں کرتے رہتے ہیں۔
آپ ایک ایک کپ کافی پلا دیں۔ پھر ہم عمران صاحب سے اصل
موضوع پر بات کرتے ہیں''...... صفدر نے جولیا کی طرف دیکھتے
ہوئے کہا تو جولیا نے اثبات کے انداز میں سر ہلایا اور پھر وہ اٹھنے
لگی۔ لیکن پھر اچانک ہی اس کی آنکھوں میں حیرت کے تاثرات
ابھر آئے۔ اسے یوں محسوس ہوا جیسے وہ ساکت ہو گئی ہو۔ اس نے
اپنا ہاتھ ہلانا چاہا لیکن وہ اپنے ہاتھ کو بھی حرکت دینے میں ناکام
رہی۔ اس نے گردن گھما کر ادھر ادھر دیکھنے کی کوشش کی لیکن وہ
اپنی گردن کو بھی حرکت نہ دے سکی۔

''کیا ہوا مس جولیا۔ آپ کچھ پریشان ہو گئی ہیں''...... صفدر نے
جولیا کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو خاور نے بھی اس کی
طرف دیکھا۔ واقعی جولیا کی آنکھوں میں حیرت اور پریشانی کے
تاثرات موجود تھے۔

''آں۔ ہاں۔ ہاں۔ میرا جسم حرکت نہیں کر پا رہا''...... جولیا
نے پریشان لہجے میں کہا تو صفدر اور خاور حیران ہو گئے جبکہ عمران

کے چہرے پر ایک پراسرار سی مسکراہٹ آ گئی۔

''کیا۔ یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں مس جولیا''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں ٹھیک کہہ رہی ہوں صفدر۔ میں تو اپنی پلکیں تک نہیں جھپکا پا رہی''...... جولیا نے کہا۔

''آپ کوشش کریں مس جولیا۔ بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ حرکت ہی نہ کر پائیں''...... خاور نے کہا۔

''میں جھوٹ تو نہیں بول رہی۔ میرا جسم واقعی حرکت نہیں کر رہا''...... جولیا نے سخت لہجے میں کہا۔

''سوری مس جولیا۔ عمران صاحب۔ ایمبولینس کو فون نہ کیا جائے''...... خاور نے پہلے جولیا سے معذرت کی اور پھر عمران سے کہا۔

''جولیا مذاق کر رہی ہے۔ یہ حرکت کر سکتی ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''شٹ اپ۔ میری جان پر بنی ہوئی ہے اور تم اسے مذاق کہہ رہے ہو''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''لو جی دیکھ لو۔ یہ مذاق بھی ہم سے کر رہی ہے اور غصہ بھی ہمیں دکھا رہی ہے۔ یہ حرکت کیسے نہیں کر سکتی۔ دیکھو یہ حرکت کر رہی ہے''...... عمران نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے جولیا کی طرف اشارہ کیا تو جولیا آہستہ آہستہ صوفے سے بلند ہونے

لگی۔ اسے اس انداز میں فضاء میں بلند ہوتے دیکھ کر صفدر اور خاور کی آنکھیں حیرت سے پھٹنے لگیں۔ چند فٹ بلند ہونے کے بعد جولیا کے جسم نے ایک جھٹکا کھایا۔ اس کی ٹانگیں آسمان کی طرف ہو گئیں اور سر فرش کی طرف۔ بے شک جولیا سیکرٹ ایجنٹ تھی۔ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف تھی۔ مشکل سے مشکل حالات میں وہ کبھی نہیں گھبرائی تھی۔ چلتی ہوئی گولیوں اور برستے ہوئے بموں کے درمیان سے وہ بے خوفی سے گزر جاتی تھی۔ ذہن کو اپنے قابو میں رکھنے کی انہیں خصوصی تربیت دی جاتی تھی۔ بہادری بے خوفی سب ممبران کا وطیرہ تھی۔ لیکن ان سب باتوں کے باوجود جولیا عورت بھی تھی اور اس وقت وہ جس سچوئیشن سے دوچار تھی اس کا پریشان ہونا اور گھبرانا فطری تھا۔

''عمران صاحب۔ یہ کیا جادوگری ہے۔ پلیز۔ آپ جلدی سے یہ شعبدہ بازی ختم کریں''...... صفدر نے ترش لہجے میں عمران سے کہا اور ایسا لہجہ اس نے زندگی میں پہلی بار عمران کے لئے اپنایا تھا۔ کیونکہ الٹا لٹکنے کی وجہ سے جولیا کی شرٹ کچھ کھسک گئی تھی اور اسی وجہ سے اسے عمران پر شدید غصہ آ رہا تھا۔

''یار۔ میں کیا کر سکتا ہوں۔ تم خود اٹھ کر جولیا کو نیچے فرش پر کھینچ لو''...... عمران نے اب بھی مسکراتے ہوئے کہا۔ عمران کی بات سن کر صفدر نے لاشعوری طور پر اٹھنا چاہا لیکن فوراً ہی اسے احساس ہو گیا کہ وہ بھی پتھر کا بت بن چکا ہے۔

"کیا ہوا۔ کیا تم بھی حرکت نہیں کر پا رہے"...... عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ یہ آپ اچھا نہیں کر رہے۔ اتنا گھٹیا مذاق ہم بالکل برداشت نہیں کر سکتے"...... اس مرتبہ خاور نے غصیلے لہجے میں کہا کیونکہ اس نے بھی اٹھنے کی کوشش کی تھی اور وہ بھی اپنی جگہ سے نہیں ہل سکا تھا۔

"صفدر اینڈ خاور۔ یہ عمران نہیں ہے بلکہ عمران کے روپ میں یہ کوئی شیطانی طاقت ہے۔ اس وقت میں جس حالت میں ہوں۔ عمران اس حالت میں کسی دشمن عورت کو بھی نہیں دیکھ سکتا اور اس شیطانی طاقت کے یہاں آنے سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ تنویر زندہ ہے"...... جولیا نے کہا تو صفدر اور خاور کو اس کی بات سچ معلوم ہوئی۔

"ارے واہ۔ تمہاری یہ ساتھی لڑکی تو بہت ہی سمجھدار ہے۔ یہ تو فوراً ہی بات کی تہہ تک پہنچ گئی۔ لیکن تھوڑی سی تصحیح میں کر دوں کہ میں شیطانی طاقت نہیں ہوں۔ انسان ہوں لیکن شیطان کا خاص نمائندہ ہوں اور شیطان نے مجھے بہت سی طاقتیں دی ہوئی ہیں۔ میرے پاس بہت سے شیطانی علوم ہیں۔ جن کی مدد سے میں شہروں کے شہر صفحۂ ہستی سے مٹا سکتا ہوں۔ میرے سامنے تمہاری تو کوئی حیثیت ہی نہیں ہے۔ اب تم تینوں مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ"۔ اس آدمی، جس نے خود کو شیطان کا نمائندہ کہا تھا اس مرتبہ

شیطانی انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔ پھر اس نے صفدر اور خاور کی طرف بھی ہاتھ کا اشارہ کیا تو وہ بھی جولیا کی طرح فضاء میں بلند ہو کر الٹ گئے۔ اس کے ساتھ ہی ان کے نیچے لکڑیوں کا ایک ڈھیر لگ گیا۔ شیطان کے نمائندے نے جیب سے ماچس نکالی۔ پھر اس نے تیلی جلا کر ڈھیر کی طرف پھینکی تو لکڑیوں کے ڈھیر کو اس طرح آگ لگ گئی جیسے پیٹرول کو آگ لگی ہو۔ لمحہ بہ لمحہ یہ آگ بلند ہونے لگی اور اس کے ساتھ ہی شیطان کے نمائندے کا قہقہہ بلند ہوا۔

ذیلون، شیطان کے بت کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں اور گردن جھکی ہوئی تھی۔ شراب کی ایک بوتل اس کے بائیں ہاتھ میں تھی۔ تھوڑے تھوڑے وقفے سے وہ اس بوتل کو منہ لگا لیتا تھا۔ اسے اس حالت میں بیٹھے ہوئے بہت دیر ہو گئی تھی۔ پھر اچانک ہی کمرے میں ہوا کی آواز سنائی دی اور اس کے دو تین سیکنڈ بعد کمرے میں ایک الو ظاہر ہوا۔ کمرے میں ظاہر ہونے کے بعد الو شیطان کے بت کے قدموں میں گرا اور پھر ایک بدشکل سی عورت میں تبدیل ہو گیا۔

"ذیلون آقا۔ ذیلون آقا۔ آنکھیں کھول"...... اس عورت نے اپنی بھونڈی سی آواز میں کہا۔ بھونڈی آواز پر ذیلون نے ایک جھٹکے سے اپنی آنکھیں کھولیں اور غور سے اس بدہیبت عورت کو دیکھا۔

"تالشائی۔ تو دیکھ نہیں رہی کہ میں مہان آقا کی پوجا میں مصروف ہوں"... ذیلون نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"آقا۔ تو یہاں آقا کی پوجا برسوں سے کر رہا ہے اور آئندہ بھی کرتا رہے گا لیکن تیرے لئے خطرے کی گھنٹی بج چکی ہے اگر تو نے اس خطرے کا کوئی بندوبست نہ کیا تو پھر پوجا کے قابل نہیں رہے گا"...... تالشائی نے کہا۔

"کیا بکواس کر رہی ہے تو۔ میں تجھے جلا کر بھسم کر دوں گا"...... ذیلون نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"آقا۔ میں تو تیری غلام ہوں۔ ہمیشہ تیری غلام رہوں گی"۔ تالشائی نے کہا۔

"میں نے تجھے پاکیشیا بھیجا تھا تاکہ تو وہاں میرے دشمنوں پر نظر رکھے اور تو نے آ کر مجھے ڈرانا شروع کر دیا ہے"...... ذیلون نے کہا۔

"آقا۔ تو نے میرے ذمے جو کام لگایا تھا میں اسی سلسلے میں آئی ہوں۔ تیرے دشمن کو خبر ہو گئی ہے کہ اس کا ساتھی تنویر زندہ ہے۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا ہے کہ وہ تیاری کر لیں۔ انہیں شیطانی دنیا کے لئے روانہ ہونا ہے"...... تالشائی نے کہا تو ذیلون بری طرح چونکا۔

"انہیں شیطانی دنیا کے بارے میں معلوم ہو گیا ہے۔ لیکن کیسے"...... ذیلون نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ تو مجھے معلوم نہیں ہے آقا۔ کیونکہ میں تیرے دشمن خاص کے قریب نہیں جا سکتی۔ میں تیرے دشمن کی ساتھی لڑکی جولیا کی

نگرانی کر رہی تھی۔ اس سے مجھے معلوم ہوا کہ تیرا دشمن خاص اس کے فلیٹ پر پہنچنے والا ہے جو انہیں بتائے گا کہ تنویر زندہ ہے اور پھر وہ تنویر کی تلاش میں نکلیں گے۔ اس کا ذہن پڑھنے سے مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ تیرے دشمن خاص کو یہ معلوم ہو گیا کہ تنویر کہاں ہے۔ وہ اب آ کر باقی ساتھیوں کو بتائے گا کہ تنویر کہاں ہے''۔ تالشائی نے کہا۔

''میں دیکھتا ہوں کہ کیا صورت حال ہے''..... ڈیلون نے کہا اور پھر اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ دو سیکنڈ بعد اس نے اپنی آنکھیں کھولیں۔

''ہاں۔ عمران کے دو ساتھی صفدر اور خاور، جولیا کی فلیٹ کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ میں نے ان تینوں کا فوری خاتمہ کرنا ہے۔ تم آؤ میرے ساتھ''..... ڈیلون نے تیز لہجے میں کہا اور پھر وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے اپنی گردن کو زور سے جھٹکا تو وہ اپنے کمرے سے ایک دم ہی غائب ہو گیا۔ اس کے بعد وہ ایک بلڈنگ میں ظاہر ہوا۔ اس بلڈنگ میں جولیا، صفدر اور خاور کے فلیٹس تھے۔ ڈیلون عمران کے روپ میں ظاہر ہوا تھا اور اس کے سامنے جولیا کے فلیٹ کا دروازہ تھا۔ اس نے دروازے کے ساتھ لگی ہوئی ڈور بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ وہ عمران کی عادتوں سے اچھی طرح واقف تھا اور شیطان کا خاص پجاری ہونے کی وجہ سے شیطان نے اسے یہ صلاحیت دی ہوئی تھی کہ وہ جس روپ میں آنا چاہتا آ سکتا

تھا انسانوں کے علاوہ وہ جانوروں کا روپ بھی اپنا سکتا تھا۔ بیل کے جواب میں صفدر دروازے پر آیا تھا۔ وہ عمران کی طرح باتیں کرتا ہوا جولیا کے ڈرائنگ روم میں آ گیا۔ شیطانی طاقت تالشائی غائب حالت میں اس کے ساتھ تھی۔ ڈرائنگ روم میں آ کر ڈیلون عمران کی طرح باتیں کرنے لگا۔ عمران کے ساتھیوں کو معمولی سا شبہ بھی نہیں ہوا تھا کہ وہ عمران کی بجائے کسی اور سے باتیں کر رہے ہیں۔ پھر اس نے باتوں کے دوران ہی ان تینوں کو بے حس وحرکت کر دیا اور اس کے بعد اس نے ان تینوں کو فضا میں الٹا معلق کر کے ان کے نیچے آگ لگا دی۔ اس آگ نے آہستہ آہستہ بلند ہونا تھا اور پھر ان تینوں نے جل کر بھسم ہو جانا تھا۔ یہ آگ ایسی تھی کہ اسے کوئی بجھا بھی نہیں سکتا تھا۔ آگ لگانے کے بعد وہ قہقہے لگانے لگا۔

''آقا۔ تیرا دشمن خاص آ رہا ہے''..... تالشائی کی آواز سن کر اس کا قہقہہ دم توڑ گیا۔ تلافی عمل کے مکمل ہونے تک وہ عمران کا سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ عمران کے سر پر روشنی کی طاقتوں کا ہاتھ ہے اور وہ خود اندھیروں کا پجاری ہے۔ روشنی کی ایک معمولی سی کرن بھی اندھیرے کو مٹا دیتی ہے۔ اس لئے اس نے فی الحال یہاں سے فرار ہونے کا فیصلہ کیا۔ وہ عمران کے تین ساتھیوں کو ہلاک کرنے کا فیصلہ کر کے آیا تھا اور اس کا یہ کام مکمل ہو گیا تھا۔ اس نے جو آگ لگائی تھی وہ عمران بھی نہیں بجھا سکتا

تھوڑے فاصلے پر سڑک تھی۔ وہ سڑک پر پہنچے تو انہیں فوراً ہی ایک ٹیکسی مل گئی۔

"ریڈ کلب چلو"...... ٹیکسی میں بیٹھنے کے بعد تالشائی نے ڈرائیور سے کہا تو ڈرائیور نے ان دونوں کو حیرت سے دیکھا۔ پھر اس نے اپنے سر کو جھٹکا دیا اور ٹیکسی آگے بڑھا دی۔ تقریباً دس منٹ بعد اس نے ٹیکسی ایک بڑی بلڈنگ کے سامنے روک دی۔ بلڈنگ پر ریڈ کلب کا جہازی سائز بورڈ لگا ہوا تھا۔ وہ دونوں ٹیکسی سے نیچے اترے۔ ڈیلون نے بڑی مالیت کا ایک نوٹ ٹیکسی ڈرائیور کی طرف اچھالا اور پھر وہ دونوں لاپرواہی سے چلتے ہوئے ریڈ کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھنے لگے۔ ریڈ کلب کا ہال اس وقت عورتوں اور مردوں سے بھرا پڑا تھا۔ ہال میں موجود تمام کی تمام عورتیں شکل و صورت سے بازاری لگ رہی تھیں اور مردوں میں زیادہ تر بدمعاش ٹائپ افراد ہی دکھائی دے رہے تھے۔ ہال سگریٹوں کے دھوئیں سے بھرا ہوا تھا اور ماحول میں شراب کی بو رچی ہوئی تھی۔

"یہ تو اپنے ہی قبیلے کے افراد لگ رہے ہیں"...... ڈیلون نے ہال کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔

"جی آقا۔ یہ ایسے لوگ ہیں جن پر ہمیں محنت نہیں کرنی پڑتی۔ یہ خودبخود اور آسانی سے ہمارے ساتھی بن جاتے ہیں"...... تالشائی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کی مسکراہٹ اس قدر دلفریب تھی کہ ہال میں بیٹھے ہوئے کئی آدمیوں نے اپنے دل پر ہاتھ رکھ لئے۔

ہال میں موجود تمام مرد ہی ہوس بھری نظروں سے تالشائی کو دیکھنے لگے اور لوفرانہ قسم کے جملے بھی بولنے لگے لیکن ڈیلون اور تالشائی کو ایسے جملوں کی پرواہ ہی نہیں تھی۔ ان کا تو کام ہی انسانوں کو بھٹکانا تھا۔

ہال کا جائزہ لینے کے بعد ان دونوں نے کاؤنٹر کی طرف دیکھا۔ کاؤنٹر پر دو خوبصورت لڑکیاں کھڑی ہوئی تھیں لیکن تالشائی کے سامنے وہ ماند پڑ گئی تھیں۔ تالشائی کو دیکھ کر وہ دونوں لڑکیاں حسد کا شکار تو ہو گئی تھیں لیکن ان کے چہروں پر کاروباری مسکراہٹ برقرار تھی۔ ڈیلون ان لڑکیوں کے قریب پہنچا۔

"سر۔ ہم آپ کی کیا خدمت کر سکتی ہیں"...... ایک کاؤنٹر گرل نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ہم تو نگو دادا سے ملنے آئے ہیں"...... ڈیلون نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

"سر۔ نگو دادا صاحب کمرہ نمبر دو سو اکیس میں رہتے ہیں۔ اس وقت اپنے کمرے میں ہی ہیں۔ آپ ان کے کمرے میں ان سے مل سکتے ہیں"...... کاؤنٹر گرل نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ تھینک یو"...... ڈیلون نے کاؤنٹر گرل سے کہا اور پھر اس کے قدم سیڑھیوں کی طرف بڑھے۔ تالشائی بھی اس کے ساتھ ساتھ چلنے لگی۔ اب بھی ہال میں موجود مردوں کی توجہ تالشائی کی طرف ہی تھی۔ وہ اس انداز میں تالشائی کو دیکھ رہے تھے جیسے اسے

تھا۔ لہذا جیسے ہی تالشائی نے اسے بتایا کہ اس کا دشمن خاص آ رہا ہے۔ اس نے اپنی گردن کو جھٹکا اور وہ وہاں سے غائب ہو گیا۔ جولیا کے فلیٹ سے غائب ہو کر وہ ایک مکان نما کھنڈر میں ظاہر ہوا۔ اب وہ اپنی اصلی شکل میں تھا۔

"تالشائی۔ تو بھی سامنے آ جا"...... ذیلون نے کہا تو تالشائی اس کے سامنے آ گئی۔

"عمران کے تین ساتھیوں کو تو میں نے ختم کر دیا ہے۔ اب میں سوچ رہا ہوں کہ یہاں آ گیا ہوں تو اس عمران کا بھی خاتمہ کرتا چلوں"...... ذیلون نے تالشائی سے کہا۔

"آقا۔ کون سا کام کس وقت کرنا ہے یہ تو، تو ہی جانتا ہے۔ ویسے تیری سوچ تو یہ تھی کہ تلائی عمل کے ذریعے ہی اس دشمن کا خاتمہ کیا جائے"...... تالشائی نے کہا۔

"تلائی عمل تو میں کر ہی رہا ہوں۔ اگر آج اس عمران کا خاتمہ ہو جاتا تو پھر میں یہ عمل روک دوں گا۔ میری آج کی کوشش ناکام ہوتی ہے اور عمران کا خاتمہ نہیں ہو سکتا تو پھر تلائی عمل تو ہو ہی رہا ہے۔ یہ اس عمل سے ہی ہلاک ہو جائے گا"...... ذیلون نے کہا۔

"آقا۔ فیصلے کرنا تو تیرا کام ہے۔ میں نے تو تیرے حکم پر حرکت میں آنا ہوتا ہے"...... تالشائی نے کہا۔

"تو اس شہر کا ایک چکر لگا اور یہ دیکھ کہ اس شہر کا سب سے خطرناک اور تیز پیشہ ور قاتل کون ہے۔ ہم اس کے ذریعے عمران کو

ختم کرنے کی ایک کوشش کرتے ہیں"...... ذیلون نے کہا۔

"ٹھیک ہے آقا۔ میں ابھی تیرے مطلب کا بندہ ڈھونڈ کر آتی ہوں"...... تالشائی نے کہا اور پھر وہ یکدم ہی غائب ہو گئی۔ پھر تقریباً تین منٹ بعد اس کی واپسی ہوئی۔

"آقا۔ نگو دادا یہاں کا سب سے زیادہ جی دار، تیز اور خطرناک پیشہ ور قاتل ہے۔ یہ انتہائی بے رحم اور سفاک انسان ہے۔ اس کے بارے میں مشہور ہے کہ یہ پیسے کی خاطر اپنی ماں کو بھی قتل کر سکتا ہے"...... تالشائی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم بھی اس سے مل لیتے ہیں۔ تم ایسا کرو کہ انتہائی حسین اور کم سن لڑکی کے روپ میں آ جاؤ"...... ذیلون نے کہا تو اگلے ہی لمحے تالشائی کا روپ بدل گیا۔ اب وہ ایک خوبصورت نوعمر لڑکی نظر آ رہی تھی جس نے ابھی شباب کی پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تھا۔ ایسا لگتا تھا جیسے دنیا بھر کی خوبصورتی اس میں سمٹ آئی ہو۔

"ویری گڈ۔ تو نے ایسا روپ اپنایا ہے کہ جو دیکھے فوراً فدا ہو جائے"...... ذیلون نے تعریف کرتے ہوئے کہا۔

"آقا۔ تیرا حکم تھا اس لئے مجھ پر ایسا حسن آ گیا ہے"۔ تالشائی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ذیلون نے خود بھی روپ بدل لیا۔ وہ ایکشن فلموں کا ہیرو نظر آ رہا تھا۔ روپ بدلنے کے بعد وہ دونوں اس کھنڈر سے باہر آ گئے۔

کچا کھا جائیں گے۔ ہال میں موجود عورتیں تالشائی کو حسد بھری نظروں سے دیکھ رہی تھیں۔ وہ دونوں سیڑھیاں چڑھ رہے تھے کہ انہیں ایک ٹھوس جسم کا نوجوان سیڑھیوں سے اترتا ہوا دکھائی دیا۔ اس کے چہرے پر زخموں کے کئی نشانات تھے اور آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ ذیلون نے اس کے دل میں جھانک کر دیکھا تو اسے معلوم ہو گیا کہ یہی نگو دادا ہے۔ وہ نوجوان جب ان کے قریب پہنچا تو رک کر تالشائی کو دیکھنے لگا۔

''واہ استاد۔ کیا زبردست چیز ساتھ لئے پھر رہا ہے''...... نگو دادا نے ذیلون سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز خالصتاً لوفرانہ تھا۔ تالشائی کو دیکھ کر اس کی آنکھوں کی چمک میں اضافہ ہو گیا تھا۔

''نگو دادا تم ہو''...... ذیلون نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے نرم لہجے میں کہا۔

''ہاں ہاں۔ میں نگو دادا ہوں۔ کیا تمہیں مجھ سے کوئی کام ہے''...... اس نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ہم تم سے ہی ملنے کے لئے آئے ہیں''...... ذیلون نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''آؤ آؤ میرے کمرے میں آ جاؤ''۔ نگو دادا نے کہا اور پھر وہ واپس مڑا۔ ایک دو سیڑھیاں چڑھنے کے بعد اس نے مڑ کر انہیں دیکھا اور انہیں اپنے پیچھے آتے دیکھ کر مطمئن ہو گیا۔ اپنے کمرے

کے دروازے پر پہنچ کر اس نے تالا کھولا اور ایک بار پھر ان کی طرف دیکھا۔

''آؤ آؤ۔ نگو دادا کے کمرے کا دروازہ ہی نہیں، دل کا دروازہ بھی تمہارے لئے کھل گیا ہے''...... نگو دادا نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ تینوں کمرے میں داخل ہو گئے۔

''تم نگو دادا کے مہمان ہو۔ کام بعد میں بتانا۔ پہلے یہ بتاؤ کہ کیا پیو گے''...... نگو دادا نے کہا۔

''وہسکی کی دو بوتلیں منگوا لو۔ ایک میرے لئے اور ایک میری بیٹی کے لئے''...... ذیلون نے کہا۔

''یہ تمہاری بیٹی ہے۔ اچھا اچھا۔ یہ بہت ہی خوبصورت اور حسین ہے۔ اگر یہ بھی شراب پیتی ہے تو ٹھیک ہے''...... نگو دادا نے کہا اور پھر وہ کمرے میں موجود بیڈروم فریج کی طرف بڑھا۔ اس نے فریج کھولا اور اس میں سے وہسکی کی دو بوتلیں نکال لیں اور پھر اس نے وہ دونوں بوتلیں ان کی طرف بڑھائیں۔ ذیلون اور تالشائی نے بوتلیں لیں تو نگو دادا گلاس اٹھانے کے لئے میز کی طرف بڑھا۔ وہ گلاس اٹھا کر مڑا تو حیرت اور دلچسپی سے ان دونوں کو دیکھنے لگا کیونکہ ان دونوں نے بوتلوں کو منہ لگایا ہوا تھا اور غٹاغٹ کی آواز سے شراب پی رہے تھے۔ جب بوتلوں میں وہسکی ختم ہو گئی تو دونوں نے ہی بوتلیں دور اچھال دیں۔

''تم تو مہان ہستیاں ہو استاد۔ اس لڑکی کی عمر دیکھو اور اس کا

شراب پینا دیکھو۔ کمال ہے۔ لڑکی کو دیکھ کر ایسے لگ رہا ہے جیسے یہ ابھی کلی ہو"...... تگو دادا نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"شلینہ ابھی کلی ہی ہے، پھول نہیں بنی۔ میں نے کسی بھی بھونرے کو اس کے قریب نہیں آنے دیا۔ لیکن تم اس بات کو چھوڑو اور یہ بتاؤ کہ ہمارا ایک کام کرو گے"...... ذیلون نے کہا۔

"ایک کام۔ استاد تم سو کام کہو۔ تگو دادا تمہارے لئے جان لڑا دے گا"...... تگو دادا نے کہا۔

"مجھے ایک شخص کو قتل کرانا ہے"...... ذیلون نے کہا۔

"صرف ایک شخص کا قتل۔ بہت معمولی کام ہے استاد۔ تم پورے شہر کا کہو میں ایک ایک آدمی کو گاجر مولی کی طرح کاٹ دوں گا۔ شہر کی سڑکوں پر انسانی خون کے دریا بہا دوں گا۔ شلینہ کے لئے انسانی کھوپڑیوں کا محل بنا دوں گا۔ تم حکم کرو استاد"...... تگو دادا نے تالشائی کو گھورتے ہوئے کہا۔

"یہ لو۔ یہ اس قتل کا معاوضہ ہے"...... ذیلون نے بڑی مالیت کے امریکی ڈالرز کی دو گڈیاں اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"استاد۔ تم میرے جذبے کی توہین کر رہے ہو۔ میرے پاس بہت پیسہ ہے۔ مجھے پیسہ نہیں چاہئے۔ مجھے شلینہ کا پیار چاہئے۔ میری اس سے شادی کر دو۔ بس مجھے اور کچھ نہیں چاہئے"...... تگو دادا نے کہا۔

"یہ ڈالرز بھی رکھ لو۔ اور اگر آج تم ہمارے دشمن کو قتل کرنے

میں کامیاب ہو جاتے ہو تو شلینہ تمہارے پاس رہے گی۔ جب تک تم چاہو۔ شادی وادی کی ضرورت نہیں ہے"...... ذیلون نے کہا تو تگو دادا نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ شاید تم یورپ کے کسی خاص معاشرے میں رہنے والے ہو۔ بہرحال مجھے اس بات سے کوئی غرض نہیں ہے۔ شلینہ کا ساتھ ہی میرے لئے کافی ہے۔ تم مجھے اپنے دشمن کا نام بتاؤ"...... تگو دادا نے کہا۔

"اس کا نام علی عمران ہے اور اس کے باپ کا نام سر عبدالرحمٰن ہے جو کہ یہاں ڈائریکٹر جنرل انٹیلی جنس ہے"...... ذیلون نے عمران کا نام لیا تو تگو دادا حیرت کی سے اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ عمران کا قتل"...... تگو دادا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں ہاں۔ عمران کا قتل۔ اس میں اس قدر حیران ہونے کی کیا بات ہے"...... ذیلون نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا تم عمران کو نہیں جانتے۔ وہ انتہائی تیز، چالاک اور خطرناک آدمی ہے"...... تگو دادا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر تم قتل نہیں کر سکتے تو میں کسی اور سے رابطہ کر لیتا ہوں"...... ذیلون نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے میز پر رکھی ہوئی ڈالرز کی گڈیاں اٹھا لیں۔

"استاد۔ تمہارا نام کیا ہے"...... اتنی دیر بعد تگو دادا کو ذیلون سے

پوچھنے کا خیال آیا۔

"میرا نام ذلال ازلی ہے"...... ذیلون نے کہا۔

"ذلال ازلی۔ یہ کیسا نام ہے۔ بہرحال مجھے نام سے کیا لینا دینا۔ میں تمہیں یہ بتا رہا ہوں کہ عمران کا قتل انتہائی مشکل کام ہے۔ یوں سمجھ لو کہ صرف رسک ہی رسک ہے"...... نگو دادا نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ اسی لئے تو میں ڈالرز کے ساتھ ساتھ شلینہ کی آفر بھی کر رہا ہوں اور شلینہ اس حسن کی مالک ہے جس کی خاطر جنگیں چھڑ سکتی ہیں۔ ہزاروں، لاکھوں انسان موت کے گھاٹ اتارے جا سکتے ہیں۔ جس کے حصول کے لئے تخت و تاج کو ٹھوکر ماری جا سکتی ہے"...... ذیلون نے کہا۔

"ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو ذلال ازلی۔ شلینہ کو دیکھ کر میرے جسم میں ایک آگ بھڑک اٹھی ہے اور اس آگ کو سرد کرنے کے لئے اگر مجھے عمران جیسے خطرناک آدمی کو قتل کرنا ہے تو میں ضرور کروں گا۔ پھر چاہے میری اس میں جان ہی کیوں نہ چلی جائے"...... نگو دادا نے تیز لہجے میں کہا۔

"آج شام سے پہلے تم نے عمران کا خاتمہ کر دینا ہے"۔ ذیلون نے کہا۔

"ہو جائے گا۔ لیکن کام ہونے کے بعد میں تمہیں کہاں ڈھونڈوں گا"...... نگو دادا نے کہا۔

"ہمیں ڈھونڈنے کی ضرورت نہیں ہے۔ شلینہ اب تمہارے

کمرے میں رہے گی۔ باہر جاتے وقت تم باہر سے تالا لگاتے جانا اور چاہو تو اپنے کسی آدمی کو پہرے پر بٹھا دینا۔ جب کام ہو جائے تو شلینہ کے پاس آ جانا۔ یہ تم سے تعاون کرے گی۔ لیکن اگر کام نہ ہوا اور تم نے شلینہ کو دھوکا دینے کی کوشش کی تو تمہیں حاصل تو کچھ نہیں ہو گا البتہ آئندہ تم سڑکوں پر اپاہج پڑے بھیک مانگتے نظر آؤ گے"...... ذیلون نے کہا اور اس مرتبہ اس کا لہجہ اتنا سرد تھا کہ نگو دادا کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں سرد لہریں دوڑنے لگی ہوں۔ پہلی بار اسے یہ بھی احساس ہوا کہ اس کے سامنے بیٹھا ہوا آدمی کوئی عام انسان نہیں بلکہ اس کی سوچ سے بھی بڑھ کر خطرناک انسان ہے۔

"اوکے۔ میں ابھی اس کی تلاش میں نکلتا ہوں۔ وہ جہاں کہیں بھی ہو گا میرے ہاتھوں مارا جائے گا۔ ڈیڑھ دو گھنٹوں بعد تم مجھ سے اس کے قتل کی رپورٹ لے لینا"...... نگو دادا نے کہا۔

"اوکے۔ یہ ڈالرز بھی رکھ لو۔ تمہارے کام آئیں گے"۔ ذیلون نے دونوں گڈیاں ایک بار پھر اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو اس نے اس مرتبہ چپ چاپ گڈیاں لے لیں۔

"آؤ۔ میں واپس جا رہا ہوں اور تم عمران کی تلاش میں نکلو۔ جبکہ شلینہ یہاں تمہارے کمرے میں ہی رہے گی"۔ ذیلون نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کھڑا ہو گیا۔ نگو دادا بھی اس کے ساتھ ہی کھڑا ہوا۔ پھر وہ دونوں ہی کمرے سے باہر آئے نگو دادا نے

دروازے کو باہر سے لاک کیا تو ڈیلون کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔ اب نگو دادا تو یہ نہیں جانتا تھا کہ جس لڑکی کو وہ کمرے میں بند کر کے جا رہا ہے یہ تالے اس کی لئے کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔

عمران ایک لمحے سے بھی کم وقت میں سمجھ گیا کہ جولیا، صفدر اور خاور شیطانی کارروائی کا شکار ہو رہے تھے۔ ان تینوں کے نیچے بھڑکنے والی آگ ان کے سروں کے قریب پہنچ چکی تھی۔ آگ کی حدت سے ان کی چہرے دہک رہے تھے اور وہ پسینے میں شرابور ہو رہے تھے۔ عمران نے ایک لمحے کی تاخیر کئے بغیر آیت الکرسی پڑھ کر آگ پر پھونک ماری تو وہ آگ یکدم بجھ گئی اور اس کے ساتھ ہی وہ تینوں بھی سر کے بل فرش پر آ گرے۔ فرش پر دبیز قالین بچھا ہوا تھا جس کی وجہ سے انہیں کم چوٹ لگی تھی۔ حیرت کی بات یہ تھی کہ اتنی آگ بھڑکنے کے باوجود قالین اور صوفوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا تھا۔ بلکہ اب تو ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کمرے میں آگ جلائی ہی نہ گئی ہو۔

"تم لوگ الٹے لٹک کر کوئی مخصوص ورزش کر رہے تھے"۔ عمران نے لہجے میں حیرت پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"تم ہی نے تو ہمیں الٹا لٹکایا ہے اور اب حیران بھی ہو رہے ہو"...... جولیا نے اپنا سر سہلاتے ہوئے کہا۔

"میں نے"...... اس مرتبہ عمران نے حقیقی حیرت سے کہا تو صفدر اور خاور کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

"جی ہاں عمران صاحب۔ آج آپ نے ہمیں مارنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی"...... صفدر نے کہا۔

"کیا مطلب ہے بھئی۔ میں نے کیا کیا ہے"...... عمران نے بدستور حیرت بھرے لہجے میں کہا تو صفدر، عمران کو تفصیل بتانے لگا جبکہ جولیا کافی بنانے کے لئے کچن کی طرف بڑھ گئی۔ جولیا کافی بنا کر واپس آئی تو صفدر، عمران کو تفصیل بتا چکا تھا۔

"عمران۔ شیطان کے پیروکار کے اس حملے سے ثابت ہوتا ہے کہ تنویر واقعی زندہ ہے اور شیطان نہیں چاہتے کہ ہم تنویر کی تلاش میں نکلیں"...... جولیا نے انہیں کافی سرو کرنے کے بعد صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ مجھے کچھ باتیں بابا حسن شاہ نے بتائی ہیں۔ جن سے معلوم ہو رہا ہے کہ گریٹ لینڈ سے کچھ فاصلے پر ایک الگ تھلگ جزیرہ ہے جس کا نام آلائش ہے۔ جزیرہ آلائش کو شیطانوں کی دنیا کہا جاتا ہے۔ تنویر کو اسی شیطانی دنیا میں لے جایا گیا ہے"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن کیوں عمران صاحب۔ تنویر کو کیوں اغوا کیا گیا ہے"۔

خاور نے کہا۔

"تفصیلات کا تو علم نہیں ہے۔ جب کسی شیطان سے سامنا ہوگا تو اس سے پوچھوں گا۔ فی الحال اندازے سے کہہ سکتا ہوں کہ مجھے نقصان پہنچانے کے لئے تنویر پر کوئی خاص عمل کیا جا رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ لیکن عمران صاحب۔ شیطان آپ پر حملہ آور ہونے کی بجائے ہم پر کیوں حملے کر رہے ہیں"...... خاور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ شیطانوں کی یہ غلط بات ہے۔ انہوں نے اب اپنے ہی ساتھیوں کو نشانہ بنانا شروع کر دیا ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو چند سیکنڈ بعد صفدر اور خاور کو اس کی بات سمجھ آئی اور ان دونوں نے شکایتی انداز میں عمران کی طرف دیکھا۔

"تم نے خود ہی تو وجہ پوچھی ہے۔ مجھے تو یہی وجہ سمجھ میں آئی ہے"...... عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا۔

عمران اب تقریباً ہر وقت باوضو رہتا ہے۔ آیت الکرسی اور چند خاص آیات مقدسہ کا ورد کرتا رہتا ہے۔ اس لئے شیطانی طاقتیں اب عمران کے قریب نہیں آ سکتیں اور نہ ہی اس کے ذہن میں جھانک سکتی ہیں۔ عمران پر کئے گئے ان کے حملے ناکام ہی ہوتے ہیں۔ اس لئے اب انہوں نے عمران کی بجائے ہمیں ٹارگٹ بنانا شروع کر دیا ہے"...... جولیا نے کہا تو صفدر اور خاور نے اثبات میں

سر ہلا دیا۔

''مس جولیا۔ یہ تو بہت ہی خطرناک سچویشن ہے۔ یہ تو غیبی مخلوق ہے۔ ہم کسی بھی وقت ان کے نشانے پر آ سکتے ہیں''۔ خاور نے کہا۔

''یہ غیبی مخلوق ضرور ہے لیکن زندگی اور موت کے فیصلے یہ نہیں کرتے۔ زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ ہاں یہ ہمیں تھوڑا بہت نقصان ضرور پہنچا سکتے ہیں۔ لیکن ہم اس نقصان سے بھی بچ سکتے ہیں جس طرح عمران باوضو رہتا ہے ہم بھی اس طرح باوضو رہیں، آیت الکرسی اور درودِ پاک کا ورد کرتے رہیں پھر یہ شیطانی طاقتیں جس قدر بھی زور لگا لیں۔ یہ ہمیں نقصان نہیں پہنچا سکیں گی۔ بلکہ یہ ہم سے دور بھاگیں گی۔ بالکل اس طرح جیسے عمران کے آنے پر وہ شیطان بھاگ گیا ہے۔ جو عمران کے روپ میں تھا''...... جولیا نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''مس جولیا۔ آپ بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں۔ ہم ابھی سے ورد شروع کر رہے ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''عمران۔ اب پہلے ہمیں گریٹ لینڈ جانا ہوگا''...... جولیا نے عمران کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ آج رات ہم گریٹ لینڈ کے لئے روانہ ہو رہے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ صرف ہم تینوں آپ کے ساتھ جا رہے

ہیں''...... خاور نے عمران سے پوچھا۔

''ہاں۔ ایکسٹو نے صرف تم تینوں کو ساتھ لے جانے کی ہدایت کی ہے۔ البتہ جوزف کو میں اپنی مرضی سے ساتھ لے جا رہا ہوں اور اس کی وجہ بھی تم جانتے ہو کہ جوزف بذات خود پراسرار شخصیت کا مالک ہے''...... عمران نے کہا۔

''جوزف کو ساتھ لے جانے کی اجازت تم نے چیف سے لے لی ہے''...... جولیا نے پوچھا۔

''چیف بھی جوزف کی پراسرار صلاحیتوں سے واقف ہے۔ اس لئے وہ جوزف کے ساتھ جانے پر کبھی بھی پابندی نہیں لگا سکتا''۔ عمران نے کہا اور اس کے بعد وہ صوفے سے کھڑا ہو گیا۔

''اب تم بھی اپنے اپنے فلیٹ پر جاؤ اور تیاری کرو۔ ہم انشاء اللہ رات کو روانہ ہوں گے''...... عمران نے صفدر اور خاور سے کہا اور پھر وہ جولیا کے فلیٹ سے باہر آ گیا۔ چند منٹوں بعد اس کی کار کنگ روڈ کی طرف بڑھ رہی تھی۔ کار کی رفتار کافی تیز تھی لیکن اس کا ذہن اس سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے دوڑ رہا تھا۔ سوچوں کا ایک طویل سلسلہ تھا جو گہرے بادلوں کی طرح اس کے ذہن میں امڈ آیا تھا اور یہ ساری سوچیں تنویر سے متعلق ہی تھیں۔

اپنی رہائشی بلڈنگ میں پہنچ کر عمران نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر وہ کار سے نیچے اترا۔ اسی لمحے اسے زمین پر روٹی کا ایک ٹکڑا پڑا ہوا دکھائی دیا۔ چونکہ یہ رزق کی بے حرمتی تھی اس لئے وہ روٹی

کے ٹکڑے کو اٹھانے کے لئے جھکا۔ جیسے ہی وہ ٹکڑا اٹھانے کے لئے جھکا زن کی آواز کے ساتھ کوئی چیز اس کے سر کے اوپر سے گزر گئی۔ وہ ایک تیز دھار خنجر تھا۔ جو عمران کے سر کے قریب سے گزر کر ایک اور آدمی کی گردن میں جا لگا۔ اس آدمی کی چیخ بلند ہوئی اور وہ زمین پر گر کر تڑپنے لگا۔ جبکہ عمران نے خود کو زمین پر گرا لیا تھا۔ اس نے خود کو لاشعوری طور پر زمین پر گرایا تھا۔ اگر وہ خود کو زمین پر نہ گراتا تو تڑتڑاتی ہوئی گولیوں نے اس کے جسم کو چھلنی کر دینا تھا۔ فائرنگ کی خوفناک اور ہیبت ناک آواز سن کر وہاں ہلچل مچ گئی۔ وہاں موجود افراد کے چہرے خوف سے زرد پڑ گئے اور وہ ادھر ادھر بھاگنے لگے۔

عمران پر فائرنگ ایک کار سے کی گئی تھی۔ عمران پر فائرنگ کے بعد وہ کار جھٹکے سے حرکت میں آئی۔ لیکن اسی لمحے دو دھماکے ہوئے۔ ایک دھماکا تو عمران کے ریوالور سے چلنے والی گولی کا تھا اور دوسرا دھماکا کار کا ٹائر برسٹ ہونے کا تھا۔ عمران نے ریوالور نکال کر کار کے ٹائر کو نشانہ بنایا تھا اور چونکہ نشانہ عمران کا تھا اس لئے نشانے کے خطا ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔

کار کے ٹائر کے برسٹ ہوتے ہی کار ایک جھٹکے سے رکی۔ اس کی ڈرائیونگ سائیڈ کا دروازہ کھلا اور ایک آدمی پھرتی سے نیچے اترا لیکن اس سے پہلے کہ وہ بھاگتا۔ عمران کے ریوالور سے ایک اور گولی نکلی اور اس آدمی کی چیخ بلند ہوئی۔ گولی اس کے گھٹنے میں لگی

تھی۔ وہ آدمی گھٹنے کو پکڑ کر ایک ٹانگ پر چکر لگانے لگا اور چکراتے چکراتے زمین پر گر گیا۔ اس دوران عمران بھی اس کے سر پر پہنچ گیا۔ عمران نے اسے کالر سے پکڑا اور گھسیٹتا ہوا اپنی کار کے قریب لے آیا۔ اس نے اس آدمی کو فرنٹ سیٹ پر ڈال دیا اور اس کے بعد خود ڈرائیونگ سیٹ پر آ کر بیٹھا اور اگلے ہی لمحے اس کی کار سڑک پر آ گئی۔ اس ساری کارروائی میں ایک منٹ سے بھی کم وقت صرف ہوا تھا۔

"کون ہو تم"...... کار کے سڑک پر آتے ہی عمران نے سرد لہجے میں اس آدمی سے کہا۔

"نن۔ نن۔ نگو دادا۔ مم۔ میں نگو دادا ہوں"...... اس آدمی نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"نگو دادا۔ تم مجھے کیوں مارنے آئے تھے"...... عمران نے بدستور سرد لہجے میں اس سے پوچھا۔

"مم۔ میں۔ پپ۔ پیشہ ور قاتل ہوں۔ میں نے تمہارے قتل کا معاوضہ لیا ہے"...... نگو دادا نے کہا۔

"کس سے۔ پوری تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا تو نگو دادا نے اسے پوری تفصیل بتا دی۔ چونکہ اس نے شروع میں بتا دیا تھا کہ وہ ریڈ کلب میں رہتا ہے اس لئے عمران نے کار ریڈ کلب کی طرف موڑ لی تھی۔ نگو دادا جب تفصیل بتا کر خاموش ہوا تو عمران کی کار ریڈ کلب پہنچ چکی تھی۔ عمران نے کار ریڈ کلب کی پارکنگ میں

روکی۔

"چلو۔ نیچے اترو"...... عمران نے کرخت لہجے میں ٹگو دادا سے کہا۔

"میری ٹانگ میں شدید درد ہو رہا ہے۔ میں چلنے پھرنے کے قابل نہیں رہا۔ پلیز مجھے کسی ہسپتال لے چلو"...... ٹگو دادا نے منت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اس کے منہ پر تھپڑ رسید کر دیا۔

"چچ۔ چچ۔ چلتا ہوں۔ گگ۔ گگ۔ گولی۔ نن۔ نہ چلانا"۔ ٹگو دادا نے عمران کے ہاتھ میں ریوالور دیکھ کر انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے ریوالور کا رخ ٹگو دادا کی طرف ہی تھا۔

"چلو۔ اترو نیچے۔ لیکن ایک بات کا خاص خیال رکھنا۔ اگر تم نے کوئی چالاکی دکھانے کی کوشش کی تو تمہاری لاش فٹ پاتھ پر دکھائی دے گی"...... عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

"جج۔ جج۔ جانتا ہوں۔ کک۔ کوئی چالاکی نہیں کروں گا۔ میں تو تمہارے قتل کا کام بک ہی نہ کرتا۔ لیکن اس لڑکی شلینہ کو دیکھ کر میری عقل پر پردے پڑ گئے تھے"...... ٹگو دادا نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ اب نیچے اترو کار سے"...... عمران نے کہا تو ٹگو دادا نے کار کا دروازہ کھولا اور نیچے اتر آیا۔ عمران بھی کار سے نیچے اترا اور پھر وہ دونوں ریڈ کلب کے ہال کی طرف بڑھنے لگے۔ ٹگو دادا لنگڑا کر چل رہا تھا اور اس کے چہرے پر تکلیف کے تاثرات بھی

نمایاں تھے۔ وہ دونوں ہال میں داخل ہوئے تو سب نے حیرت سے ان دونوں کو دیکھا۔ ٹگو دادا کا یہاں بڑا نام تھا۔ جو یہاں شیر کی طرح رہتا تھا۔ لیکن اب وہ بھیگا ہوا چوہا لگ رہا تھا اور اس کی حالت بہت ہی خراب ہو رہی تھی۔ ٹگو دادا کی اس خستہ حالت پر حیرت تو سب کو ہو رہی تھی لیکن کسی نے ان کے قریب آنے کی جرأت نہیں کی تھی۔ وہ دونوں ہال میں رکے بغیر سیڑھیوں کی طرف بڑھے اور پھر سیڑھیاں چڑھنے لگے۔ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے ٹگو دادا کی تکلیف میں بہت زیادہ اضافہ ہو گیا تھا۔ لیکن اس نے رکنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ اپنے کمرے کے دروازے پر پہنچ کر ٹگو دادا رک گیا اور پھر اس نے جیب سے چابی نکال کر لاک کھولا اور وہ دونوں کمرے میں داخل ہو گئے۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی ٹگو دادا کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ کیونکہ کمرہ خالی تھا۔ کمرے میں شلینہ کا نام و نشان نہیں تھا۔ عمران کو پہلے ہی اسی بات کی توقع تھی۔ اس لئے اسے حیرت نہیں ہو رہی تھی۔

"وہ۔ وہ۔ لڑکی۔ اندر تھی۔ اب کک۔ کہاں چلی گئی۔ تت۔ تالا تو میں نے خود کھولا ہے"...... ٹگو دادا نے حیرت کی زیادتی کی وجہ سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"ٹگو دادا۔ اپنی موت کو اپنے سامنے دیکھ کر تم گھبرائے ہوئے کیوں ہو۔ حالانکہ تم نے لاتعداد معصوم لوگوں کو موت کے گھاٹ اتارا ہو گا"...... عمران نے اس کی حیرت کو نظر انداز کرتے ہوئے

کہا۔ عمران نے جس لہجے میں بات کی تھی اس لہجے کو محسوس کرتے ہوئے نگو دادا کے جسم میں سرد لہریں دوڑنے لگیں۔ اس کے ماتھے پر پسینہ آ گیا اور اس کی آنکھوں میں خوف کے تاثرات ابھر آئے۔

''یہ۔ یہ۔ تت۔ تو۔ م۔ میرا پیشہ ہے۔ م۔ میں اپنے پیشے سے مجبور ہوں''..... نگو دادا نے بدستور ہکلاتے ہوئے کہا۔

''کیا تم اپنے اس پیشے کو ترک نہیں کر سکتے''..... عمران نے نگو دادا کو گھورتے ہوئے کہا۔

''پھ۔ پھر۔ مم۔ میں۔ کک۔ کیا کروں گا۔ م۔ مجھے تت۔ تو اور کوئی کام نہیں آتا''..... نگو دادا نے کہا۔

''یعنی تم بے گناہ لوگوں کو قتل کرنے سے باز نہیں رہ سکتے۔ تم بھی کسی سانپ کی طرح انسانوں کے دشمن ہو اور سانپ کا سر کچلنا ضروری ہوتا ہے تاکہ وہ کسی کو ڈس نہ لے''..... عمران نے کہا اور اس نے ریوالور کا رخ نگو دادا کی طرف کر دیا۔ نگو دادا کا خوفزدہ چہرہ بجھ سا گیا۔ اس نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا لیکن اس دوران عمران کی انگلی کا دباؤ ٹریگر پر پڑ چکا تھا۔ ایک زور دار دھماکا ہوا اور گولی نگو دادا کے دل میں جا لگی۔ اس کی چیخ بلند ہوئی وہ اچھلا اور فرش پر گر کر تڑپنے لگا۔ جبکہ اسے گولی مارنے کے بعد عمران کمرے سے باہر آ گیا۔ پھر کچھ ہی دیر بعد اس کی کار کنگ روڈ کی طرف بڑھ رہی تھی۔ رات کو وہ جوزف کے ساتھ ایئرپورٹ پر پہنچا تو صفدر، خاور اور جولیا اس سے پہلے ایئرپورٹ پر پہنچ چکے تھے۔

انہوں نے جس جہاز پر سفر کرنا تھا شیطانی طاقتیں اسے نقصان پہنچا سکتی تھیں۔ اس لئے عمران نے چند آیات مقدسہ پڑھ کر جہاز کی بیرونی اور اندرونی طرف دم کر دیا۔ ایسا کرنے کے لئے اسے بابا حسن شاہ نے ہدایت کی تھی اور بتایا تھا کہ اس عمل سے انشاء اللہ شیطانی طاقتیں ان کے جہاز کو نقصان نہیں پہنچا سکیں گی اور پھر ایسا ہی ہوا۔ ان کا جہاز خیرو عافیت سے گریٹ لینڈ کے دارالحکومت کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر لینڈ کر گیا۔ گرین ہوٹل میں ان کے لئے کمرے بک تھے۔ انہوں نے سامان ایک ہی کمرے میں رکھا اور اسی کمرے میں بیٹھ کر ناشتہ بھی منگوا لیا۔ ناشتے کے بعد وہ چائے پی رہے تھے کہ انہیں کمرے میں تیز بو محسوس ہوئی۔ بو کے محسوس ہوتے ہی انہوں نے اپنے سانس روکنے کی کوشش کی لیکن اس دوران گیس اپنا اثر کر چکی تھی۔ پانچوں کے ہاتھوں سے پہلے چائے کے کپ نیچے گرے اور پھر وہ خود بھی بے ہوش ہو کر فرش پر گرتے چلے گئے۔

ذیلون، عمران کے خلاف تلائی عمل شروع کر چکا تھا اور اب یہ عمل ان مراحل میں داخل ہو چکا تھا کہ جب تک یہ عمل مکمل نہ ہو جاتا وہ اپنے ہاتھوں سے عمران کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا تھا ورنہ جس طرح عمران، جولیا کے فلیٹ کی طرف آ رہا تھا ذیلون اس پر خنجر یا ریوالور سے حملہ کر سکتا تھا لیکن اب وہ مجبور تھا جبکہ عمران کو ایسی کوئی مجبوری درپیش نہیں تھی۔ وہ ذیلون کو دیکھ لیتا تو فوراً اس پر گولی چلا سکتا تھا۔ اسی لئے ذیلون نے جولیا کے فلیٹ سے فرار ہونے میں ہی خیریت جانی۔ ویسے بھی وہ جس مقصد کے لئے آیا تھا وہ پورا ہو گیا تھا۔ عمران کے تین ساتھیوں کو الٹا لٹکا کر اس نے نیچے آگ لگا دی تھی۔ یہ ایسی آگ تھی جسے کوئی نہیں بجھا سکتا تھا۔ عمران کے ان تینوں ساتھیوں کا خاتمہ اب لازمی امر تھا۔

ریڈ کلب میں ٹگو دادا کو عمران کے قتل کا ٹاسک دے کر ذیلون اپنے کمرے میں ظاہر ہوا۔ تالشائی اس کے ساتھ تھی۔

"آقا۔ تیرا دشمن خاص جولیا کے فلیٹ پر بے فکر ہو کر آ رہا تھا۔ اگر تو اس پر ریوالور سے حملہ کر دیتا تو وہ یقینی طور پر مارا جاتا۔ اب معلوم نہیں ٹگو دادا اسے ہلاک کر سکے گا یا نہیں"۔ تالشائی نے کہا۔

"بکواس بند کر۔ جو بات میں جانتا ہوں۔ وہ تو نہیں جانتی"۔ ذیلون نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ آقا یہ بات تو ہے۔ تو آقا ہے اور انسان ہے۔ تیرے پاس عقل ہے"...... تالشائی نے کہا۔

"اچھا۔ اب تو اپنی بکواس بند کر اور مجھے عمران کے ساتھیوں کی چیخیں سننے دے۔ اس وقت ان کی چیخیں پوری بلڈنگ ہلا رہی ہوں گی"...... ذیلون نے کہا اور پھر اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ لیکن جیسے ہی اس نے اپنی آنکھیں بند کیں وہ بری طرح سے چونکا اور اس نے فوراً ہی آنکھیں کھول دیں۔

"کیا ہوا آقا۔ تو پریشان ہو گیا ہے"...... تالشائی نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میری لگائی ہوئی خفی آگ بجھ گئی ہے۔ عمران کے تینوں ساتھی صحیح سلامت ہیں۔ یہ کیسے ہو گیا ہے۔ یہ آگ تو ان تینوں کو بھسم کئے بغیر بجھ ہی نہیں سکتی تھی"...... ذیلون نے پریشان لہجے میں کہا۔ پھر وہ پریشانی کے عالم میں بیڈ سے نیچے اتر کر شیطان کے بت کے قریب آیا۔ وہ شیطان کے بت کے سامنے پہلے تو جھکا اس کے بعد آنکھیں بند کر کے بیٹھ گیا اور منہ ہی منہ

میں کچھ بڑبڑانے لگا۔ تھوڑی دیر بعد بلی کی کریہہ چیخ سنائی دی تو ذیلون نے اپنی آنکھیں کھول دیں۔ اچانک چھت سے ایک بلی اس کے پیروں میں آگری۔ بلی اس کے قدموں میں لوٹ پوٹ ہوئی اور پھر وہ ایک ایسی عورت میں تبدیل ہو گئی جس کی شکل کافی حد تک بلی سے مشابہہ تھی۔

''آقا۔ تو نے کشیلی کو طلب کیا ہے''...... اس نے ذیلون کے سامنے جھکتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اب تو نے کچھ دنوں تک میرے ساتھ رہنا ہے''۔ ذیلون نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے آقا۔ تیرے حکم کی تعمیل ہو گی لیکن پہلے مجھے بھینٹ چاہئے''...... کشیلی نے کہا۔

''تالشائی''...... کشیلی کی آواز سن کر ذیلون نے تالشائی کو آواز دی۔

''حکم آقا۔ میں تیرے قریب ہی ہوں''...... تالشائی نے سر کو جھکاتے ہوئے کہا۔

''میرے پالتوں چگادڑوں میں سے ایک چمکادڑ پکڑ لا''۔ ذیلون نے تالشائی کو حکم دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے آقا''...... تالشائی نے کہا اور پھر اگلے ہی لمحے وہ غائب ہو گئی۔ محض چند سیکنڈ بعد وہ ظاہر ہوئی تو اس کے ہاتھ میں ایک گہرے سیاہ رنگ کا چمکادڑ تھا جو جسامت میں ایک بڑی بلی

برابر تھا۔ ذیلون نے بہت سے چمکادڑ پالے ہوئے تھے۔ کشیلی نے اس قدر صحت مند اور کالا چمکادڑ دیکھا تو اس کی آنکھوں میں چمک پیدا ہو گئی۔ ایسے چمکادڑ اس کی پسندیدہ خوراک تھی۔

''یہ کشیلی کو دے دو''...... ذیلون نے تحکمانہ لہجے میں تالشائی سے کہا تو اس نے چمکادڑ کشیلی کی طرف اچھال دیا۔ چمکادڑ نے جیسے ہی اڑنے کی کوشش کی کشیلی نے اسے فضاء میں دبوچا اور اگلے ہی لمحے اس نے چمکادڑ کی گردن میں دانت گاڑ دیئے۔ چمکادڑ کی ایک کریہہ چیخ بلند ہوئی اور اس کی آنکھوں میں خوف اُمڈ آیا۔ اس نے کشیلی کے ہاتھ میں تڑپنے کی کوشش بھی کی لیکن کشیلی نے اسے اس طرح جکڑ لیا تھا کہ وہ معمولی سی حرکت بھی نہ کر سکا۔ پھر تھوڑی ہی دیر میں اس کی آنکھیں بند ہوتی چلی گئیں۔ کشیلی نے اس کے خون کا آخری قطرہ تک چوس لیا تھا۔ خون پینے کے بعد وہ چمکادڑ کا گوشت بھی کھانے لگی۔ تھوڑی دیر میں وہ چمکادڑ کو ہڑپ کر گئی پھر اس نے اپنے بازو سے اپنا منہ صاف کیا۔

''آقا۔ جتنے دن میں تیرے پاس رہوں گی۔ تو مجھے ایسا ہی ایک چمکادڑ روز دیتا رہے گا''...... کشیلی نے کہا۔

''مجھے سبق پڑھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں جانتا ہوں۔ ایسے ہی میں نے تجھے طلب نہیں کیا''...... ذیلون نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا۔ ذیلون کی ڈانٹ سن کر وہ مسکرانے لگی۔

''ٹھیک ہے آقا۔ تو مجھے جو بھی حکم دے گا میں اس پر عمل کروں

گی''...... کشلی نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

''سن۔ مہان آقا کا ایک دشمن ہے جس کا نام عمران اور وہ عمران پاکیشیا میں رہتا ہے۔ وہ اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ ہمارے خلاف حرکت میں آنا چاہتا ہے اور ہم نے ہر حال میں اس کا اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کرنا ہے''...... ذیلون نے کہا۔

''ہاں آقا۔ مجھے معلوم ہے۔ اس نام کا ایک انسان مہان آقا کا دشمن خاص ہے اور آقا کے اس دشمن کو جو بھی ہلاک کرے گا وہ مہان آقا کا پسندیدہ ہو جائے گا''...... کشلی نے کہا۔

''تالشائی تو پاکیشیا جا اور دور رہ کر عمران کے ساتھیوں پر نظر رکھ اور ان کی پل پل کی خبر مجھے دے۔ حالات کے مطابق میں تم دونوں کو حکم دوں گا اور تم دونوں جا کر ان کا خاتمہ کر دینا''۔ ذیلون نے اس مرتبہ تالشائی سے کہا۔

''ٹھیک ہے آقا۔ میں ابھی جاتی ہوں''...... تالشائی نے کہا۔ پھر اس نے ذیلون کے سامنے سر جھکایا اور غائب ہو گئی۔

''یہ عمران ہے تو عام انسان۔ لیکن اس میں خاص انسانوں والی بہت سی خصوصیات ہیں۔ مثلاً یہ جھوٹ نہیں بولتا، دھوکا نہیں دیتا، صدقہ خیرات کرتا رہتا ہے۔ دوسروں کی بے لوث خدمت اور مدد کرتا رہتا ہے۔ انتہائی خوبصورت نوجوان ہے۔ یہ چاہے تو حسین و جمیل لڑکیاں مقناطیس کی طرح اس سے چمٹ جائیں لیکن یہ کردار کا مضبوط انسان ہے۔ قلوپطرہ جیسی حسین عورت بھی اسے متاثر نہیں

خلق اور بہت سے خاص انسانوں کا اس کے سر پر ہاتھ ہے اس لئے ہماری دنیا کے لوگ اور طاقتیں بارہا کوشش کے باوجود اسے نقصان نہیں پہنچا سکیں۔ یہ تمام باتیں میرے سامنے تھیں اور میں نے ارادہ کر لیا کہ میں اس کا خاتمہ کروں گا ہر حال میں۔ اس لئے اس کے لئے تلائی عمل کر رہا ہوں اور چاہتا ہوں کہ جب تک میرا عمل مکمل نہ ہو جائے یہ اس طرف کا رخ ہی نہ کرے''۔ ذیلون نے طویل گفتگو کرتے ہوئے کہا تو کشلی نے اثبات میں سر ہلایا۔

''آقا۔ کیا یہ دشمن ہماری اس دنیا میں آ رہا ہے''...... کشلی نے ذیلون سے پوچھا۔

''ہاں۔ یہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ یہاں آنا چاہتا ہے کیونکہ تلائی عمل کے لئے میں نے اس کے ایک ساتھی کو اغوا کرایا ہے۔ تنویر اس کے ساتھی کا نام ہے جو اس وقت دوسرے کمرے میں موجود ہے''...... ذیلون نے کہا۔

''آقا۔ یہ دشمن اور اس کے ساتھی یہاں کیسے آ سکتے ہیں۔ ہماری اس حدود میں آنا کسی کے لئے ممکن نہیں ہے اور پھر انہیں کیسے پتہ چلا کہ شیطانی دنیا کہاں ہے''...... کشلی نے کہا۔

''معلوم نہیں اس عمران کو ان باتوں کو پتہ کیسے چل جاتا ہے جو کسی اور کے لئے ناممکن ہوتی ہیں۔ اب اپنی اسی دنیا کو دیکھ لو۔ اس دنیا کے بارے میں کوئی بھی نہیں جانتا لیکن اسے پتہ چل گیا ہے اور وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ یہاں آنے کی تیاری کر رہا

ہے۔ یہ اطمینان تو مجھے ہے کہ وہ لاکھ سر پٹکتا رہے ہماری حدود میں داخل نہیں ہو سکتا لیکن احتیاط کے طور پر میں اس کا راستہ پہلے ہی روک دینا چاہتا ہوں"...... ذیلون نے کہا۔

"آقا۔ جب تو تلائی عمل کر رہا ہے تو پھر پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ تلائی عمل کے مکمل ہونے کے بعد تم اس کا خاتمہ بہت آسانی سے کر سکو گے"...... کشلی نے کہا۔

"یہ مجھے معلوم ہے لیکن اس کے باوجود میں نہیں چاہتا کہ عمران اور اس کے ساتھی گریٹ لینڈ کے جزائر پر قدم بھی رکھیں۔ اگر تلائی عمل کے پورا ہونے سے پہلے ہی عمران اور اس کے ساتھی تم دونوں کے ہاتھوں مارے گئے تو ٹھیک ہے۔ نہ مارے گئے تو پھر تلائی عمل کے بعد ہی میں عمران کا خاتمہ کر دوں گا"...... ذیلون نے کہا۔

"آقا۔ تو جب بھی حکم دے گا ہم عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر دیں گے"...... کشلی نے کہا۔

"ٹھیک ہے اب تو جا۔ میں پوجا کرنے لگا ہوں۔ تالشائی، عمران اور اس کے ساتھیوں کی خبر دیتی رہے گی اور پھر جیسے ہی موقع بنے گا میں تم دونوں کو ان کے خاتمے کے لئے بھیج دوں گا"...... ذیلون نے کہا۔ کشلی نے سر جھکایا اور پھر اس کے حلق سے کریہہ چیخ بلند ہوئی اور وہ وہاں سے غائب ہو گئی جبکہ ذیلون شیطان کے بت کے قریب آیا اور اس نے شیطان کے بت کے سامنے اپنا سر جھکا لیا اور آنکھیں بند کر کے بیٹھ گیا۔ اسے آنکھیں

نجانے کتنا وقت گزر گیا تھا کہ اسے کمرے میں کسی اور کی موجودگی کا احساس ہوا۔ اس نے آنکھیں کھولیں اور گردن گھما کر دیکھا اس کے بیڈ کے ساتھ تالشائی کھڑی تھی۔ وہ شیطان کے بت کے قریب سے اٹھ کر اپنے بیڈ پر آ بیٹھا اور اس نے سوالیہ نظروں سے تالشائی کی طرف دیکھا۔

"آقا۔ تیرا دشمن خاص اور اس کے ساتھی تیار ہو کر ایئرپورٹ پہنچ گئے ہیں۔ وہ گریٹ لینڈ آ رہے ہیں"...... تالشائی نے کہا تو ذیلون نے اثبات کے میں سر ہلایا۔

"کشلی"...... ذیلون نے آواز دی تو دوسرے لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور کشلی اندر آ گئی۔

"حکم آقا"...... کشلی نے اس کے قریب پہنچ کر سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"میرے دشمن ہوائی جہاز پہ سفر کرتے ہوئے گریٹ لینڈ آ رہے ہیں۔ انہیں ختم کرنے کا یہ بہترین موقع ہے۔ جیسے ہی ان کا جہاز پاکیشیائی حدود سے باہر نکلے۔ تم نے اس جہاز کو فضا میں ہی تباہ کر دینا ہے۔ جب جہاز فضا میں ہی ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا تو پھر اس میں موجود کسی بھی انسان کے زندہ رہ جانے کا معمولی سا امکان بھی نہیں رہے گا"...... ذیلون نے خوشی سے معمور لہجے میں کہا

"ٹھیک ہے آقا۔ تیرے حکم کی تعمیل ہو گی"...... کشلی نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"بس۔ اب تم دونوں جاؤ اور خوش خبری لے کر جلد واپس آؤ"...... ذیلون نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔ اس کا حکم سنتے ہی تالشائی اور کشیلی نے سر جھکائے اور پھر دونوں غائب ہو گئیں۔ ان کے غائب ہوتے ہی ذیلون بے چینی سے ان کی واپسی کا انتظار کرنے لگا۔ اس نے بیڈ کے نیچے رکھی ہوئی شراب کی بوتلوں میں سے ایک بوتل نکالی اور گھونٹ گھونٹ شراب پینے لگا۔ کافی دیر کے بعد تالشائی اور کشیلی اس کے سامنے ظاہر ہوئیں۔ ظاہر ہوتے ہی انہوں نے ذیلون کے سامنے سر جھکایا۔

"ہو گیا جہاز تباہ"...... ذیلون نے انتہائی بے چین لہجے میں پوچھا۔

"نہیں آقا۔ جہاز تباہ نہیں ہو سکا"...... کشیلی نے دھیمی آواز میں کہا۔

"کیا۔ کیوں نہیں ہوا جہاز تباہ"...... ذیلون کو یکدم غصہ آ گیا اور اس نے چیختے ہوئے کہا۔

"آقا۔ جب ہم اس جہاز کے قریب جانے لگتی ہیں تو ہمیں جہاز کے چاروں طرف آگ کا سمندر دکھائی دیتا ہے اور جب ہم جہاز سے دور ہو جاتی ہیں تو آگ کا سمندر غائب ہو جاتا ہے"۔ تالشائی نے کہا۔

"تم دونوں ہی بے کار ہو۔ میں تم دونوں کو فنا کر دوں گا"۔ ذیلون نے بدستور غصے سے چیختے ہوئے کہا تو وہ دونوں سہم گئیں اور

انہوں نے خوفزدہ نظروں سے ذیلون کی طرف دیکھا۔

"آقا۔ آپ کا دشمن خاص بہت سی خوبیوں کا مالک ہے۔ وہ آسانی سے مرنے والا نہیں ہے۔ اگر وہ آسانی سے مرنے والا ہوتا تو اب تک مر چکا ہوتا۔ اس کو مارنے کے لئے ہمیں بہت زیادہ محنت کرنی پڑے گی۔ آپ کو کئی منصوبے بنانے پڑیں گے۔ تبھی وہ اور اس کے ساتھی ہلاک ہوں گے۔ ہم آپ کی طاقتیں ہیں اگر آپ نے ہمیں فنا کر دیا تو آپ کا ہی نقصان ہو گا"...... کشیلی نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا اور اتنا بولنے کی بھی ہمت اس نے اس لئے کر لی تھی کہ وہ شیطان کے دربار کی خاص طاقت تھی۔ ذیلون کو اس قدر غصے میں دیکھ کر تالشائی تو اس قدر خوفزدہ ہو گئی تھی کہ وہ تو بات کرنے کے قابل ہی نہیں رہی تھی۔

"اگر میں تم دونوں کو ہلاک کر دوں گا تو میرے پاس اور بھی غلام طاقتیں ہیں۔ میں ان سے کام لے سکتا ہوں"...... ذیلون نے اس مرتبہ قدرے نرم لہجے میں کہا کیونکہ کشیلی نے ٹھیک بات کی تھی۔

"تمہاری بات ٹھیک ہے آقا۔ لیکن اگر تمہاری دوسری غلام طاقتیں بھی ناکام ہوتی رہیں تو کیا تم انہیں بھی فنا کرتے رہو گے۔ اس طرح تو ہو سکتا ہے کہ تم اپنی ساری غلام طاقتوں کو ختم کر دو اور یہ دشمن پھر بھی ختم نہ ہوں"...... کشیلی نے کہا۔

"تو کیا تمہیں میں اپنے سر پر بٹھا لوں۔ تم میرے دشمنوں کو ختم

کرنے میں ناکام رہی ہو''...... ذیلون نے کہا۔

''ہم ایک بار ناکام ہوئی ہیں آقا۔ ضروری تو نہیں کہ ہم ہر بار ہی ناکام ہوں۔ ہم بار بار ان پر حملے کرتی رہیں گی۔ ہمارا کوئی حملہ تو کامیاب ہو گا۔ ان کے گریٹ لینڈ کے جزائر تک پہنچتے پہنچتے ہمارے سارے حملے ناکام رہے تو پھر ہم سمیت تم اپنی ساری غلام طاقتوں کو ایک ساتھ ان پر حملے کے لئے بھیج دینا۔ کوئی نہ کوئی تو کامیاب ہو ہی جائے گی''...... کشیلی نے کہا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ میں تمہاری بات مان لیتا ہوں۔ اب جاؤ اور جہاز پر دوبارہ حملے کی کوشش کرو۔ اگر اب بھی جہاز تباہ نہ ہو تو پھر جہاز کو اپنی نظروں میں رکھنا اور جیسے ہی یہ لوگ گریٹ لینڈ پہنچیں مجھے آ کر بتانا''...... ذیلون نے اس مرتبہ نرم لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے آقا۔ ہم ابھی جاتی ہیں۔ ہم تمہاری ہدایت پر عمل کریں گی''...... کشیلی نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ ذیلون نے انہیں معاف کر دیا تھا۔ یہ ان کے لئے بڑی خوشی کی بات تھی۔

''جاؤ۔ دفع ہو جاؤ''...... ذیلون نے ہاتھ اٹھا کر کہا تو ان دونوں نے اس کے سامنے سر جھکائے اور پھر وہ غائب ہو گئیں۔

ان کے جانے کے بعد ذیلون سوچنے لگا کہ وہ کون سا طریقہ استعمال کرے کہ عمران اور اس کے ساتھی ہلاک ہو سکیں۔ وہ نجانے کتنی دیر تک سوچوں میں ڈوبا رہا پھر اس کے ذہن میں ایک آئیڈیا آ ہی گیا۔ اس نے اپنے اس آئیڈیے کا بھی جائزہ لیا اور پھر اس

کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات آ گئے اور وہ بیڈ پر لیٹ گیا۔ اسے بیڈ پر لیٹے کچھ ہی دیر ہوئی ہو گی کہ تالشائی اور کشیلی اس کے سامنے ظاہر ہو گئیں۔

''آقا۔ تیرا دشمن خاص اور اس کے ساتھی گریٹ لینڈ پہنچنے والے ہیں''...... تالشائی نے کہا۔

''انہیں گریٹ لینڈ پہنچنے دو۔ گریٹ لینڈ میں وہ جہاں قیام کریں تم میں سے ایک مجھے آ کر بتائے۔ مزید ہدایات میں پھر دوں گا''...... ذیلون نے کہا۔

''آقا۔ حکم کی تعمیل ہو گی''...... تالشائی اور کشیلی نے کہا اور پھر وہ دونوں غائب ہو گئیں۔ پھر تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ تالشائی ایک بار پھر اس کے سامنے حاضر ہو گئی۔

''آقا۔ تیرا دشمن خاص اور اس کے ساتھی گرین ہوٹل میں ٹھہرے ہیں۔ ایئرپورٹ سے ہوٹل تک ہم نے تیرے دشمن خاص اور اس کے ساتھیوں کے قریب جانے کی کئی بار کوشش کی ہے لیکن آقا ان کے اردگرد ہمیں روشنی دکھائی دی ہے۔ ہم انہیں نہیں چھو سکتیں''...... تالشائی نے کہا۔

''ہونہہ۔ تم دونوں واقعی انہیں اس وقت نہیں چھو سکتیں۔ وہ سب پاکیزگی کی حالت میں ہوں گے۔ تم یوں کرو کہ وہ جس ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے ہیں اس ہوٹل کے کسی خاص ملازم کے ذہن پر قبضہ کرو اور اسے حکم دو کہ وہ ان کے کمروں میں تیز اور بے بو بس

چھوڑ دے۔ ایسی گیس جس سے ان کا بے ہوش ہونا لازمی ہو۔ جب وہ بے ہوش ہو جائیں تو پھر مجھے آ کر بتانا''...... ذیلون نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے آقا۔ تیرے حکم کی تعمیل ہو گی''...... تالشائی نے کہا۔ پھر اس نے سر جھکایا اور غائب ہو گئی۔ اب تقریباً پانچ منٹ گزرے ہوں گے کہ تالشائی ایک بار پھر کمرے میں دکھائی دی۔

''آقا۔ آقا۔ وہ سب بے ہوش ہو گئے ہیں''...... تالشائی نے جوش بھرے لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ یہ بہت اچھا ہو گیا ہے۔ اب تم ایسا کرو کہ ہوٹل کے اس ملازم جس کے ذہن پر تم نے قبضہ کیا ہے، سے کہو کہ وہ ان سب کے چہروں پر شراب کے قطرے گرائے''...... ذیلون نے تالشائی کو حکم دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے آقا۔ میں تیرے حکم کی ابھی تعمیل کر کے آتی ہوں''...... تالشائی نے خوشی سے معمور لہجے میں کہا اور پھر وہ غائب ہو گئی اور تھوڑی دیر بعد وہ پھر حاضر ہوئی۔

''آقا۔ تیرے حکم کی تعمیل ہو چکی ہے۔ تیرے دشمن خاص سمیت اس کے سارے ساتھیوں کے چہروں پر شراب گرائی جا چکی ہے''...... تالشائی نے ذیلون کے سامنے سر جھکانے کے بعد کہا۔

''اب تم دونوں ان سب کو اٹھا کر صحرائے نشکان کے درمیان میں پھینک آؤ''...... ذیلون نے تالشائی کو نیا حکم دیتے ہوئے کہا۔

''آقا۔ ہم۔ لیکن ان کے قریب وہ روشنی''...... تالشائی نے ہچکچاتے اور پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''وہ روشنی ان کی پاکیزگی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ ان کے چہروں پر شراب گرائی جا چکی ہے۔ اب وہ پاکیزہ نہیں رہے۔ لہٰذا اب تم دونوں ان کے قریب جا سکتی ہو اور ہاں۔ تم ان کی جیبوں سے سیل فون نکال لینا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ فون کر کے مدد حاصل کر لیں''...... ذیلون نے کہا۔

''آقا۔ تیرے ہر حکم کی تعمیل ہو گی''...... تالشائی نے سر جھکاتے ہوئے کہا اور اس کے بعد وہ غائب ہو گئی۔ ذیلون اب بہت ہی خوش دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے دشمن اب ختم ہونے ہی والے تھے۔ اس کے بعد اسے جزیرہ مارکول جانا تھا۔ جہاں اس نے دوسری شیطانی دنیا بسائی تھی اور ہمیشہ کے لئے اس دنیا کا حاکم بن کر رہنا تھا۔ شیطانی دنیا کے ساتھ ساتھ اس کا ارادہ ڈان مارک پر عملاً تسلط قائم کرنے کا تھا۔ وہاں حکومت بظاہر وہاں کے لوگوں کی رہتی لیکن حکم اس کا چلتا تھا۔ اس نے ڈان مارک میں شیطانی فرقے کا پرچار کرنا تھا۔ شیطانی پوجا گھر بنانے تھے اور ڈان مارک کو شیطانی فرقے کا ملک بنا دینا تھا۔ وہ انہی خیالوں میں گم تھا کہ تالشائی اور کشیلی دونوں کمرے میں ظاہر ہو گئیں اور وہ چونکہ گہرے خیالوں میں گم تھا اس لئے اسے ان کی آمد کا احساس نہ ہوا۔

''آقا۔ تیرے حکم کی تعمیل ہو چکی ہے۔ تیرا دشمن خاص اپنے

ساتھیوں سمیت صحرائے نشکان کے وسط میں پہنچ گیا ہے''۔ تالشائی نے کہا تو ذیلون نے چونک کر ان کی طرف دیکھا۔

''خوب۔ بہت خوب۔ کیا وہ سب ابھی تک بے ہوش تھے''۔ ذیلون نے خوش ہو کر کہا۔

''ہاں آقا۔ وہ سب ابھی تک بے ہوش ہی تھے''...... اس مرتبہ کشیلی نے اس کی بات کا جواب دیا۔

''اب اگر وہ ہوش میں آ بھی جائیں تو اس صحرا سے باہر نہیں نکل سکتے۔ یہ صحرا سینکڑوں مربعہ کلو میٹر تک پھیلا ہوا ہے۔ وہاں انہیں نہ کھانے کو کچھ ملے گا نہ پینے کو اور دن میں درجہ حرارت اس قدر زیادہ ہوتا ہے کہ انسان اسے برداشت ہی نہیں کر سکتا۔ وہ بمشکل ایک دو دن زندہ رہ سکیں گے۔ اب ان کی موت سو فیصد یقینی ہے''...... ذیلون نے خوشی سے معمور لہجے میں کہا۔

''آقا۔ میں نے کہا تھا کہ ہمارا کوئی نہ کوئی حملہ ضرور کامیاب ہو گا''...... کشیلی نے بھی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ اب میں تجھے بہت سے چکادڑ انعام میں دوں گا۔ میں تم دونوں سے بہت خوش ہوں''...... ذیلون نے مسکراتے ہوئے کہا تو کشیلی اور زیادہ خوش ہو گئی۔

''آقا۔ مجھے بھی انعام ملے گا''...... تالشائی نے بھی انعام طلب کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ تجھے بھی انعام ملے گا اور منہ مانگا۔ بول تجھے کیا

چاہئے''...... ذیلون نے کہا۔

''آقا۔ اپنے ان دشمنوں کے مرنے کی خوشی میں تم میرے ساتھ مل کر جشن مناؤ۔ مجھے خوب شراب پلاؤ۔ میرا رقص دیکھو اور ساری رات میرے ساتھ رہو''...... تالشائی نے فرمائش کرتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے جب میرے ان دشمنوں کی سانسیں تھم جائیں گی تو تم دونوں کے انعامات تمہیں مل جائیں گے اور تالشائی تم دنیا کی حسین ترین اور کم سن لڑکی کے روپ میں آ جانا۔ ہم جشن صحرائے نشکان میں اپنے دشمنوں کی لاشوں پر منائیں گے''...... ذیلون نے بدستور خوشی سے معمور لہجے میں کہا۔

''ہاں آقا۔ یہ بہت ہی اچھا خیال ہے۔ دشمنوں کی لاشوں کے درمیان جشن منانے میں بہت ہی مزہ آئے گا''...... تالشائی نے کہا تو کشیلی کا دل بھی للچانے لگا اور اس نے ذیلون کے طرف دیکھا۔

''آقا۔ مجھے بھی اس جشن میں شریک کر لو۔ میں بھی دنیا کی حسین ترین لڑکی کا روپ دھار لوں گی اور ہم تینوں مل کر جشن منائیں گے''...... کشیلی نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تو بھی اس جشن میں ہمارے ساتھ شریک ہو گی''...... ذیلون نے کہا تو کشیلی بھی خوش ہو گئی۔

''اب تم دونوں جاؤ اور دشمنوں پر نظر رکھو جیسے ہی ان کے سانسوں کی ڈوری ٹوٹے مجھے آ کر بتاؤ۔ پہلے ہم تینوں جشن منائیں

گے پھر ایک بڑے جشن کا اہتمام میں شیطانی دنیا میں کروں گا۔ مہان آقا کو بھی اس جشن کی دعوت دوں گا اور یہ ایسا جشن ہو گا کہ اس سے پہلے شیطانی دنیا میں اس جیسا جشن نہیں ہوا ہو گا''۔ ذیلون نے کہا تو تالشائی اور کشیلی نے اثبات سر ہلا دیئے اور وہ غائب ہو گئیں۔

''اب عمران اور اس کے ساتھی قدرتی موت مریں گے۔ کوئی بھی طاقت انہیں مرنے سے نہیں بچا سکتی''...... ذیلون نے مطمئن لہجے میں کہا اور اس کے بعد اس نے تکئے پر سر رکھ کر آنکھیں بن کر لیں۔ اب وہ مطمئن نیند سونا چاہتا تھا۔

عمران کی آنکھیں کھلی تو چند سیکنڈ تک وہ لاشعوری کیفیت میں پڑا رہا۔ پھر اس کا شعور بیدار ہوا تو سابقہ حالات کسی فلم کے مناظر کی طرح اس کے ذہن میں گھوم گئے۔ اس نے اردگرد کا جائزہ لیا۔ دور دور تک اسے ریت ہی ریت دکھائی دے رہی تھی۔ جوزف، جولیا، صفدر اور خاور اس کے اردگرد بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ وہ چونکہ گیس سے بے ہوش ہوئے تھے اس لئے ان کا خودبخود ہوش میں آنا مشکل تھا۔ عمران اپنی مخصوص ذہنی ورزشوں کی وجہ سے خودبخود ہوش میں آ گیا تھا۔ عمران نے اپنی جیبوں کی تلاشی لی۔ اس کی جیبوں میں سیل فون کے علاوہ باقی تمام سامان موجود تھا۔ عمران نے جیب سے چاقو نکالا اور اس نے سب کی گردنوں کی پشت پر ایک خاص رگ کے قریب ہلکا سا کٹ لگایا۔ جس سے خون رسنے لگا اور تھوڑی ہی دیر میں اس کے سارے ساتھی ہوش میں آ گئے۔

''عمران صاحب۔ یہ ہم کہاں آ گئے ہیں''...... ہوش میں آنے کے بعد صفدر نے ادھر ادھر کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔

''وہاں جہاں کی ہمیں بھی خبر نہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ یہ تو بہت ہی خوفناک اور طویل صحرا لگتا ہے''...... خاور نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ظاہری بات ہے شیطانی طاقتوں نے ہمیں کسی ایسی جگہ پھینکا ہے جہاں سے ہمارے نکلنے کا ایک فیصد بھی چانس نہ ہو اور ہماری موت یقینی ہو''...... عمران نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تو ہمیں یہاں شیطانی طاقتیں پھینک گئی ہیں''...... صفدر نے چونکتے ہوئے کہا۔

''تو تمہارا کیا خیال ہے۔ ہمیں مرنے کے لئے ہمارے دوست یہاں پھینک گئے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''لیکن عمران۔ شیطانی طاقتیں ہمارے قریب کیسے آ گئیں۔ ہم تو مسلسل مقدس آیات کا ورد کر رہے تھے''...... جولیا نے کہا۔

''شیطانی طاقتیں ہمارے قریب نہیں آ سکتی تھیں۔ لیکن انہوں نے ہوٹل کے کسی ملازم کے ذریعے ہمیں بے ہوش کرایا پھر اس ملازم نے ہم پر کوئی ایسی چیز چھینکی ہو گی جس سے ہماری پاکیزگی ختم ہو گئی اور جیسے ہی ہماری پاکیزگی ختم ہوئی شیطانی طاقتیں ہمارے قریب آ گئیں۔ انہوں نے ہمیں اٹھایا اور یہاں لا پھینکا''...... عمران

نے حالات کا تجزیہ کرتے ہوئے کہا جو سو فیصد درست تھا۔

''ہاں باس۔ مجھے شراب کی ہلکی ہلکی بو محسوس ہو رہی ہے۔ یقیناً ہوٹل کے کسی ملازم نے ہم پر شراب چھینکی ہے''...... جوزف نے کہا تو عمران نے اثبات کے انداز میں سر ہلایا۔

''میرا اندازہ ہے کہ یہ صحرا سینکڑوں مربع میل پر محیط ہے اور یہاں سے ہمارا نکلنا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ اگر ہم عقل سے کام لیں تو یہ کوئی مشکل کام نہیں''۔ جولیا نے کہا۔

''کیسے۔ تم اس صحرا سے نکلنے کی کیا تدبیر کر سکتی ہو''...... عمران نے اس سے پوچھا۔

''میں باس کو کال کرتی ہوں۔ وہ ہماری لوکیشن دیکھ کر ہمیں یہاں سے نکال لے گا''...... جولیا نے کہا۔

''مس جولیا۔ اس سے قبل مشن کے دوران کبھی چیف کو فون نہیں کیا گیا''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن ہم اس وقت ایسی سچویشن میں پھنس چکے ہیں کہ اگر ہم خود اس سچویشن سے نکلنے کی کوشش کریں گے تو ہمیں کافی وقت لگ جائے گا۔ جبکہ ہمارا تنویر تک جلد از جلد پہنچنا ضروری ہے۔ اگر تنویر تک پہنچنے میں ہمیں دیر ہو گئی تو پھر تنویر اور عمران دونوں کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ عمران کی تو خیر ہے لیکن تنویر کو کچھ

نہیں ہونا چاہئے''...... جولیا نے گفتگو کے آخر میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''صفدر۔ اسے کہتے ہیں بہن کی محبت۔ جب ہم تنویر تک پہنچیں تو تم اسے بہن کی اس محبت سے ضرور آگاہ کرنا''...... عمران نے صفدر سے کہا تو صفدر مسکرانے لگا جبکہ جولیا اپنی جیبوں کی تلاشی لینے لگی۔

''میری جیبوں میں میرا باقی سامان تو ہے لیکن سیل فون نہیں ہے''...... جولیا نے پریشان ہو کر کہا تو صفدر اور خاور نے بھی اپنی جیبوں کی تلاشی لی۔ ان کی جیبوں میں بھی سیل فون نہیں تھے۔

''تمہیں پہلے سے معلوم تھا کہ سیل فون ہماری جیبوں میں نہیں ہے لیکن تم نے ہمیں بتایا نہیں''...... جولیا نے غصے سے کہا۔

''تم میری بات پر یقین ہی نہیں کرتی تو میں بتا کر کیا کرتا''۔ عمران نے اس مرتبہ منہ بنا کر کہا۔

''میں نے تمہاری کس بات پر یقین نہیں کیا''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نے کئی بار کہا ہے کہ تم میرے دل میں جھانک کر دیکھو اس پر تمہارا ہی نام لکھا ہوا ہے۔ تم نے کبھی میری بات پر یقین کیا۔ جھانکا میرے دل میں''...... عمران نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا۔

''ایک تو تم موقع دیکھتے ہو نہ محل اپنی بکواس شروع کر دیتے

ہو''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''دیکھا میاں دفتر۔ میں نے ٹھیک کہا تھا نا کہ یہ میری باتوں پر یقین ہی نہیں کرتی''...... عمران نے صفدر سے کہا۔

''عمران صاحب۔ کیا شیطانی طاقتوں نے ہمارے سیل فون نکالے ہیں''...... صفدر نے عمران کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ہمارے سیل فون پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ذاتی نیٹ ورک کے ہیں۔ بل نہیں دینا پڑتا۔ لہٰذا وہ اپنے اپنے پارٹنر کو سارا سارا دن محبت بھرے فون کیا کریں گے''...... عمران نے اس مرتبہ مسکراتے ہوئے کہا۔

''اپنے اپنے پارٹنر کو۔ کیا مطلب عمران صاحب''...... اس مرتبہ خاور نے کہا لیکن اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

''غلام طاقت اگر میل ہے تو فی میل کو فون کرے گا اور اگر فی میل ہے تو میل کو فون کرے گی۔ اس میں حیران ہونے والی کون سے بات ہے مسٹر ٹاور''...... عمران نے خاور کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ٹاور نہیں عمران صاحب۔ میرا نام خاور ہے''...... خاور نے بے ساختہ انداز میں کہا۔

''کیا کیا جائے۔ بچاری چھوٹی سی زبان ہے تم سب کے ساتھ مقابلہ کرتے ہوئے آخر تھک جاتی ہے اور تھک کر ایسے الفاظ کہہ

جاتی ہے اور ویسے بھی اگر تمہارا نام خاور کی بجائے ناور ہی ہوتا تو کیا فرق پڑ جاتا“...... عمران نے کہا۔

”جی ہاں۔ فرق تو کوئی نہیں پڑنا تھا۔ ٹھیک ہے آپ کو کیا کہا جا سکتا ہے“...... خاور نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

”دیکھا جولیا۔ بندے کو اس طرح سعادت مند ہونا چاہئے“۔ عمران نے اس مرتبہ جولیا سے کہا۔

”جب تمہاری باتوں کا سٹاک ختم ہو جائے اور تمہاری زبان کو بریک لگ جائے تو پھر ہمیں بتا دینا کہ ہم نے کب اور کیسے اس صحرا سے نکلنا ہے“...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”خدا کا نام لو جولیا۔ اس صحرا کو صحرا مت کہو۔ بلکہ دشتِ بلا کہو۔ ورنہ یہ بھیانک صحرا ناراض ہو جائے گا“...... عمران نے لہجے کو خوفناک بناتے ہوئے کہا۔

”ناراض ہوتا ہے تو ہوتا رہے۔ ہمیں کیا فرق پڑے گا“۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ عمران نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا اور پھر اس نے منہ بند کر لیا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

”میرا خیال ہے کہ ریت کا طوفان آ رہا ہے اور یہ طوفان ہمیں تنکوں کی طرح اڑا کر لے جا سکتا ہے“...... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ عمران صاحب۔ پھر کیا کیا جائے“...... صفدر نے چونکتے ہوئے کہا۔

”ایک دوسرے کا ہاتھ مضبوطی سے تھام لو اور ہماری ہر ممکن

کوشش ہو گی کہ ہم ایک دوسرے سے الگ نہ ہوں۔ اگر ہم الگ ہو گئے تو شاید پھر کبھی نہ مل سکیں“...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا کہ جولیا، صفدر اور خاور کانپ کر رہ گئے۔ انہوں نے آج سے قبل عمران کو اس لہجے میں بات کرتے نہیں دیکھا تھا۔ پھر چند سیکنڈ ہی گزرے تھے کہ انہیں ریت کا ایک طوفان اپنی طرف آتا ہوا دکھائی دیا۔ ان سب نے ہی ایک دوسرے کے بازوؤں کو جکڑ لیا۔

”یاد رکھنا۔ کوئی الگ نہ ہونے پائے ورنہ سسی اور پنوں جیسا انجام ہو گا“...... عمران نے ایک بار پھر تیز لہجے میں کہا۔ جولیا نے عمران سے سسی اور پنوں کے بارے میں پوچھنا چاہا لیکن پوچھ نہ سکی کیونکہ اسی لمحے اس کے منہ پر ریت کا تھپیڑا آ لگا تھا۔ اس کی آنکھوں میں بھی ریت گھس گئی تھی۔ اس نے فوراً ہی اپنی آنکھیں بند کر لیں اسے ایک جھٹکا بھی لگا۔ اسے ایسے محسوس ہوا جیسے کسی ہاتھی نے اسے دھکا دیا ہو لیکن اس کا ایک بازو عمران نے اور دوسرا صفدر نے مضبوطی سے ہوا تھا۔ اس لئے اس زبردست دھکے کے باوجود وہ گرنے نہ پائی۔ عمران کا دوسرا بازو جوزف نے پکڑا ہوا تھا اور جوزف کا دوسرا بازو خاور نے جبکہ خاور کا دوسرا بازو صفدر کے ہاتھ میں تھا۔ یوں انہوں نے ایک دائرہ بنا لیا تھا۔ آنکھیں انہوں نے بند کر لی تھیں ایک دھکے کے بعد انہیں مسلسل دھکے لگنے لگے۔ یہ دھکا پہلے والے دھکے سے زیادہ طاقتور تھا۔ طوفان کی آوازیں اس قدر خوفناک تھیں کہ محسوس ہو رہا تھا جیسے صحرا میں سینکڑوں

بدروحیں مل کر چیخ رہی ہوں۔ انہوں نے بہت کوشش کی کہ اس طوفان میں ان کے قدم نہ اکھڑیں لیکن ان کی یہ کوشش زیادہ دیر تک بارآور ثابت نہ ہوئی۔ انہیں ایک ایسا دھکا لگا کہ جوزف سمیت ان سب کے پاؤں اکھڑ گئے اور وہ خس و خاشاک کی طرح ہوا میں بلند ہو گئے اور ان کی جگہ کوئی اور ہوتے تو وہ یقیناً اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھتے لیکن انہوں نے اپنے حواس بحال رکھے اور عمران کی ہدایت کے مطابق ایک دوسرے کے بازوؤں کو مضبوطی سے جکڑے رکھا۔ اس لئے طوفان میں تنکوں کی طرح اڑنے کے باوجود بھی وہ ایک دوسرے سے الگ نہ ہوئے پھر جوزف نے نیچے کی طرف زور لگایا تو وہ نیچے ریت پر آ گرے جیسے ہی وہ ریت پر گرے ان پر بھی ریت گرنے لگی۔ منٹوں میں ہی وہ سب ریت میں دب گئے۔ انہیں ایسے محسوس ہوا جیسے وہ منوں ریت تلے دب گئے ہوں۔ آہستہ آہستہ ان کا سانس رکنے لگا۔ انہوں نے آنکھیں کھولنے کی کوشش کی لیکن ان سے آنکھیں نہ کھلیں۔ پھر ان کے ذہن پر تاریکی چھانے لگی اور پھر ایک ایسا وقت بھی آیا کہ ان کے ذہن مکمل اندھیرے میں ڈوب گئے۔ عمران کے ذہن میں جو آخری خیال ابھرا تھا وہ یہ تھا کہ بڑے بڑے دشمن انہیں ختم نہ کر سکے۔ آج ریت کے اس طوفان نے ان کی سانسیں روک دی تھیں۔

عمران کو بے ہوش ہوئے نجانے کتنا وقت ہوا تھا کہ اس کے ذہن کو ایک جھٹکا سا لگا۔ اسے ایسے لگا جیسے سینکڑوں میل دور سے

کوئی اسے آوازیں دے رہا ہو۔ پھر آہستہ آہستہ یہ آوازیں صاف ہوتی گئیں۔

"باس۔ باس اٹھو ہوش میں آؤ"...... یہ جوزف کی آواز تھی جو اسے ہلا ہلا کر آوازیں دے رہا تھا۔ عمران نے آہستہ آہستہ آنکھیں کھول دیں۔ اب اسے محسوس ہوا کہ اس کی آنکھوں پر ریت نہیں ہے۔

"باس۔ میں نے آپ کی آنکھوں سے ریت صاف کر دی تھی"...... جوزف نے کہا تو عمران نے اس کی طرف دیکھا اور پھر عمران کی نظر جیسے ہی جوزف پر پڑی وہ چونک کر اٹھ بیٹھا کیونکہ جوزف کے قریب ہی دو خوفناک شکل کی عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں۔ ان کی آنکھوں پر کپڑے کی پٹیاں بندھی ہوئی تھیں اور منہ میں سات رنگ کی ڈوری کسی ہوئی تھی۔ یہ سات رنگ کی ڈوری اسے بابا حسن شاہ نے دی تھی۔ جبکہ سیاہ کپڑے کی پٹیاں جوزف نے خود تیار کی تھیں۔ عمران انہیں دیکھتے ہی سمجھ گیا تھا کہ یہ دونوں عورتیں شیطانی ذریات ہیں اور جوزف نے انہیں قابو کر لیا ہے۔ آنکھوں پر سیاہ پٹی کی وجہ سے ان دونوں کا آقا اب انہیں نہیں دیکھ سکتا تھا اور منہ میں ڈوری کی وجہ سے یہ کسی کو مدد کے لئے بلانے سے قاصر تھیں۔

"جوزف۔ تم نے انہیں کیسے قابو کر لیا"...... عمران نے ان دونوں کا جائزہ لینے کے بعد کہا۔

"باس۔ میں نے ان کی شیطانی بو محسوس کر لی تھی۔ ہم منوں

ریت تلے دب گئے تھے اور انہوں نے ہمیں ریت سے نکالا۔ بس جیسے ہی ہم سب ریت سے نکل آئے تو میں نے فادر جوشوا کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق بیک وقت ان دونوں کی گردنوں پر مکے رسید کئے تو یہ دونوں فوراً بے ہوش ہو گئیں۔ پھر میں نے ان کی آنکھوں پر سیاہ پٹیاں باندھ دیں اور منہ ڈوری سے کس دیئے۔ اس کے بعد میں آپ کو ہوش میں لانے لگا تو یہ ہوش میں آ گئیں۔ لیکن اب چونکہ یہ بے بس ہیں اس لئے میں نے ان کے ہوش میں آنے کی پرواہ نہیں کی"۔۔۔ جوزف نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کیا تم بے ہوش نہیں ہوئے تھے"۔۔۔ عمران نے جوزف سے پوچھا۔

"ہوا تھا باس لیکن شاید ان شیطانوں کی بو کی وجہ سے مجھے ہوش آ گیا تھا"۔۔۔ جوزف نے کہا۔

"ہونہہ۔ شاید یہی وجہ ہے۔ بہرحال اب تم صفدر اور خاور کو ہوش میں لاؤ"۔۔۔ عمران نے جوزف سے کہا اور وہ خود جولیا کی طرف بڑھا۔ جولیا کی آنکھیں ابھی تک ریت سے بھری ہوئی تھیں۔ عمران نے اس کی آنکھیں صاف کیں اور پھر اس نے جولیا کا ناک و منہ بند کر دیا۔ جیسے ہی جولیا کے جسم کو ایک ہلکا سا جھٹکا لگا عمران نے اپنا ہاتھ اس کے منہ سے ہٹا لیا اور تھوڑی دیر بعد وہ تینوں بھی ہوش میں آ چکے تھے۔

"عمران۔ یہ اتنی بھیانک عورتیں کون ہیں"۔۔۔ جولیا نے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ شیطانی ذریات ہیں اور انہیں جوزف نے پکڑا ہے۔ ان کا باقی انٹرویو ابھی کرنا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے بعد وہ ان دونوں کی طرف متوجہ ہوا۔

"ہاں۔ اپنا اپنا نام بتاؤ"۔۔۔ عمران نے ان دونوں سے کہا۔

"میرا نام کشیلی ہے اور اس کا تاناشائی"۔۔۔ ان میں سے ایک عورت نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"تم کس کی غلام ہو"۔۔۔ عمران نے دوسرا سوال پوچھتے ہوئے کہا۔

"ہم دونوں آقا ذیلون کی غلام ہیں"۔۔۔ اس مرتبہ دوسری شیطان عورت نے کہا۔

"کیا ہمارا ایک ساتھی جس کا نام تنویر ہے۔ اس ذیلون کی قید میں ہے"۔۔۔ عمران نے تاناشائی سے پوچھا۔

"ہاں۔ تمہارا ایک ساتھی ذیلون کی قید میں ہے اور ذیلون اس پر تلائی عمل کر رہا ہے"۔۔۔ تاناشائی نے کہا۔

"کیا ہے یہ تلائی عمل۔ اس سے ہمیں کیا نقصان ہو گا"۔ عمران نے پوچھا۔

"تلائی عمل انتہائی خطرناک عمل ہے۔ ہزاروں سال پہلے کے ساحر یہ عمل کرتے تھے۔ پھر یہ عمل آہستہ آہستہ متروک ہو گیا۔ اب

تمہیں ختم کرنے کے لئے آقا ذیلون یہ متروک عمل کر رہا ہے"۔ تالشائی نے کہا اور پھر اس نے تلائی عمل کے نقصانات بھی بتا دیئے۔

"یہ ریت کا طوفان تمہارا لایا ہوا تھا"...... عمران نے تالشائی سے پوچھا۔

"نہیں۔ اس صحرا میں ریت کے طوفان آتے رہتے ہیں۔ ہم میں ریت کا طوفان لانے کی صلاحیت نہیں ہے"...... تالشائی نے کہا۔

"تم نے ہمارے اوپر سے ریت کیوں ہٹائی ہے"...... عمران نے تالشائی سے ایک اور سوال پوچھا۔

"ہم نے آقا ذیلون کو جا کر بتانا تھا کہ تم زندہ ہو یا مر چکے ہو۔ ہم تمہیں چیک کر کے ہی آقا ذیلون کو بتانا چاہتی تھیں تاکہ کسی شک و شبے کی گنجائش نہ رہے۔ لیکن تمہارا یہ کالا ساتھی بہت ہی خطرناک ہے۔ ہم اس کے ذہن میں داخل نہیں ہو سکیں اور اس نے نجانے کیا عمل کیا ہے کہ ہمیں کچھ نظر نہیں آ رہا اور ہم خود کو بے بس محسوس کر رہی ہیں"...... تالشائی نے کہا۔

"اب تم ہمیں اس صحرا سے باہر لے کر جاؤ گی"...... عمران نے تالشائی سے کہا۔

"ایسا ممکن نہیں ہے کیونکہ ہمارے آقا ذیلون نے ہمیں اس کی جازت نہیں دی۔ ہم نے اس کے حکم کے خلاف کوئی عمل کیا تو ہم

جل کر فنا ہو جائیں گی"...... تالشائی نے انکار کرتے ہوئے کہا۔

"اگر تم نے میرا حکم نہ مانا تو میں بھی تمہیں جلا کر فنا کر دوں گا"۔ عمران نے اس مرتبہ سخت لہجے میں کہا۔

"نن۔ نن۔ نہیں۔ ہمیں مت جلانا۔ ہمیں جلا کر تمہیں کوئی فائدہ نہیں ہوگا"...... اس مرتبہ کشلی نے کہا۔

"تو پھر میرا حکم مانو اور ہمیں اس صحرا سے باہر لے چلو"۔ عمران نے بدستور سخت لہجے میں کہا۔

"ہم مجبور ہیں۔ ہم تمہارا حکم نہیں مان سکتیں۔ ہم نے اگر آقا ذیلون کے حکم کے خلاف ایک قدم بھی اٹھایا تو ہمیں فوراً آگ لگ جائے گی اور ہم فنا ہو جائیں گی"...... کشلی نے کہا۔

"تو پھر تم بتاؤ کہ ہم تمہارا کیا کریں"...... عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"تم ہمیں چھوڑ دو"...... کشلی نے کہا تو عمران کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔

"ہم تمہیں چھوڑ دیں تاکہ تم ہمیں پھر مارنے کی کوشش کرو"۔ عمران نے کہا۔

"ہم تو مجبور ہیں۔ غلام طاقتیں ہیں۔ اپنے آقا کا ہر حکم ماننا ہم پر لازم ہے۔ اگر ہم آقا کا کوئی حکم نہ مانیں تو ہمیں خود بخود آگ لگ جاتی ہے اور ہم فنا ہو جاتی ہیں"...... تالشائی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر تم اپنے آقا کے حکم کے خلاف کچھ نہیں کر

سکتیں تو پھر میں ہی تمہیں جلا کر فنا کر دیتا ہوں"...... عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے ریت سے تیمم کرنے کے بعد اونچی آواز میں معوذتین کا ورد کیا اور ان دونوں پر پھونک مار دی۔ جیسے ہی عمران نے ان پر پھونک ماری ان دونوں کو ایسے آگ لگ گئی جیسے پٹرول یکدم آگ پکڑ لیتا ہے اور ساتھ ہی ان کی دردناک چیخیں صحرا میں گونجنے لگیں۔ ان کی چیخوں کی آوازیں اتنی تیز تھیں کہ لگتا تھا جیسے سینکڑوں بدروحیں مل کر چیخ رہی ہوں۔ وہ سب غور سے انہیں جلتا ہوا دیکھنے لگے۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ جل کر ختم ہو گئیں اور صحرا میں جیسے یکدم سکوت طاری ہو گیا۔ اتنی تیز اور دردناک چیخوں کے بعد صحرا میں یکا یک خاموشی ہوئی تو ان سب نے سکون کا سانس لیا۔

"عمران۔ اب آگے بھی بڑھنا ہے یا ادھر ہی کھڑے رہنا ہے"...... کچھ دیر کے سکوت کے بعد جولیا کی آواز سنائی دی تو وہ سب اس طرح چونکے جیسے کسی بھیانک خواب سے جاگے ہوں۔

"مس جولیا۔ ہم ریت کے سمندر میں ہیں۔ ہمیں نہیں معلوم کہ ہم نے کس طرف سفر کرنا ہے"...... خاور نے کہا۔

"تو پھر کیا ہم یہاں بیٹھ جائیں اور موت کا انتظار کریں"۔ جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"موت کا ذکر مت کرو۔ جب تک اللہ نہ چاہے ہمیں موت نہیں آ سکتی۔ تمہیں شاید احساس نہیں کہ ہم منوں ٹنوں وزنی ریت

[illegible]نیچے دب گئے تھے۔ ہمارا اس ریت سے نکلنا ممکن ہی نہیں تھا [illegible] اللہ تعالیٰ نے ہمیں بچانا تھا اور دیکھو کہ اس نے ہمیں ان رذیل طاقتوں کے ہاتھوں ریت سے نکالا ہے جو ہمیں مارنے کے لئے آئی تھیں۔ سوچو کہ وہ کتنا بڑا کارساز ہے"...... عمران نے جذباتی لہجے میں کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلائے اور وہاں ایک بار پھر خاموشی چھا گئی۔

"ہم نے بھی تو زندگی بچانے کے لئے جدوجہد کرنی ہے اور آگے بڑھنا ہے۔ جدوجہد کریں گے تو اللہ ہماری مدد فرمائے گا"۔ کچھ دیر کی خاموشی کے بعد جولیا نے کہا۔

"ہاں بھئی۔ جولیا ٹھیک کہہ رہی ہے۔ ہمیں آگے بڑھنا ہے۔ اگر ہماری زندگی ہوئی تو ہم خیریت سے اس صحرا سے نکل جائیں گے اور اگر اس صحرا میں ہماری موت لکھی ہے تو پھر ہمیں موت کے ہاتھوں کوئی بچا نہیں سکتا"...... صفدر نے کہا تو اور پھر وہ سب آگے بڑھنے لگے۔

صحرا میں دھوپ پھیلی ہوئی تھی اور دور دور تک کوئی درخت دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ یہاں تک کہ صحرائی جھاڑیاں بھی دکھائی نہیں دے رہی تھیں۔ جیسے جیسے حدت بڑھ رہی تھی ویسے ویسے چلنا مشکل ہوتا جا رہا تھا۔ ڈیڑھ دو گھنٹوں میں ہی ان کے حلق سوکھ گئے تھے اور انہیں ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے ان کے حلق میں کانٹے چبھ رہے ہوں۔ اب ریت اتنی گرم ہو گئی تھی کہ ایسے لگ رہا تھا جیسے وہ

آگ پر چل رہے ہوں۔ ان کے جوتے اور کپڑے انتہائی گرم ہو گئے تھے۔ مزید ایک ڈیڑھ گھنٹے کے بعد جولیا، صفدر اور خاور سے تو چلنا بھی دشوار ہو گیا۔ عمران کی اپنی حالت بھی خراب ہو رہی تھی لیکن باقی ساتھیوں کی نسبت وہ کچھ بہتر تھا۔ جوزف بھی پیاس سے نڈھال تو ہو رہا تھا لیکن عمران کی طرح وہ بھی بہتر نظر آ رہا تھا۔ پھر ایسا وقت بھی آیا کہ جولیا چکرائی اور تپتی ہوئی ریت پر گر گئی۔ اس کے ریت پر گرتے ہی وہ سب رک گئے۔

"پپ۔ پپ۔ پانی"...... جولیا نے لڑکھڑاتی ہوئی آواز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بے ہوش ہو گئی۔ صفدر اور خاور نے عمران کی طرف ایسی نظروں سے دیکھا جیسے کہہ رہے ہوں کہ عمران، جولیا کو بچا لو۔

"جیسے تم مجبور ہو ویسے ہی میں بھی مجبور ہوں"...... عمران نے دھیمی آواز میں کہا۔

"باس۔ میں ادھر ادھر نظریں دوڑا آتا ہوں۔ شاید کوئی چیز مل جائے اور مسی کی جان بچ جائے"...... جوزف نے کہا اور پھر وہ ایک طرف چلا گیا۔ عمران نے اسے روکنے کی کوشش نہ کی۔ وہ جولیا کے قریب ہی بیٹھ گیا پھر اس نے اپنی شرٹ اتاری اور جولیا کے چہرے پر ڈال دی۔ عمران کے ساتھ ساتھ صفدر اور خاور بھی گرم گرم ریت پر بیٹھ گئے کیونکہ ان کے لئے بھی اب کھڑے رہنا ممکن نہیں رہا تھا۔ تقریباً دس پندرہ منٹ کے بعد صفدر اور خاور کی ہمت بھی

جواب دے گئی۔

"کک۔ کک۔ کہیں سے پانی مل جاتا"...... خاور نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر وہ بھی بیٹھے بیٹھے ریت پر گر گیا۔ عمران کے ہونٹ بھنچ گئے اور اس کے چہرے پر پتھروں کی سی سختی آ گئی۔ اس کے ساتھی اس کی آنکھوں کے سامنے موت کی دہلیز پر پہنچ گئے تھے اور وہ انہیں ظالم موت کے شکنجے سے بچانے سے قاصر تھا۔ اتنی بے بسی اس نے اپنی زندگی میں پہلے کبھی محسوس نہیں کی تھی۔ خاور کے ریت پر گرنے کے چار پانچ منٹ بعد صفدر بھی ریت پر گر گیا اور اس کے منہ سے بھی صرف لفظ پانی نکلا۔

وہ تینوں بے ہوش ہو چکے تھے یا دم توڑ چکے تھے عمران کو معلوم نہیں تھا۔ وہ جوزف کا انتظار کرنے لگا جو اتنی دیر گزر جانے کے باوجود ابھی تک واپس نہیں آیا تھا۔ پھر عمران نے خود ہی پانی کی تلاش میں جانے کا فیصلہ کیا۔ وہ اٹھا لیکن اٹھتے ہی اس کا سر چکرا گیا اور اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھا گیا۔ وہ سر پکڑ کر واپس بیٹھ گیا۔

"بب۔ بب۔ باس"...... عمران کو جوزف کی آواز سنائی دی تو اس نے آنکھیں کھول کر سامنے دیکھا۔ جوزف اس کے سامنے تھا لیکن انتہائی خستہ حالت میں۔ پیاس نے اس کے سیاہ چہرے کو اور زیادہ سیاہ کر دیا تھا۔ ہونٹ انتہائی خشک ہو گئے تھے۔ چلنے پھرنے کی وجہ سے وہ بالکل ہی نڈھال دکھائی دے رہا تھا۔ وہ بھی ریت

پر گرتا چلا گیا۔

"جوزف۔ جوزف۔ ہوش میں رہو۔ ہمت کرو"..... عمران نے اسے آوازیں دیتے ہوئے کہا۔

"باس۔ تم میری شہ رگ پر خنجر چلاؤ۔ مسی کو بھی میرا خون پلا دو اور خود بھی میرا خون پی لو۔ میرے خون کا آخری قطرہ بھی تمہاری جان بچانے کے کام آ جائے اس سے بڑھ کر میرے لئے خوشی کی اور کوئی بات نہیں ہو سکتی"..... جوزف نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے پر خلوص لہجے میں کہا۔ اس وقت جوزف بھی موت کی دہلیز پر پہنچا ہوا تھا لیکن عمران سے اس کی محبت اور چاہت نے عمران کو جذباتی بنا دیا۔ عمران تھوڑا سا کھسکا اور اس کے قریب آ گیا اور اس نے جوزف کا سر اپنی آغوش میں رکھ لیا۔

"نہیں جوزف۔ مجھے ایسی زندگی کی ضرورت نہیں ہے جو تمہیں قربان کر کے لے اور تم میرے ساتھ ہو تو میں زندہ ہوں اور اگر تم مجھ سے بچھڑ گئے تو میں زندہ نہیں رہوں گا"..... عمران نے جذباتی لہجے میں کہا۔

"بب۔ بب۔ باس۔ میری جان تم پر قربان"..... جوزف نے کہا اور اس کی آنکھیں بند ہوتی چلی گئیں۔ وہ بھی بے ہوش ہو گیا تھا۔ اسی لمحے عمران کو جولیا کی کراہ سنائی دی تو عمران، جوزف کو چھوڑ کر جولیا کے قریب آ گیا۔ جولیا کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور اس کے ہونٹ کچھ کہنے کے لئے کھلنے کی کوشش کر رہے تھے۔ عمران

تھا کہ جولیا پانی مانگ رہی ہے۔ جولیا کی حالت اس مچھلی جیسی ہی تھی جو آخری دموں پر ہو اور اس میں تڑپنے کی سکت بھی نہ ہو تو اس کا منہ کھلتا اور بند ہوتا ہے۔

عمران نے جولیا کی یہ حالت دیکھی تو بے اختیار اس کی آنکھیں آسمان کی طرف بند ہو گئیں۔ اسی لمحے عمران کو ایک آواز سنائی دی اور وہ چونک پڑا۔ اس نے سامنے دیکھا اور اس کا چہرہ پتھروں کی مانند سخت ہو گیا۔ آٹھ دس اونٹ غضبناک آوازیں نکالتے، بلبلاتے اور دوڑتے ہوئے ان کی طرف آ رہے تھے۔ وہ جس طرح آ رہے تھے انہیں دیکھ کر صاف محسوس ہو رہا تھا کہ وہ ان پر حملہ کرنے ہی آ رہے ہیں۔ عمران کی زندگی میں اس سے پہلے کبھی خوف کا کوئی ایسا لمحہ نہیں آیا تھا لیکن اس وقت صحرا کی آگ نے اس کے جسم سے ساری طاقت نچوڑ لی تھی۔ وہ اس قدر نڈھال ہو چکا تھا کہ حرکت کرنے سے قاصر تھا جبکہ اس کے باقی ساتھی تو جاں بلب تھے اور اونٹ درندوں کی مانند ان کی طرف دوڑ رہے تھے اور لگ ایسے ہی رہا تھا کہ وہ انہیں چیر پھاڑ دیں گے اور اس صورتحال کو دیکھ کر ایک لمحے کے لئے عمران کے دل میں بھی خوف پیدا ہو گیا اور اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ اونٹوں کے پاؤں کی دھمک اب قریب آ گئی تھی۔ عمران نے آنکھیں کھول کر دیکھا۔ اونٹ اب ان کے سروں پر پہنچ چکے تھے۔ اچانک عمران کے ذہن میں ایک خیال بجلی کی مانند کوندا کہ کہیں یہ اونٹ شیطانی طاقتیں نہ ہوں۔ اس خیال کے آتے

ہی عمران نے بلند آواز میں مقدس آیات کی تلاوت کی اور اونٹوں کی طرف پھونک ماری لیکن اونٹ بدستور ان کی طرف بڑھتے رہے۔ جس کا مطلب تھا کہ وہ شیطانی طاقتوں کی بجائے اصل اونٹ تھے جو اب ان سے صرف چند قدم کے فاصلے پر رہ گئے تھے۔ عمران بے بسی کی حالت میں انہیں اپنی طرف بڑھتے ہوئے دیکھنے لگا۔

ذیلون اپنے کمرے میں بیٹھا کشیلی اور تالشائی کا انتظار کر رہا تھا جنہیں صحرائے نشکان گئے کافی دیر ہو گئی اور انہوں نے ابھی تک عمران اور اس کے ساتھیوں کی کوئی نئی خبر نہیں دی تھی۔

"میں خود ہی ان سے رابطہ کروں۔ یہ اب تک کوئی نئی خبر لے کر کیوں نہیں آئیں"...... ذیلون نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں لیکن اگلے ہی لمحے وہ چونک پڑا۔ کیونکہ کشیلی اور تالشائی سے اس کا ذہنی رابطہ نہیں ہو رہا تھا اور یہ اس کے لئے نہایت ہی عجیب بات تھی۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ دونوں مجھے نظر کیوں نہیں آ رہیں"...... ذیلون نے پریشان لہجے میں کہا لیکن اسے کوئی وجہ بھی سمجھ نہیں آئی۔ اس نے ایک بار پھر کوشش کی تو اسے دوبارہ بھی ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ وہ بے قراری کے عالم میں اپنے بیڈ سے نیچے اترا اور کمرے میں ٹہلنے لگا۔ اسے کمرے میں ٹہلتے ہوئے تھوڑی ہی دیر گزری تھی

کہ اسے کشیلی اور تالشائی کی چیخیں سنائی دیں۔

''اوہ۔ اوہ۔ تالشائی اور کشیلی جل رہی ہیں۔ اوہ۔ عمران نے انہیں جلا ڈالا ہے''...... ذیلون نے چونکتے ہوئے کہا۔ چیخیں کچھ دیر تک ذیلون کو سنائی دیتی رہیں پھر معدوم ہو گئیں۔

''عمران۔ میں تجھے تڑپا تڑپا کر ماروں گا''...... ذیلون نے اس مرتبہ غراتے ہوئے کہا۔ اس کی آواز میں خونخوار درندوں کی غراہٹیں شامل ہو گئی تھیں اور اس کی آنکھوں کی سرخی بھی کئی گنا بڑھ گئی تھی۔ وہ مزید چند منٹوں تک کمرے میں ٹہلتا رہا۔ پھر وہ شیطان کے بت کے قریب آیا اور مؤدبانہ انداز میں اس کے سامنے بیٹھ گیا۔ اس نے آنکھیں بند کر لیں اور منہ ہی منہ میں بڑبڑانے لگا۔ تقریباً تین منٹ بعد کمرے میں کتے کے بھونکنے کی آواز سنائی دی تو ذیلون نے آنکھیں کھولیں۔ اس کے سامنے سیاہ رنگ کی ایک کتیا کھڑی تھی۔ ذیلون نے آنکھیں کھولیں تو کتیا نے آگے بڑھ کر اس کے پیروں پر زبان پھیری اور پھر اگلے ہی لمحے وہ ایک سیاہ عورت میں تبدیل ہو گئی۔ اس کی شکل کافی حد تک کتوں سے مشابہت رکھتی تھی۔

''خباثی حاضر ہے آقا۔ حکم دو''...... اس عورت نے ذیلون کے سامنے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

''تجھے معلوم ہو گیا ہے کہ تالشائی اور کشیلی فنا ہو گئی ہیں''۔ ذیلون نے اس سے پوچھا۔

''ہاں آقا۔ مجھے معلوم ہو چکا ہے۔ مہان آقا کے دشمن خاص نے انہیں جلا کر فنا کر دیا ہے''...... خباثی نے کہا۔

''مہان آقا کا یہ دشمن عمران اور اس کے ساتھی صحرائے نشکان میں موجود ہیں۔ تم وہاں جاؤ اور دور سے ان کی نگرانی کرو اور پل پل کی خبر مجھے دیتی رہو''...... ذیلون نے تحکمانہ لہجے میں خباثی سے کہا۔

''ٹھیک ہے آقا۔ میں ابھی جاتی ہوں''...... خباثی نے سر جھکاتے ہوئے کہا اور پھر وہ غائب ہو گئی۔ اس کے غائب ہونے کے بعد ذیلون چند لمحوں تک کچھ سوچتا رہا پھر اس نے دوبارہ آنکھیں بند کیں اور منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد کمرے میں الو کی آواز سنائی دی اور جب ذیلون نے آنکھیں کھولیں تو اسے شیطان کے بت کے قدموں میں ایک الو بیٹھا ہوا دکھائی دیا۔ جیسے ہی ذیلون نے آنکھیں کھولیں الو اڑا اور پھر فرش پر گر گیا۔ فرش پر گرتے ہی وہ چند لمحے پھڑپھڑایا اور پھر وہ انسانی شکل میں آ گیا۔ اس کی رنگت توے جیسی تھی۔ اعضا انسانی تو تھے لیکن انتہائی بدنما اور آنکھیں تو بالکل کسی الو کی طرح تھیں۔

''آپ کا غلام شب تار حاضر ہے آقا''...... اس نے بھی ذیلون کے سامنے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

''تو میرے قریب رہ۔ میں نے تجھ سے بڑے کام لینے ہیں''...... ذیلون نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

پوچھتا ہوں"...... ذیلون نے کہا اور پھر اس نے آنکھیں بند کر لیں اور خباثی کو آواز دی۔ اگلے ہی لمحے خباثی وہاں حاضر ہو گئی۔

"حکم آقا۔ خباثی حاضر ہے"...... خباثی نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"ہمارے دشمنوں کی اس وقت کیا پوزیشن ہے"...... ذیلون نے متکبرانہ لہجے میں کہا۔

"وہ مرنے والے ہیں آقا۔ صحرا کی گرمی نے ان کے جسموں کی ساری طاقت ختم کر دی ہے۔ وہ سب اس وقت ریت پر پڑے تڑپ رہے ہیں۔ بس تھوڑی ہی دیر میں ان کے دم نکل جائیں گے"...... خباثی نے کہا۔ خباثی کی بات سن کر ذیلون اور مالکوٹا خوش ہو گئے۔

"ذیلون۔ کیوں نہ ان کے آخری لمحات کو اور زیادہ اذیت ناک بنا دیا جائے۔ اتنا اذیت ناک کہ مہان آقا تم سے بہت زیادہ خوش ہو جائے"...... مالکوٹا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیسے"...... ذیلون نے پوچھا۔

"تمہارے پاس شب تار موجود ہے۔ یہ صحرا میں کچھ بھوکے اونٹ چھوڑ دے گا۔ ایسے وحشی اور خونخوار اونٹ جوان دشمنوں کو چیر پھاڑ کر کھا جائیں گے"...... مالکوٹا نے کہا تو ذیلون کی آنکھیں چمکنے لگیں۔

"ہاں۔ تمہارا مشورہ تو بہت ہی اچھا ہے"...... ذیلون نے خوشی

سے معمور لہجے میں کہا۔

"شب تار۔ تو نے سن لیا ہے سردار مالکوٹا نے کیا کہا ہے"۔ ذیلون نے اس مرتبہ شب تار سے کہا۔

"ہاں آقا۔ میں نے سن لیا ہے۔ صحرائے تشکان میں خونخوار قسم کے اونٹ موجود ہیں۔ جنہیں صحرا میں کوئی انسان نظر آ جائے تو وہ اسے چیر پھاڑ کر کھا جاتے ہیں"...... شب تار نے کہا۔

"تم ایسے کچھ اونٹوں کو ان کے قریب چھوڑ دو۔ تم جن اونٹوں کو چھوڑ گے ہم ان کی آنکھوں کے ذریعے عمران اور اس کے ساتھیوں کا ہولناک انجام دیکھ لیں گے"...... ذیلون نے شب تار سے کہا۔

"جی آقا۔ میں جا رہا ہوں"...... شب تار نے کہا اور پھر وہ وہاں سے غائب ہو گیا۔

"تو بھی جا اور ان کی موت کا نظارہ کر لیکن ایک بات کا خیال رکھنا ہے۔ جب تک اونٹ ہمارے ان دشمنوں کو ہڑپ نہ کر جائیں تو نے ان کے قریب نہیں جانا"...... ذیلون نے خباثی کو تنبیہ کرتے ہوئے کہا۔

"آقا۔ تمہارے حکم کی تعمیل ہو گی"...... خباثی نے سر جھکاتے ہوئے کہا اور پھر وہ بھی غائب ہو گئی۔

"بس اب تھوڑی ہی دیر باقی ہے۔ پھر میں ڈان مارک جاؤں اور جزیرہ مارک کو بھی ہمارا ہو جائے گا۔ جہاں ہم دوسری شیطانی دنیا

"غلام کی تو برسوں سے خواہش ہے کہ آقا اس سے کوئی کام لے لیکن تم نے کبھی اس غلام کو موقع ہی نہیں دیا"...... شب تار نے شکوہ بھرے لہجے میں کہا۔

"میرے پاس مہان آقا کے دیئے ہوئے سینکڑوں غلام ہیں اور یہ مجھے ہی معلوم ہے کہ میں نے کس غلام سے کیا اور کب کام لینا ہے"...... ذیلون نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہاں آقا۔ یہ تو تم ہی بہتر جانتے ہو۔ ہم تو بس تمہارے غلام ہیں"۔ شب تار نے ایک بار پھر سر جھکاتے ہوئے کہا۔ پھر اس سے پہلے کہ ذیلون اس سے مزید کچھ کہتا خباثی کمرے میں ظاہر ہوئی۔

"ہاں۔ خباثی کیا خبر لے کر آئی ہے تو"...... ذیلون نے خباثی کو دیکھتے ہی سخت لہجے میں کہا۔

"آقا۔ بڑی اہم خبریں لائی ہوں"...... خباثی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"فضول باتوں کا میرے پاس وقت نہیں ہوتا۔ اس لئے بتاؤ کیا اہم خبریں ہیں"...... ذیلون نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے آقا۔ جو تمہارا حکم۔ اب میں صرف کام کی باتیں ہی کروں گی"...... خباثی نے کہا۔

"تو بتا کام کی باتیں"...... ذیلون نے کہا۔

"آقا۔ صحرا میں ریت کا طوفان آیا تو تمہارے دشمن خاص اور اس کے ساتھی ریت کے نیچے دب گئے۔ کشیلی اور تالشائی نے یہ

دیکھنے کے لئے کہ وہ زندہ ہیں یا مر چکے ہیں ان پر سے ریت ہٹا دی اور ان سب کو ریت سے باہر نکالا۔ آپ کے دشمن خاص کا افریقی ساتھی تو بہت ہی خطرناک انسان ہے۔ اس نے تالشائی اور کشیلی کو بے بس کر دیا اور پھر تمہارے دشمن خاص نے ان پر روشن کلام پڑھ کر پھونک ماری تو وہ دونوں فنا ہو گئیں"...... خباثی نے کہا۔

"ان دونوں نے حماقت کی جو ان پر سے ریت ہٹا دی اور اس حماقت کی سزا انہیں مل چکی ہے۔ وہ ہمیشہ کے لئے فنا ہو گئی ہیں اور تم دونوں بھی سن لو اگر تم سے کوئی حماقت ہو گئی تو تم دونوں بھی تالشائی اور کشیلی کی طرح فنا ہو جاؤ گے"...... ذیلون نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"آقا۔ ہم تو تمہارے حکم کے بغیر سانس بھی نہیں لیں گے"۔ خباثی اور شب تار نے بیک زبان ہو کر کہا۔

"اس صورت میں تم زندہ رہ سکتے ہو۔ تمہارے زندہ رہنے کی پھر اور کوئی صورت نہیں"...... ذیلون نے بدستور سخت لہجے میں کہا۔

"میں جانتی ہوں آقا"...... خباثی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سر بھی جھکایا۔

"میں بھی جانتا ہوں آقا"...... شب تار نے بھی خباثی کی میں سر جھکاتے ہوئے کہا۔

آباد کریں گے''۔ ذیلون نے مسکراتے ہوئے کہا تو مالکوٹا بھی مسکرانے لگا۔

''ہاں۔ جزیرہ مارکو خاص اہمیت کا حامل ہے۔ مہان آقا کی خواہش ہے کہ اس جزیرے پر شیطانی دنیا آباد کی جائے لیکن اس جزیرے پر حکومت ڈان مارک کی اجازت کے بغیر شیطانی دنیا آباد نہیں کی جا سکتی اب تم حکومت سے اجازت لے لو گے تو پھر آسانی ہو جائے گی''...... مالکوٹا نے کہا تو ذیلون نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کیونکہ وہ بھی یہ باتیں جانتا تھا۔ انہیں باتیں کرتے ہوئے تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ ان کی آنکھوں کے سامنے ایک منظر آ گیا اس منظر میں ہر طرف ریت ہی ریت تھی اور ریت پر دس اونٹ دوڑ رہے تھے۔ ان کی زبانیں منہ سے باہر نکلی ہوئی تھیں جو کافی بڑی اور پھیلی ہوئی تھی۔ ان کے منہ سے خوفناک آوازیں نکل رہی تھیں۔ اس حالت میں دوڑتے ہوئے وہ انتہائی خطرناک درندے لگ رہے تھے۔ ان کے انداز سے صاف محسوس ہو رہا تھا کہ جو بھی ان کے سامنے آئے گا یہ اسے چیر پھاڑ دیں گے۔ انہی کی آنکھوں کے ذریعے ہی ذیلون اور مالکوٹا نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی دیکھ لیا۔ وہ سب ریت پر گرے ہوئے تھے اور ان کے چہرے نقاہت سے مرجھا چکے تھے۔

''اب تم مرو گے عمران۔ ہاہاہا۔ عمران گیا۔ دنیا والو۔ عمران تمہاری دنیا سے گیا۔ ہاہاہا''...... ذیلون بیڈ سے نیچے اترا اور اس

نے قہقہے لگانے شروع کر دیئے۔ خوشی کی وجہ سے وہ پاگل ہی ہو گیا تھا۔ مالکوٹا کی خوشی کی بھی انتہا نہ رہی تھی۔

''آقا۔ یہ چھ اونٹ اور چار اونٹنیاں انتہائی خونخوار ہیں۔ یہ ابھی تمہارے دشمنوں کو ہڑپ کر جائیں گے''...... شب تار نے خوشی سے معمور لہجے میں کہا تو ذیلون نے اس کی طرف دیکھا۔

''ان کا ساتھی تنویر تم دونوں کا ہوا۔ آج رات تم جشن منانا اور اس کے خون سے اپنی پیاس بجھانا اور گوشت سے بھوک مٹانا''۔ ذیلون نے خوشی سے معمور لہجے میں کہا۔

اونٹ اب عمران اور اس کے ساتھیوں کے بہت قریب پہنچ چکے تھے کہ اچانک ہی وہ چاروں اچھل پڑے۔ جس طرح بجلی فیل ہونے پر ٹیلی ویژن سکرین سے منظر ایک دم غائب ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اونٹ اور صحرائے نشکان کا منظر ان کی آنکھوں سے غائب ہو گیا تھا۔

''اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا ہو گیا ہے''...... ذیلون نے چونکتے ہوئے کہا اور پھر اس نے غصے سے شب تار کی طرف دیکھا۔

''پپ۔ پپ۔ پتا نہیں آقا۔ کیا ہوا ہے۔ اونٹ تو اب تمہارے دشمنوں کے سروں پر پہنچ گئے ہیں''...... شب تار نے ہکلاتے ہوئے کہا تو ذیلون نے مالکوٹا کی طرف دیکھا۔

''یہ۔ یہ۔ کیا ہوا ہے سردار مالکوٹا''...... ذیلون نے اس مرتبہ مالکوٹا سے پوچھا۔

”میں بھی تو تمہارے ساتھ ہی موجود ہوں۔ میں بھلا کیا کہہ سکتا ہوں“...... مالکوٹا نے کہا۔

”تم دونوں دفع ہو جاؤ اور پتا کر کے آؤ کہ کیا ہوا ہے“۔ ذیلون نے خباثی اور شب تار سے چیخ کر کہا تو وہ دونوں فوراً وہاں سے غائب ہو گئے۔ جبکہ ذیلون پریشانی کی حالت میں ٹہلنے لگا۔

”پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے ذیلون۔ اونٹ عمران اور اس کے ساتھیوں کے سروں پر پہنچ گئے تھے اور اب وہ ان کی چیر پھاڑ میں مصروف ہوں گے۔ بس کسی وجہ سے وہ ہماری نظروں سے اوجھل ہو گئے ہیں“...... مالکوٹا نے ذیلون کو اس قدر پریشان دیکھا تو اسے تسلی دیتے ہوئے بولا۔ لیکن ذیلون کی پریشانی میں کوئی کمی نہ ہوئی۔ پریشانی کی حالت میں ٹہلتے ہوئے اسے نجانے کتنی دیر ہو گئی تھی کہ وہ اور مالکوٹا دونوں ہی ایک ساتھ اچھل پڑے اور ان کے سیاہ چہرے اور زیادہ سیاہ ہو گئے۔ آنکھیں حیرت اور خوف کی زیادتی کی وجہ سے پھٹنے لگیں۔

مقدس آیات پڑھ کر پھونک مارنے کے باوجود بھی وہ اونٹ بدستور ان کی طرف بھاگتے رہے تو عمران سمجھ گیا کہ یہ شیطانی طاقتیں نہیں ہیں۔ بلکہ اصلی جانور ہیں۔ عمران جانتا تھا کہ جس طرح جنگلوں میں خونخوار درندے ہوتے ہیں اسی طرح چند بڑے صحراؤں میں ایسے اونٹ بھی پائے جاتے ہیں جو کہ نہایت خونخوار ہوتے ہیں اور اب جس طرح اونٹ ان کی طرف بڑھ رہے تھے عمران کو یقین ہو گیا تھا کہ یہ اونٹ انہیں چیر پھاڑ دیں گے۔

”جوزف۔ جوزف۔ میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ ہوش میں آؤ۔ درندے ہماری طرف بڑھ رہے ہیں اور ہم نے ان سے بچنا ہے“۔ عمران نے تیز لہجے اور تحکمانہ انداز میں کہا تو جوزف کے جسم کو ایک جھٹکا لگا۔ عمران جانتا تھا کہ جوزف سے اس کا روحانی تعلق ہے اور عمران کے حکم پر اس کی روحانی صلاحیتیں بیدار ہو سکتی ہیں۔ اس کی روحانی صلاحیتوں کو بیدار کرنے کے لئے ہی عمران نے اسے تیز

آواز میں حکم دیا تھا اور یہ عمران کی آواز کا ہی اثر تھا کہ جوزف کا بے سدھ پڑا ہوا جسم ایک دم جھٹکا کھا گیا تھا۔

اونٹ ان سے اب صرف چند قدموں کی دوری پر تھے کہ عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا۔ اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔ پھر اس کی نظر تمام اونٹوں پر پڑی تو ایک خیال بجلی کی طرح اس کے ذہن میں آیا اور اسی لمحے اس کے چہرے پر مسکراہٹ بھی آ گئی۔ اگلے لمحے اس کے مشین پسٹل سے دھماکے ہوئے اور آگے والے تین اونٹوں کے سروں میں سوراخ ہو گئے۔ وہ دوڑتے دوڑتے نیچے گر گئے جبکہ باقی اونٹ وہیں رک گئے۔ شاید انہوں نے اپنی زندگی میں اتنے خوفناک دھماکوں کی آوازیں نہیں سنی تھیں۔ وہ ایک لمحے کے لئے رکے اور پھر واپس مڑے لیکن اس سے پہلے کہ وہ بھاگتے عمران کے مشین پسٹل سے پھر دھماکے ہوئے۔ اس مرتبہ عمران نے اونٹوں کے پیروں کا نشانہ لیا تھا۔ ان اونٹوں میں اونٹنیاں بھی شامل تھیں اور عمران انہیں ہی دیکھ کر مسکرایا تھا۔ اونٹنیاں چار تھیں جن میں سے تین کے پیروں میں تو گولیاں لگ گئیں اور وہ بلبلاتی ہوئی ریت پر گرتی چلی گئیں جبکہ باقی اونٹ اور ایک اونٹنی بھاگ گئے۔ عمران نے ان پر زیدہ توجہ بھی نہیں دی تھی۔

"باس۔ باس۔ یہ اونٹ کہاں سے آ گئے تھے"...... جوزف نے پوچھا جو کہ عمران کی آواز پر ہوش میں آ گیا تھا۔

"شب دیجور کی اولاد۔ یہ اونٹ نہیں ہیں بلکہ اونٹنیاں ہیں۔ یہ کہاں سے آئیں اور کیسے آئیں اس کے بارے میں تو میں کچھ نہیں جانتا۔ البتہ اتنا معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہمارے لئے خاص طور پر بھجوایا ہے"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہمارے لئے۔ لیکن باس یہ تو ہمیں چیر پھاڑ کرنے کے لئے آئے تھے"...... جوزف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ان کے آنے کا جو بھی مقصد تھا لیکن یہ آئے ہمارے لئے ہی ہیں۔ تمہاری جیب میں شاپر بیگ موجود ہیں"...... عمران نے کہا۔

"لیس باس۔ ہیں"...... جوزف نے کہا اور پھر اس نے اپنی جیب سے دو تین شاپر بیگ نکال لئے۔

"ایک اونٹنی کا دودھ تم نکالو اور دوسری کا میں۔ ہمارے ساتھیوں کو اس دودھ کی فوری ضرورت ہے"...... عمران نے اس مرتبہ سنجیدہ لہجے میں کہا۔ پھر اس نے جوزف سے ایک شاپر لیا اور ایک اونٹنی کی طرف بڑھا۔ اونٹنیاں زخمی ہو کر خوفناک آوازوں میں بلبلا رہی تھیں لیکن عمران اور جوزف نے ان کے بلبلانے پر کوئی توجہ نہ دی۔ وہ بار بار اٹھنے کی کوشش بھی کر رہی تھیں۔ لیکن ان سے اٹھا نہیں جا رہا تھا۔ عمران اور جوزف نے ان کا دودھ دوہنا چاہا تو انہوں نے عمران اور جوزف کو گردن سے دبوچنا شروع کر دیا۔ جوزف نے اونٹنی کی گردن پر ایک ہلکا سا مکا مارا جبکہ عمران نے اونٹنی کے منہ پر مشین پسٹل کا دستہ مارا۔ اس کے بعد انہوں نے دودھ دوہنے کی

کوشش شروع کر دی۔ ان میں اور اونٹنیوں میں کشمکش جاری رہی۔ اس کشمکش میں انہوں نے کافی مقدار میں دودھ نکال لیا۔ وہ دونوں شاپر بیگ بھر کر اپنے ساتھیوں کے قریب آ گئے۔

جوزف، صفدر کا منہ کھول کر اسے دودھ پلانے لگا۔ جبکہ عمران نے جولیا کا منہ کھولا اور اس کے منہ میں دودھ ڈالنے لگا۔ ان دونوں کے معدے میں دودھ پہنچا تو انہیں نئی قوت مل گئی۔ انہوں نے فوراً ہی آنکھیں کھول دیں اور اٹھ کر بیٹھ گئے۔ جوزف نے صفدر کو دودھ پلانے کے بعد خاور کو بھی پلا دیا۔ باقی بچ جانے والا دودھ جوزف نے خود پی لیا۔ جبکہ عمران نے بھی جولیا کو دودھ پلانے کے بعد خود دودھ پیا۔ شاپر بیگ خالی ہوئے تو عمران اور جوزف نے ایک بار پھر اونٹنیوں کا دودھ نکال لیا۔ اب اونٹنیوں نے زیادہ مزاحمت بھی نہیں کی تھی کیونکہ زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے وہ کافی کمزور پڑ چکی تھیں۔

"عمران صاحب۔ یہ حلال جانور ہیں۔ اگر یہ مر گئے تو حرام ہو جائیں گے اس لئے بہتر ہے کہ انہیں ذبح کر دیا جائے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ خنجر تو ہمارے پاس ہیں۔ ہم انہیں ذبح کر دیتے ہیں"...... عمران نے کہا۔ پھر عمران، صفدر اور خاور نے ایک ایک اونٹنی کو ذبح کر دیا کیونکہ اونٹنیاں اب مرنے کے قریب پہنچ چکی تھیں۔ ان کے پاس میڈیکل بکس بھی نہیں تھے کہ وہ

ان کے زخموں کا علاج ہی کر دیتے۔ وہ اونٹنیاں ذبح کر کے فارغ ہوئے تو انہوں نے جوزف کو غائب پایا۔

"یہ جوزف کہاں چلا گیا"...... عمران نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا لیکن اس کے سوال کا جواب کسی کے پاس نہیں تھا۔ عمران، صفدر اور خاور تو اونٹنیاں ذبح کرنے میں مصروف تھے جبکہ جولیا انہیں دیکھ رہی تھی اس لئے جوزف کو کہیں جاتے ہوئے کسی نے نہیں دیکھا تھا۔ وہ جوزف کے لئے پریشان ہو ہی رہے تھے کہ انہیں جوزف ایک طرف سے آتا ہوا دکھائی دیا۔ اس کے ساتھ ایک بدشکل اور بھیانک سی عورت اور دوسرا کریہہ الصورت مرد تھا۔ ان کی آنکھوں پر سیاہ پٹیاں بندھی ہوئی تھیں اور منہ میں ست رنگ دھاگے بھی تھے۔ جوزف نے ان دونوں کو گردن سے پکڑا ہوا تھا۔

"جوزف۔ کون ہیں یہ"...... عمران نے ان دونوں کو دلچسپی سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ویسے وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ شیطانی طاقتیں ہیں۔

"باس۔ یہ کالے شیطان ہیں۔ مجھے بار بار ان کی بو محسوس ہوتی تھی۔ جب تم جانور ذبح کر رہے تھے تو مجھے ان کی بو محسوس ہوئی۔ میں نے "کارکی" کا طریقہ استعمال کر کے انہیں پکڑ لیا"...... جوزف نے کہا۔

"کارکی کا طریقہ"...... عمران نے سوالیہ لہجے میں کہا۔

"ہاں باس۔ ایسے شیطانوں کو پکڑنے کے لئے افریقہ کا وچ ڈاکٹر کارکی ایک مخصوص طریقہ استعمال کرتا تھا۔ آج میں نے بھی وہ

طریقہ آزمانے کا فیصلہ کیا اور کامیاب ہو گیا''...... جوزف نے کہا۔

''ہاں شیطانو۔اب ذرا تم اپنا تعارف کراؤ''...... عمران نے ان شیطانی طاقتوں سے کہا۔

''میرا نام شب تار ہے اور میں آقا ذیلون کا غلام ہوں''...... مردانہ شیطانی طاقت نے اپنا نام بتایا۔

''میرا نام خباثی ہے اور میں بھی آقا ذیلون کی غلام ہوں''۔ عورت نے بھی اپنا نام بتاتے ہوئے کہا۔

''تم دونوں ہماری نگرانی کر رہے تھے''...... عمران نے اس مرتبہ سخت لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ ہم آقا ذیلون کے حکم پر تمہاری نگرانی کر رہے تھے''۔ خباثی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''اب تفصیل سے ساری باتیں بتاؤ۔تم نے ہمارے خلاف کیا کیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہم نے تمہارے خلاف کچھ زیادہ کام نہیں کئے۔ تم لوگ یہاں تڑپ رہے تھے اور مرنے کے قریب تھے۔ میں تمہاری خبریں آقا ذیلون تک پہنچا رہی تھی۔ جب میں نے آقا کو بتایا کہ اب تم لوگ مرنے کے قریب ہو تو آقا کے پاس شیطانی دنیا کا سردار مالکوٹا بھی بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے آقا کو مشورہ دیا کہ دشمنوں کی موت اور زیادہ کربناک ہونی چاہئے تو آقا نے شب تار کو حکم دیا کہ یہ اپنی طاقت کے ذریعے خونخوار قسم کے کچھ اونٹ فوراً یہاں پہنچا دے

تمہیں چیر پھاڑ کر کھا جائیں۔ شب تار نے آقا ذیلون کے حکم پر عمل کیا اور کچھ صحرائی اونٹوں کو تمہارے قریب پہنچا دیا۔ پھر ہم نے اس کی خبر بھی ذیلون آقا کو دی۔ ذیلون آقا اور سردار مالکوٹا نے اونٹوں کی آنکھوں کے ذریعے تمہیں اور صحرا کے منظر کو خود دیکھا۔ ہم سب خوش ہو رہے تھے کہ یہ اچانک یہ منظر غائب ہو گیا۔ آقا ذیلون بہت غصے ہوا۔ اس نے حقیقت جاننے کے لئے ہم دونوں کو یہاں بھیج دیا۔

ہم یہاں پہنچے تو تم اونٹنیوں کا دودھ نکال رہے تھے۔ ہم تمہاری حرکتیں دیکھتے رہے پھر نجانے کیا ہوا کہ تمہارے اس کالے ساتھی نے ہمیں قابو کر لیا۔ اس نے ہماری آنکھوں پر سیاہ پردہ ڈال دیا ہے۔ ہمیں آقا ذیلون سمیت اپنا کوئی بھی ساتھی نظر نہیں آ رہا اور ہماری منہ میں یہ نجانے کیسا دھاگا ڈالا ہے کہ ہم آقا ذیلون یا اپنے کسی اور ساتھی کو مدد کے لئے نہیں بلا سکتے''...... خباثی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اب تم ہمیں اس صحرا سے باہر نکالو گی تو اس دنیا کو دیکھ سکو گی ورنہ تمہاری آنکھوں پر یہ کالا پردہ پڑا رہے گا اور تم نے یہ بھی دیکھ لیا ہو گا کہ اس پردے کے ہوتے ہوئے تم خود ایک قدم بھی نہیں چل سکتی۔ میرا ساتھی تمہاری گردن پکڑ کر تمہیں چلا سکتا ہے''۔ عمران نے کہا۔

''تمہیں آقا ذیلون کے حکم پر اس صحرائے نشکان میں پھینکا گیا

ہے۔ اب اس کے حکم پر تمہیں یہاں سے نکالا جا سکتا ہے۔ اس کی اجازت کے بغیر اگر اس کی کوئی غلام طاقت تمہیں صحرا سے باہر نکالنے کی کوشش کرے گی تو وہ جل کر فنا ہو جائے گی“...... خباثی نے کہا۔

”اگر تم نے ہمیں اس صحرا سے نہ نکالا تو میں تمہیں جلا دوں گا۔ میں نے پہلے بھی ذیلون کی دو طاقتوں کو جلایا ہے۔ تمہیں معلوم ہی ہو گا“...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ ہم جانتے ہیں تم نے تالشائی اور کشیلی کو جلا کر فنا کر دیا ہے لیکن ہم بھی مجبور ہیں۔ آقا کے حکم کے بغیر ہم تمہیں یہاں سے نہیں نکال سکتے“...... اس مرتبہ شب تار نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اگر تم میرا حکم نہیں مانتے تو پھر میں تمہیں بھی جلا دیتا ہوں“...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”نن۔ نن۔ نہیں۔ مہان آقا کا واسطہ ہمیں نہ جلاؤ“۔ خباثی نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

”میں تمہارے مہان آقا کو رکھتا ہوں اپنے جوتے کی ٹھوکر پر۔ اس خبیث کا میرے سامنے نام مت لو“...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے خباثی کو ایک تھپڑ بھی رسید کر دیا۔ اس کا تھپڑ کھا کر خباثی لڑکھڑا کر گر گئی۔ عمران معوذتین کا ورد کرنے لگا۔ ورد کر کے کر اس نے خباثی اور راتو پر پھونک ماری تو انہیں بھک سے آگ لگ گئی اور ان کی کربناک چیخوں سے صحرا گونجنے

لگا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ دونوں جل کر فنا ہو گئیں۔ اب شام ہو چکی تھی اور گرمی کی شدت میں کافی کمی ہو گئی تھی۔ عمران نے دور دور تک دیکھا۔

”اب رات ہونے والی ہے۔ صحرا میں سفر کرنا آسان ہو جائے گا۔ اللہ ہماری مدد کرے گا اور ہمیں اس صحرا سے نجات دے گا“۔ عمران نے ان تینوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”انشاء اللہ“...... صفدر، خاور اور جولیا نے بیک آواز کہا۔

”چلو۔ نئے سفر کا آغاز کریں“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے قدم آگے بڑھائے۔ جولیا، صفدر اور خاور اس کے ساتھ ساتھ چلنے لگے جبکہ جوزف ان سے دو قدم پیچھے تھا۔

”عمران۔ ذیلون ہمیں اونٹوں کی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ پھر ان کی آنکھوں سے یہ منظر یکدم کیسے غائب ہو گیا“...... جولیا نے ایک خیال کے تحت عمران سے پوچھا۔

”میں نے اونٹوں کو شیطانی طاقتیں سمجھ کر معوذتین کا ورد کر کے ان پر پھونک ماری تھی اور میرا خیال ہے کہ یہ اسی کا اثر تھا“۔ عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات کے انداز میں سر ہلایا۔ ان کے خیال کے مطابق یہی وجہ ہو سکتی تھی۔

شام ہوتے ہی ریت ٹھنڈی ہونا شروع ہو گئی تھی جس کی وجہ سے وہ بہت سکون محسوس کر رہے تھے۔ پھر جب چاند نکل آیا تو ریت کا ذرہ ذرہ جگمگانے لگا۔ یوں محسوس ہونے لگا جیسے صحرا خوشی

سے مسکرا رہا ہو۔ وہ نہیں جانتے تھے کہ انہیں کس طرف سفر کرنا ہے۔ وہ اپنی منزل کے راستوں سے ہی لاعلم تھے۔ بس اللہ کے آسرے پر چلے جا رہے تھے۔ زندگی کی کوئی آس باقی نہیں رہی تھی۔ پیاس نے ان کی جان نکال لی تھی کہ ان کے دشمنوں نے ہی ان کے لئے وہاں اونٹنیاں بھیج دیں۔ جن کا دودھ نکال کر انہوں نے پیا اور ان کے جسموں کو نئی طاقت ملی اور اب وہ ہشاش بشاش ہو کر سفر کر رہے تھے۔ نصف رات گزرنے تک انہیں بھوک پیاس محسوس نہ ہوئی۔ نصف رات کے بعد انہیں بھوک محسوس ہوئی تو انہوں نے وہ دودھ پی لیا جو وہ ساتھ لے کر چل رہے تھے۔ صبح کاذب کا وقت تھا کہ چلتے چلتے جوزف کے قدم رک گئے اور وہ چونک کر کچھ سننے کی کوشش کرنے لگا۔

''کیا ہوا جوزف۔ تم رک کیوں گئے ہو''...... جولیا نے اسے رکے ہوئے دیکھا تو پوچھا۔

''مسی۔ میں کچھ جانوروں کے قدموں کی آوازیں سن رہا ہوں''...... جوزف نے آہستہ سے کہا پھر اس نے انہیں اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔ چند قدم کے فاصلے پر ایک ٹیلہ دکھائی دے رہا تھا۔ وہ اس ٹیلے پر چڑھے اور پھر دوسری طرف کا منظر دیکھ کر بے اختیار ان کی زبان سے سبحان اللہ نکلا۔ وہاں نخلستان تھا جہاں کھجور کا ایک بہت بڑا جھنڈ تھا اور سارے درخت پھلوں سے لدے ہوئے تھے۔ درختوں کے قریب چار اونٹ کھڑے تھے۔ ان اونٹوں نے

ان کی خوشبو محسوس کر لی تھی اس لئے اونٹوں نے ان کی طرف دیکھا اور پھر وہ وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے۔ وہ پانچوں کھجور کے جھنڈ کے قریب آ گئے۔

''باس۔ ہم ان صحرائی جہازوں کے ذریعے اس صحرا سے باہر نکل سکتے ہیں''...... جوزف نے عمران سے کہا۔

''ہم انہیں قابو کیسے کریں گے۔ ہمارے پاس رسی نہیں ہے۔ ان کی ناک میں ڈالنے کے لئے نکیل نہیں ہے اور پھر یہ اونٹ انسانوں میں رہنے کے عادی نہیں ہیں۔ یہ ہمارے ہاتھ کیسے لگیں گے''...... عمران نے کہا۔

''باس۔ میں کھجور کے پتوں سے رسی بھی بنا لوں گا۔ کھجور کے درخت سے ہی میں نکیل بھی بنا لوں گا۔ اس کے بعد انہیں قابو کرنا میرے لئے مشکل نہیں ہوگا''...... جوزف نے کہا۔

''اچھا۔ کیا افریقہ کے وچ ڈاکٹر صحرائی اونٹ بھی قابو کر لیتے تھے''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''باس۔ دنیا کا کون سا ایسا کام ہے جو وچ ڈاکٹر نہیں کر سکتے اور جو کام وچ ڈاکٹر کر سکتے ہیں وہ کام تمہارا یہ غلام بھی کر سکتا ہے۔ بس تم جوزف دی گریٹ پر اعتماد کرو''...... جوزف نے بااعتماد لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اگر تم تین چار اونٹ قابو کر لیتے ہو تو ہمیں اس صحرا سے نکلنے میں آسانی ہو سکتی ہے''...... عمران نے کہا۔

"پہلے تو سب مل کر کھجور کے پتے توڑیں۔ اس کے بعد میں رسیاں بناؤں گا"...... جوزف نے کہا۔

"ہم پتے توڑتے ہیں۔ تم رسیاں بنانا شروع کر دو"...... جولیا نے جوزف سے کہا۔

"تمہاری بات بھی بالکل ٹھیک ہے مسی"...... جوزف نے کہا۔ پھر عمران، جولیا، صفدر اور خاور کھجوروں کے پتے توڑنے لگے جبکہ جوزف ان سے رسی بننے لگا۔ جوزف کے ہاتھ بہت تیزی سے چل رہے تھے۔

"باس۔ ہمارے لئے تین اونٹ کافی رہیں گے"...... رسی بناتے بناتے جوزف نے عمران سے پوچھا۔

"کیسے"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ ایک اونٹ مس کے لئے۔ ایک تمہارے اور میرے لئے جبکہ دوسرا صفدر صاحب اور خاور صاحب کے لئے"...... جوزف نے کہا۔

"اگر تم سمجھتے ہو کہ تین اونٹ کافی رہیں گے تو پھر ٹھیک ہے"۔ عمران نے مسکراتے کہا۔

"باس۔ یہ اونٹ انسانوں سے دور، قدرتی ماحول میں رہتے ہیں۔ اس لئے زیادہ محنتی، مضبوط اور زیادہ طاقتور ہوتے ہیں۔ انسانوں کے ساتھ رہنے والے اونٹ تو بے چارے بھوکوں مرتے ہیں اور مالک انہیں بیمار بھی کر دیتا ہے"...... جوزف نے کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو میرے بھائی۔ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہو"...... عمران نے کہا۔

"تھینک یو باس۔ تھینک یو"...... جوزف نے سر کو خم کرتے ہوئے کہا پھر کچھ دیر بعد جوزف کے ہاتھ رک گئے۔ وہ لمبی لمبی تین رسیاں بنا چکا تھا۔ ساتھ ہی اس نے نکیل بھی بنا لی تھی۔

"باس۔ میں آپ کو اونٹ قابو کرنے کا افریقی قبائل کا طریقہ سمجھاتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ تم بھی ایک اونٹ قابو کر لو گے"۔ جوزف نے عمران سے کہا۔

"ٹھیک ہے بھئی۔ سکھا دو"...... عمران نے کہا۔

"جوزف۔ ہمیں بھی بتاؤ۔ ہم بھی کوشش کریں گے"...... اس مرتبہ صفدر نے جوزف سے کہا۔

"ٹھیک ہے مسٹر صفدر۔ میں تمہیں بھی بتا دیتا ہوں"...... جوزف نے کہا۔ اس کے بعد جوزف انہیں اونٹ کو پکڑنے اور اسے قابو کرنے کا طریقہ بتانے لگا۔ جولیا بھی اس کی باتیں پوری توجہ سے سن رہی تھی۔

"اللہ نے چاہا تو ہم اونٹ پکڑنے میں کامیاب ہو جائیں گے"...... جوزف نے طریقہ سمجھاتے کے بعد خاور سے کہا۔

"لیکن اب اونٹ آئیں گے کہاں سے۔ اونٹ تو ہمیں دیکھ کر بھاگ گئے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"یہ درختوں کا جھنڈ ہے اور یہاں چھاؤں رہتی ہے اس لئے

دن میں یہاں کسی نہ کسی وقت لازماً اونٹ آئیں گے''...... جوزف نے یقین کے ساتھ کہا اور پھر اس نے ادھر ادھر نظر دوڑائی۔ صحرا میں دن کا اجالا پھیلنے لگا تھا۔ انہیں بھوک بھی محسوس ہو رہی تھی۔ انہوں نے کھجوریں توڑ کر کھائیں اور وہاں موجود چشمے سے پانی پیا۔ جس سے ان کی بھوک مٹ گئی۔

''باس۔ اب ہمیں یہاں چھپ کر بیٹھنا ہو گا''...... جوزف نے کہا تو وہ چھپ کر بیٹھ گئے۔

''اللہ تعالیٰ نے عمران صاحب کو جوزف جیسی نعمت سے نوازا ہے۔ جو صلاحیتیں جوزف میں موجود ہیں انہیں انسانی عقل تسلیم ہی نہیں کرتی''...... صفدر نے خاور سے کہا۔ وہ دونوں ساتھ ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔

''ہاں۔ شیطانی طاقتوں کو بے بس کر دینا، جنگلی درندوں اور صحرائی اونٹوں کو قابو کر لینا، خطرے کی بو سونگھ لینا اور نجانے کتنی خوبیاں ہیں اس جوزف میں''...... خاور نے کہا۔

''اس سچویشن کو دیکھو۔ اگر ہم اس صحرا سے باہر جا کر کسی سے ذکر کریں گے کہ ہم اس جوزف کی جدوجہد کی وجہ سے اس صحرا سے باہر نکلے ہیں تو شائد کوئی بھی یقین نہیں کرے گا''...... صفدر نے کہا۔

''ہوشیار۔ اونٹ آ رہے ہیں''...... انہیں اچانک ہی جوزف کی سرگوشی سنائی دی تو وہ خاموش ہو گئے۔ انہوں نے سانس تک روک

لیے۔ پھر انہیں ایک طرف سے چار اونٹ آتے دکھائی دیئے۔ اونٹ ان کی موجودگی سے بے خبر اپنی مستی میں مست چلتے ہوئے درختوں کے قریب پہنچے۔ انہوں نے کھجور کے چھوٹے درختوں سے کھجوریں کھائیں اور اس کے بعد وہ چھاؤں میں ریت پر بیٹھ گئے۔ جب وہ اچھی طرح زمین پر بیٹھ گئے تو عمران اور اس کے ساتھیوں کے ایکشن میں آنے کا وقت آ گیا۔ پھر جوزف، عمران، صفدر اور خاور بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آ ئے۔ جوزف نے انہیں جو کچھ سمجھایا تھا۔ عمران، صفدر اور خاور نے ویسے ہی کیا۔ عمران، صفدر اور خاور کو اونٹ پکڑنے اور انہیں قابو کرنے میں دقت تو پیش آئی لیکن آخر کار وہ تین اونٹ پکڑنے میں کامیاب ہو ہی گئے۔ صفدر اور خاور نے مل کر ایک اونٹ پکڑا تھا۔ ایک اونٹ بھاگ گیا تھا۔

انہوں نے جوزف کی ہدایت پر عمل کیا تو تھوڑی ہی دیر میں وہ اونٹ ان کے تابع ہو گئے۔ انہیں یہ دیکھ کر اور زیادہ خوشی ہوئی کہ تین میں سے دو تو اونٹنیاں تھیں۔ کھجوریں کھا کر اور چشمے کا ٹھنڈا پانی پی کر انہوں نے اپنی بھوک پیاس تو مٹا لی تھی لیکن اب مزید توانائی کے لئے انہوں نے ان اونٹنیوں کا دودھ نکالا اور جی بھر کر پیا۔ تو ان کے جسم میں توانائی سی بھر گئی۔ اس کے بعد جولیا ایک اونٹنی پر، صفدر اور خاور دوسری اونٹنی پر جبکہ عمران اور جوزف اونٹ پر سوار ہو گئے۔ انہوں نے اونٹوں کو خاص انداز میں لاتیں ماریں تو وہ چلنے لگے۔ پھر ان کی رفتار تیز ہو گئی۔ اب تو واقعی ایسا محسوس ہو

رہا تھا جیسے صحرا میں جہاز اڑ رہے ہوں۔ اونٹوں کا سفر نہایت ہی مشکل تھا لیکن انہوں نے اونٹ پر سفر کی تربیت بھی لی ہوئی تھی اور آج وہی تربیت ان کے کام آ رہی تھی۔ اگر انہوں نے شتر سواری کی تربیت نہ لی ہوتی تو ان کا سفر کرنا ناممکن تھا۔ وہ کب کے صحرا میں گر چکے ہوتے۔ ان کا سارا دن ہی سفر میں گزر گیا۔ شام ہونے کے قریب تھی کہ انہیں دور اونٹوں کا ایک قافلہ دکھائی دیا۔ اس قافلے کو دیکھ کر ان کے اونٹ تو رک گئے جبکہ ان کے چہرے خوشی سے کھل اٹھے۔ قافلہ نظر آنے کا مطلب یہی تھا کہ اب وہ اس خوفناک صحرا سے آسانی سے نکل سکتے ہیں۔

ان کے اونٹ چند سیکنڈ تو رکے اور پھر وہ واپس مڑنے لگے۔ انہیں واپس مڑتے دیکھ کر جوزف سمجھ گیا کہ اونٹ سدھائے ہوئے نہیں ہیں اس لئے یہ قافلے کے اونٹوں میں شامل نہیں ہوں گے۔ بلکہ قافلے کے اونٹوں کے ساتھ لڑنا شروع کر دیں گے۔ چونکہ یہ آزاد صحرائی اونٹ ہیں اور انتہائی طاقتور ہیں اس لئے یہ قافلے کے اونٹوں کو ہلاک کر دیں گے۔ عمران بھی صورت حال کو سمجھ گیا تھا۔ سب سے پہلے جوزف نے اونٹ پر سے نیچے چھلانگ لگا دی۔ جوزف کو چھلانگ لگاتے دیکھ کر عمران اور اس کے ساتھیوں نے بھی چھلانگیں لگا دیں۔

اونٹ تیزی سے دوڑتے ہوئے تھوڑی ہی دیر میں نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ ان اونٹوں کو دوڑتے ہوئے قافلے والوں نے بھی

دیکھ لیا تھا اور پھر قافلے والوں کی نظر عمران اور اس کے ساتھیوں پر پڑ گئی۔ قافلے والے رک گئے تھے اور ہاتھ کے اشارے سے انہیں اپنی طرف بلا رہے تھے۔ وہ ان کی طرف بڑھنے لگے۔ یہ سولہ اونٹوں پر مشتمل قافلہ تھا۔ اونٹوں پر سامان لدا ہوا تھا اور سولہ آدمی اس قافلے میں شامل تھے۔ عمران نے اندازہ لگایا تھا کہ یہ افراد ایتھوپیا سے تعلق رکھتے ہیں۔

”تم کون لوگ ہو اور اس صحرا میں کیا کر رہے ہو“...... ایک آدمی نے ایتھوپیائی زبان میں کہا۔ جس سے عمران کے اندازے کی تصدیق ہو گئی۔

”ہم سیاح ہیں۔ ایتھوپیا کی سیاحت کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ صحرا کی سیر کے لئے نکلے تھے کہ ہمارے اونٹ بھاگ گئے“...... عمران نے کہا۔

”لگتا ہے تمہارا دماغ خراب ہے جو ایتھوپیا کی سیاحت کے لئے آئے ہو۔ بھلا یہاں سیاحت کے لئے رکھا ہی کیا ہے۔ یہاں تو غربت ہی غربت ہے اور ہر طرف افلاس زدہ چہرے“...... اس آدمی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”تم اپنی جگہ ٹھیک کہتے ہو لیکن ہر انسان کا اپنا اپنا شوق اور مزاج ہوتا ہے اور ہر سیاح صرف زرخیز اور امیر ملکوں میں ہی نہیں جاتے بلکہ وہ اللہ کی بنائی ہوئی ساری زمین کو دیکھنے کی خواہش رکھتے ہیں اور اس خواہش کی تکمیل کی کوشش بھی کرتے ہیں“۔ عمران

نے کہا۔

"تم مسلمان ہو"...... اس آدمی نے پوچھا۔

"الحمدللہ۔ ہم مسلمان ہیں۔ میرا نام علی عمران ہے"...... عمران نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"بہت خوشی ہوئی تم سے مل کر۔ ہم بھی مسلمان ہیں۔ میرا نام عبداللہ ہے"...... اس آدمی نے کہا اور پھر اس نے مصافحے کے لئے عمران کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ عمران تو ایتھوپیائی زبان اچھی طرح جانتا تھا لیکن اس کے ساتھی تھوڑی بہت جانتے تھے۔ عبداللہ اور عمران کے درمیان جو گفتگو ہوئی تھی وہ انہیں سمجھ آ گئی تھی۔ عمران کے بعد عبداللہ نے سوائے جولیا کے باقی ساتھیوں سے مصافحہ کیا اور ساتھ ہی انہوں نے اپنے اپنے نام بھی بتا دیئے۔

"سردار۔ اب چلنا چاہئے۔ باتیں تو چلتے ہوئے بھی ہو سکتی ہیں"...... عبداللہ کے ایک ساتھی نے کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو امیر الغنی۔ چلو۔ سفر شروع کرو"۔ عبداللہ نے کہا اور قافلہ روانہ ہو گیا۔

"تم لوگوں نے بہت اچھا کیا کہ اونٹوں سے چھلانگیں لگا دیں ورنہ یہ اونٹ تمہیں صحرا میں نجانے کہاں لے جاتے۔ تم ایسی جگہ بھی پہنچ سکتے تھے جہاں سے زندہ واپسی ممکن ہی نہ ہوتی۔ ویسے یہ جو اونٹ تھے یہ تم نے کہاں سے حاصل کئے تھے"...... عبداللہ نے بات کرتے کرتے چونک کر کہا۔

"شہر سے لئے تھے۔ کیوں۔ کیا تھا ان اونٹوں کو"...... عمران نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو وہ اونٹ خالصتاً صحرائی لگ رہے تھے۔ خیر میں نے انہیں دور سے دیکھا ہے۔ اگر قریب سے دیکھتا تو پھر ان کے بارے میں کچھ کہہ سکتا تھا"...... عبداللہ نے کہا تو عمران نے اس کی اس بات کا جواب نہ دیا۔

"عبداللہ۔ ہم آبادی سے کتنی دور ہیں"...... تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد عمران نے کہا۔

"اب ہم تین گھنٹوں تک سفر کریں گے۔ اس کے بعد پڑاؤ کریں گے۔ کل دن میں تقریباً دس بجے کے قریب ہم لوریا شہر پہنچیں گے"...... عبداللہ نے کہا تو عمران نے اثبات کے انداز میں سر ہلایا۔ پھر واقعی تین گھنٹے کے بعد انہوں نے اونٹ روک لئے۔ مسلسل سفر کی وجہ سے عمران کے ساتھی بھی تھک چکے تھے اس لئے وہ بھی ریسٹ کرنا چاہتے تھے۔ عبداللہ کے سامان میں خوراک بھی موجود تھی۔

گوشت اور نان کمپنی کے سیل پیکٹوں میں تھے۔ ان سب نے سیر ہو کر کھانا کھایا۔ کھانے کے بعد عبداللہ نے جولیا کے لئے تو ایک چھوٹا سا خیمہ لگا دیا جبکہ باقی افراد نے وہیں ریت پر سونے کا فیصلہ کیا۔ اونٹ بھی ریت پر بیٹھ کر جگالی کرنے لگے اور وہ بھی ریت پر لیٹ گئے۔ سفر کی تھکان اور پیٹ بھر کر کھانے نے انہیں

جلد ہی نیند کی وادیوں میں پہنچا دیا۔ صرف جوزف کافی دیر تک جاگتا رہا پھر اسے بھی نیند آ گئی۔

رات کا نجانے کون سا پہر تھا کہ امیر الغنی کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی اور وہ اٹھ بیٹھا۔ اس نے سب کی طرف دیکھا اور کھڑا ہو گیا۔ اس کے بعد وہ ایک طرف بڑھنے لگے۔ کچھ ہی فاصلے پر ایک ٹیلہ تھا۔ وہ اس ٹیلے کے پیچھے جا کر غائب ہو گیا۔ تقریباً دس منٹ بعد وہ اس ٹیلے کے پیچھے سے نمودار ہو گیا۔ اس کے ہاتھ میں کچھ پتے تھے۔ اس نے عمران اور اپنے ساتھیوں کے قریب آ کر ایک جگہ دو تین پتے رکھ کر جیب سے ماچس نکالی اور پتوں کو آگ لگا دی۔ پتے فوراً ہی جل اٹھے اور ان سے دھواں سا اٹھنے لگا۔ اس کے بعد اس نے ایک اور جگہ پر پتے رکھ کر پہلے والا عمل دوہرایا۔ پھر اس نے تیسری اور چوتھی جگہ بھی پتے جلا دیئے۔ اب عمران اور اس کے ساتھیوں کے چاروں طرف دھواں سا پھیل گیا تھا۔

یہ دھوئیں کا ہی اثر تھا کہ بلبلا کرتے ہوئے اونٹوں کی گردنیں بھی ایک طرف ڈھلک گئیں۔ وہ سب بے ہوش چکے تھے۔ امیر الغنی اونٹوں کو اور تمام افراد کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ جب اونٹ بے ہوش ہو گئے تو اس نے عبداللہ کا جائزہ لیا۔ عبداللہ بھی بے ہوش تھا۔ پھر اس نے عمران کو دیکھا۔ عمران بھی بے ہوش ہی تھا۔ ان سب کو بے ہوش پا کر امیر الغنی کی آنکھوں میں ایک چمک پیدا ہو گئی

تھی۔ جب اسے تسلی ہو گئی کہ سب لوگ بے ہوش ہو چکے ہیں تو وہ اونٹوں کی طرف گیا اور اس نے ایک اونٹ پر رکھے ہوئے سامان میں سے ایک رسی نکالی اور پھر وہ خیمے کی طرف بڑھا۔ خیمے کا پردہ ہٹا کر وہ اندر داخل ہو گیا۔ خیمے میں اندھیرا ہو رہا تھا۔ اس نے ماچس جلا کر دیکھا۔ خیمے میں جولیا سوئی ہوئی تھی۔ وہ جولیا کے قریب بیٹھ گیا اور پھر اس نے رسی جولیا کے ہاتھوں کی طرف بڑھائی۔

"اوہ۔ اوہ۔ شب تار اور خباثی فنا ہو رہے ہیں۔ اوہ۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ اف میری دو اور غلام طاقتیں فنا ہو رہی ہیں"...... ذیلون نے فریاد کرنے والے لہجے میں کہا۔ مالکوٹا پریشانی سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"عمران نے انہیں بھی فنا کر دیا۔ عمران۔ میں تجھے بھی زندہ نہیں رہنے دوں گا۔ یہ میرا چیلنج ہے عمران۔ تو شیطانی دنیا تک نہیں پہنچ سکے گا۔ عمران تو شیطانی دنیا میں آنے کی کوشش کر۔ میں تیری ہر کوشش خاک میں ملا دوں گا"...... ذیلون نے پاگلوں کے سے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ لگ ایسے ہی رہا تھا کہ وہ اپنے حواس کھو چکا تھا۔ مالکوٹا نے اس کی یہ حالت دیکھی تو وہ مزید پریشان ہو گیا۔

"ذیلون۔ تو پریشان نہ ہو۔ اس عمران نے اب مرنا ہی ہے۔ زندہ حالت میں یہ کبھی بھی شیطانی دنیا میں داخل نہیں ہو سکتا"۔

مالکوٹا نے ذیلون کو تسلی دیتے ہوئے کہا تو ذیلون نے اسے تیز نظروں سے دیکھا۔ پھر وہ اپنے بیڈ کی طرف بڑھا۔ اس نے بیڈ کے نیچے سے شراب کی ایک بوتل اٹھائی اور ایک ہی سانس میں بوتل خالی کر کے دور پھینک دی۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ میں بلا وجہ پریشان ہو رہا ہوں۔ اگر چار غلام طاقتیں ختم ہو گئی ہیں تو کیا ہوا۔ میرے پاس درجنوں غلام طاقتیں اور بھی ہیں۔ اس کے علاوہ میں جب چاہوں مہان آقا مجھے اور بھی غلام طاقتیں دے دے گا۔ واقعی مجھے پریشان نہیں ہونا چاہئے"...... ذیلون نے اس مرتبہ نارمل لہجے میں کہا۔ شراب پی کر وہ پرسکون ہو گیا تھا۔ اسے نارمل ہوتے دیکھ کر مالکوٹا مطمئن ہو گیا۔

"ذیلون۔ دشمنوں کو ختم کرنے کے لئے تمہاری کوششیں بہت زبردست ہیں۔ تم اسی طرح اپنی کوششیں جاری رکھو۔ کسی نہ کسی وقت عمران اور اس کے ساتھی مارے ہی جائیں گے"...... ذیلون نے کہا۔

"دشمنوں کو ختم کرنے کی کوششیں تو میں نے اس وقت کرتا رہوں گا جب تک کامیاب نہیں ہو جاتا"...... ذیلون نے کہا۔

"ہونہہ۔ ذیلون۔ اب میں نے فیصلہ کیا ہے کہ جب تک مہان آقا کے یہ دشمن ختم نہیں ہو جاتے میں تمہارے ساتھ ہی رہوں۔ ہم آپس میں مشورے کر کے دشمنوں پر بہتر انداز میں حملے کرا سکتے ہیں"...... مالکوٹا نے کہا۔

"سردار مالکوٹا۔ یہ تم نے اچھا فیصلہ کیا ہے۔ تمہارا شکریہ"۔ ذیلون نے اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔

"عمران صرف تمہارا ہی دشمن نہیں ہے وہ مہان آقا کا بھی دشمن خاص ہے اس لئے وہ میرا بھی دشمن ہے بلکہ پوری شیطانی دنیا کا دشمن ہے۔ پوری شیطانی دنیا اس سے نفرت کرتی ہے اور اس کی موت کی خواہش مند ہے"...... مالکوٹا نے کہا۔

"خباثی اور شب تار تو فنا ہو گئے۔ اب میں لشری کو بلاتا ہوں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی نگرانی تو ہر حال میں جاری رکھنی ہے"...... ذیلون نے کہا۔

"عمران کا افریقی ساتھی بہت ہی خطرناک انسان ہے۔ اسے دور سے بھی پتہ چل جاتا ہے کہ ان کی نگرانی ہو رہی ہے اور وہ ہماری شیطانی طاقتوں کو بے بس کرنے کا طریقہ بھی جانتا ہے۔ اب جسے بھی وہاں بھیجو اسے یہی ہدایت دو کہ وہ ان سے اتنی دور رہے کہ ان کی بو اس افریقی تک نہ پہنچ پائے۔ اب پہلے اس کا خاتمہ ہو اس کے بعد دوسروں کے خاتمے کی پلاننگ کریں گے"۔ مالکوٹا نے کہا تو ذیلون نے اثبات کے انداز میں سر ہلایا۔

"ہاں سردار مالکوٹا۔ تم بالکل ٹھیک کہہ رہے ہو۔ پہلے اس افریقی کو ختم ہونا چاہئے۔ اس کے بعد دوسروں کا نمبر لگائیں گے"۔ ذیلون نے مالکوٹا کی بات سے اتفاق کرتے ہوئے کہا۔

"لشری۔ لشری"...... ذیلون نے بلند آواز میں اپنی غلام طاقت

پکارا تو اگلے ہی لمحے ایک بدصورت بوڑھی عورت دروازے سے اندر داخل ہوئی۔ لشری کی رنگت بھی سیاہ تھی۔ اس کی آنکھیں بالکل سفید اور انڈے جیسی تھیں۔ اس کے اوپر اور نیچے کے تمام دانت نظر آ رہے تھے۔ اوپر کے دانت مچھلی کے کانٹوں جیسے تھے جبکہ نیچے والے دانت کتے کے دانتوں جیسے تھے۔ بال اس کے جھاڑیوں جیسے تھے۔

"لشری حاضر ہے آقا"...... اس نے ذیلون کے سامنے جھکتے ہوئے کہا۔

"تو جانتی ہے کہ شب تار اور خباثی فنا ہو گئے ہیں"...... ذیلون نے سخت لہجے میں کہا۔

"ہاں آقا۔ مجھے معلوم ہے"...... لشری نے اثبات کے انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"پھر تو تجھے یہ بھی معلوم ہو گا کہ ان دونوں کو کس نے فنا کیا ہے"...... ذیلون نے اس سے پوچھا۔

"آقا۔ تم اپنے جس دشمن کے لئے تلاشی عمل کر رہے ہو شب تار خباثی کو اسی نے فنا کیا ہے اور اس سے پہلے وہ کشیلی اور تالشائی بھی فنا کر چکا ہے"...... لشری نے کہا۔

"کیا تو یہ بھی جانتی ہے کہ ہمارا یہ دشمن اپنے ساتھیوں سمیت اس وقت کہاں ہے"...... ذیلون نے اس سے پوچھا۔

"ہاں آقا۔ تمہارا یہ دشمن اس وقت صحرا نشکان میں ہی ہے"۔

لشری نے جواب دیا۔

"اب تو نے صحرائے نشکان جانا ہے اور ان لوگوں کی نگرانی کرنی ہے لیکن تو نے ان سے اتنی دور رہنا ہے کہ تیری بو ان تک نہ پہنچ سکے۔ ان میں جو افریقی ہے وہ شیطانی طاقتوں کی بو محسوس کر لیتا ہے اور پھر وہ اپنے کسی طریقے سے شیطانی طاقتوں کو بے بس بھی کر دیتا ہے۔ وہ انہیں اس طرح بے بس کرتا ہے کہ پھر ہم انہیں دیکھ بھی نہیں سکتے اور جب ہم انہیں دیکھ نہیں سکتے تو ان کی مدد بھی نہیں کر سکتے"...... ذیلون نے کہا۔

"آقا۔ میں یہ سب باتیں جانتی ہوں۔ میں ان سے بہت دور رہوں گی"......لشری نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تو جا سکتی ہے"...... ذیلون نے کہا تو لشری نے سر جھکایا اور پھر وہ غائب ہو گئی۔

"اتنا وقت آج تک کسی بھی دشمن کو ختم کرنے میں نہیں لگا۔ جتنا وقت اس عمران کو ختم کرنے میں ہو رہا ہے"...... لشری کے غائب ہونے کے بعد ذیلون نے کہا تو مالکوٹا کے چہرے پر شیطانی ہنسی آ گئی۔

"اس کا خاتمہ واقعی مشکل ہے ذیلون۔ اسی لئے تو مہان آقا نے اسے اپنا دشمن خاص کہا ہے۔ اب تم اسے ختم کرنے میں کامیاب ہو جاؤ گے تو پھر مہان آقا کے انعامات کی تم پر بارش ہو گی"...... مالکوٹا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مہان آقا کو دنیا بھر میں بے شمار کام ہیں۔ اسے معمولی سی فرصت بھی نہیں ملتی۔ ورنہ تو یہ عمران کب کا مہان آقا کے ہاتھوں ہلاک ہو چکا ہوتا"...... ذیلون نے کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ مہان آقا کے لئے تو یہ معمولی کام ہے لیکن ایسے معمولی کاموں کے لئے اس کے پاس وقت نہیں ہے۔ دنیا بھر میں اس کی عیاریوں کا جال بچھا ہوا ہے اور وہ ایک ایک لمحہ ان عیاریوں میں مصروف رہتا ہے۔ ایک سیکنڈ کے لئے بھی تو فارغ نہیں ہوتا"...... مالکوٹا نے کہا۔

ان کے درمیان شیطان کی باتیں شروع ہوئیں تو شیطان کی آنت کی طرح پھیلتی ہی چلی گئیں۔ دونوں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر شیطان کی تعریف کرنے لگے اور ان باتوں میں معلوم نہیں کہ کتنا وقت گزر گیا۔ ان کی زبان کو بریک اس وقت لگی جب لشری کمرے میں داخل ہوئی۔ کمرے میں داخل ہونے کے بعد وہ پہلے ذیلون اور پھر مالکوٹا کے سامنے جھکی۔

"ہاں لشری۔ کیا خبر لے کر آئی ہے۔ کیا ہمارے دشمن بھوک اور پیاس سے بلک رہے ہیں۔ ان کی آہ و پکار کی آواز صحرائے نشکان میں گونج رہی ہے"...... ذیلون نے لشری سے پوچھا۔

"آقا۔ ان باتوں میں سے ابھی تک کوئی بھی بات نہیں ہوئی البتہ انہیں کھجور کے درختوں کا ایک ذخیرہ مل گیا ہے اور وہ لوگ ان درختوں کی چھاؤں میں چھپے بیٹھے ہیں"......لشری نے کہا۔

"چھپے بیٹھے ہیں لیکن کیوں۔ وہ کس سے چھپ کر بیٹھے ہیں"۔ ذیلون نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آقا۔ تمہارا حکم ہے کہ میں ان کے قریب نہ جاؤں۔ اگر میں ان کے قریب جاتی تو پھر ان کی باتیں سن سکتی تھی"...... لشری نے کہا۔

"ہونہہ۔ تم ٹھیک کہتی ہو۔ تمہیں واقعی ان کے قریب نہیں جانا چاہیے۔ ان کے پاس روشن کلام ہے جو شیطانی ذریات کو فوراً ختم کر دیتا ہے"...... ذیلون نے کہا۔

"آقا۔ میں نے تو تیرا حکم ماننا ہے۔ تو حکم کر کہ اب میں نے کیا کرنا ہے"...... لشری نے کہا۔

"تو واپس ان کے پاس جا اور میری ہدایت کے مطابق ان کی نگرانی کر"...... ذیلون نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے آقا۔ تیرے حکم کی تعمیل ہو گی"...... لشری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ غائب ہو گئی۔ ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ لشری دوبارہ ظاہر ہو گئی۔

"تو اتنی جلدی واپس آ گئی ہے۔ کیا کوئی اہم خبر لائی ہے تو"۔ ذیلون نے اس سے پوچھا۔

"ہاں آقا۔ میں ایک حیرت انگیز خبر لائی ہوں۔ تمہارے دشمن خاص اور اس کے ساتھی کھجور کے پتوں سے رسی بنا رہے ہیں۔ نجانے ان کا کیا ارادہ ہے"...... لشری نے پریشان لہجے میں کہا۔

"رسی بنا رہے ہیں۔ یہ تو واقعی حیرت انگیز خبر ہے"...... اس مرتبہ مالکوٹا نے بولتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ایک کیا وہ چار چار رسیاں بنا لیں۔ ہمیں اس سے کیا۔ لشری تم ان کی نگرانی کرتی رہو"...... ذیلون نے پہلے مالکوٹا سے نرم لہجے میں کہا پھر تحکمانہ لہجے میں لشری سے کہا۔

"بہتر آقا"...... لشری نے کہا اور پھر اس نے سر جھکایا اور اس کے بعد غائب ہو گئی۔ لشری کے جانے کے بعد وہ دونوں ایک بار پھر باتوں میں مصروف ہو گئے۔ ذیلون نے شراب کی ایک بوتل مالکوٹا کو دے دی تھی اور دوسری اپنے لئے کھول لی تھی۔ باتیں کرنے کے ساتھ ساتھ وہ گھونٹ گھونٹ شراب بھی پینے لگے۔

"آقا ذیلون۔ آقا ذیلون"...... انہیں لشری کی آواز سنائی دی تو دونوں نے سامنے دیکھا۔ لشری موجود تھی لیکن اس کے چہرے پر گھبراہٹ کے تاثرات تھے۔

"کیا ہوا ہے۔ تو اتنی گھبرائی ہوئی کیوں ہے"...... ذیلون نے سخت لہجے میں اس سے پوچھا۔

"آقا۔ تمہارے دشمنوں نے صحرائی اونٹوں کو قابو کر لیا ہے اور اب ان پر سوار ہو کر بہت تیزی سے سفر کر رہے ہیں"...... لشری نے کہا تو ذیلون اور مالکوٹا حیرت سے اچھل پڑے۔

"صحرائی اونٹوں کو قابو کر لیا ہے لیکن کیسے۔ صحرائی اونٹ ان کے قابو میں کیسے آ سکتے ہیں"...... ذیلون نے حیرت بھرے لہجے

میں کہا۔ مالکوٹا بھی ذیلون سے کم حیران نہیں ہوا تھا۔

"معلوم نہیں آقا۔ میں نے تو صرف اتنا ہی دیکھا ہے کہ وہ اونٹوں پر سوار ہوئے اور اونٹ صحرا میں دوڑ رہے ہیں اور اگر وہ اسی سمت میں دوڑتے رہے تو لوریا شہر کے قریب پہنچ جائیں گے"...... لشری نے کہا۔

"یہ نہیں ہونا چاہئے تھا۔ بالکل نہیں ہونا چاہئے تھا۔ ان کا انجام تو اس صحرا میں تڑپ تڑپ کر مرنا تھا"...... ذیلون نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"لشری۔ اب اونٹوں کے قریب بھی نہیں جا سکتی۔ اگر یہ ان کے قریب گئی تو عمران کا افریقی ساتھی اسے بے بس کر دے گا اور پھر یہ بھی فنا ہو جائے گی"...... مالکوٹا نے کہا تو لشری خوفزدہ ہو گئی۔

"سردار مالکوٹا۔ میرا خیال ہے کہ اب مجھے خود حرکت میں آنا ہو گا"...... ذیلون نے سوچ میں ڈوبے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہیں ذیلون۔ ابھی اس کی ضرورت نہیں ہے۔ ابھی وہ لوگ شیطانی دنیا سے بہت دور ہیں۔ ہم یہاں بیٹھ کر ان پر بے شمار وار کر سکتے ہیں۔ لہذا ابھی عمران کے مقابلے پر جانا مناسب نہیں ہے۔ ابھی اس کی نگرانی کراؤ اور حالات پر نظر رکھو۔ انہیں ختم کرنے کے بہت موقعے آئیں گے"...... مالکوٹا نے کہا۔

"ہونہہ۔ شاید تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ لشری"...... ذیلون نے پہلے مالکوٹا سے کہا اور پھر لشری کو آواز دی۔

"حکم آقا"...... لشری نے ذیلون کے سامنے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"تو جا اور ان کے ساتھ ساتھ سفر کر۔ ان کے ہر ایک لمحے کی مجھے رپورٹ دیتی رہ"...... ذیلون نے لشری سے کہا۔

"ٹھیک ہے آقا"...... لشری نے کہا اور اس کے بعد وہ کمرے سے غائب ہو گئی۔

"یہ لوگ تو میرے لئے پریشانی کا باعث بن گئے ہیں"۔ ذیلون نے پریشان لہجے میں کہا۔

"تمہیں پریشان نہیں ہونا چاہئے۔ یہ عارضی پریشانی ہے۔ تم دیکھنا ابھی کچھ دیر میں ہی ان پر حملے کا کوئی اچھا سا موقع بن جائے گا"...... مالکوٹا نے ذیلون کو تسلی دیتے ہوئے کہا تو وہ خاموش ہو گیا۔ انہیں خاموش بیٹھے کافی دیر گزر گئی۔ پھر لشری نے دو بار آ کر بتایا کہ دشمن ابھی اونٹوں پر سوار ہیں اور بہت تیزی سے سفر کر رہے ہیں۔ پھر تیسری بار لشری آئی تو ذیلون اس کا چہرہ دیکھ کر چونکا اور سمجھ گیا کہ وہ اس بار نئی خبر لے کر آئی ہے۔

"ہاں۔ اب کیا خبر لے کر آئی ہو۔ کیا اونٹ صحرا میں بھٹک گئے ہیں"...... ذیلون نے اس سے پوچھا۔

"نہیں آقا۔ اونٹ صحرا میں نہیں بھٹکے۔ بلکہ انہوں نے صحرا کا ایک بڑا حصہ عبور کر لیا ہے۔ اب وہ صحرا میں اس جگہ پہنچ چکے ہیں جہاں سے قافلے گزرتے ہیں۔ تمہارے دشمنوں کو بھی ایک قافلہ مل

تیری حیثیت زیرو ہو جائے گی اور تو ایسا نہیں چاہتا''...... ڈیلون نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''یہ تیری سوچ بالکل غلط ہے اور میں نے کب تجھے غلط مشورے دیئے ہیں''...... مالکوٹا نے کہا۔

''عمران اور اس کے ساتھی جاں بلب ریت پر پڑے ہوئے تھے۔ وہ زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ دو گھنٹوں میں مر جاتے لیکن تم نے کہا کہ ان کے پاس اونٹ بھیج دو۔ اونٹ انہیں چیر پھاڑ دیں گے لیکن تم جانتے تھے کہ عمران اور اس کا کالا ساتھی اونٹوں کو قابو کر لیں گے اور اس طرح یقینی موت سے بچ جائیں گے۔ میں نے تمہیں اپنا مخلص دوست سمجھا اور تمہارے مشورے پر عمل کیا۔ انہوں نے نہ صرف اونٹ اور اونٹنیوں کو قابو کر لیا بلکہ اونٹنیوں کا دودھ پی کر وہ ہشاش بشاش بھی ہو گئے۔ پھر میری غلام طاقتوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں سمیت سارے قافلے کو بے ہوش کر دیا تھا۔ اس صورت میں ان سب کو گولی مارنا ذرا بھی مشکل نہیں تھا لیکن تم نے کہا کہ پہلے عمران کی ساتھی لڑکی کا تماشہ دیکھا جائے کیونکہ تمہیں اس بات کا اندازہ تھا کہ وہ لڑکی میری غلام طاقت کو بے بس کر دے گی اور اس نے ایسا ہی کیا۔ یوں وہ ایک بار پھر یقینی موت سے بچ گئے اور میں سمجھ گیا کہ جب تک تم زندہ ہو۔ تم انہیں میرے ہاتھوں مرنے نہیں دو گے''...... ڈیلون نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''تم بالکل غلط سوچ رہے ہو ڈیلون۔ میں تمہارا مخلص اور خاص ست ہوں۔ میں تمہارا بھلا چاہوں گا کبھی برا نہیں سوچوں گا''۔ الکوٹا نے کہا تو ڈیلون کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔

''ساڈٹ۔ تو نے سن لیا ہے۔ یہ میرا خاص دوست ہے اس سے زیادہ خاص بھینٹ تو نہیں ہو سکتی''...... ڈیلون نے ساڈٹ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔

''ہاں آقا۔ یہ بہت ہی خاص بھینٹ ہے''...... ساڈٹ نے خونخوار مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

''ہاں مالکوٹا۔ تم کیا کہہ رہے تھے کہ تم ہمیشہ میرا بھلا چاہو گے۔ برا کبھی بھی نہیں چاہو گے''...... ڈیلون نے مالکوٹا سے کہا۔

''ہاں۔ ہاں۔ ڈیلون۔ تمہیں میری بات سمجھ آ گئی ہے''۔ مالکوٹا نے تیز لہجے میں کہا۔

''احمق آدمی۔ ہماری دنیا میں کبھی کوئی کسی کے ساتھ مخلص ہوتا ہے۔ یہاں تو اسے پسند کیا جاتا ہے جو اپنے مفاد کے لئے دوسروں کا گلا کاٹ دے۔ دوسروں کو زیادہ سے زیادہ دھوکا دے۔ زیادہ جھوٹ بولے، ریاکاری کرے اور زیادہ سے زیادہ عیاشی کرے۔ تو نے کہا کہ اگر میں نے تجھے بھینٹ چڑھا دیا تو مہان آقا مجھ سے ناراض ہو گا۔ حالانکہ میرے اس عمل سے مہان آقا خوش ہو گا کیونکہ میں اپنے مفاد کے لئے تیری بھینٹ دے رہا ہوں''۔ ڈیلون نے طنزیہ لہجے میں کہا تو مالکوٹا کا سیاہ چہرہ اور زیادہ سیاہ ہو

ہے''...... ذیلون نے کہا۔

''ان میں سے ہم نے کسی ایک آدمی کے ذہن کو قابو میں کرنا ہے۔ اس کے بعد وہ آدمی اتول بوٹی کے پتوں کا دھواں یہاں پھیلائے گا تو یہاں موجود تمام لوگ بے ہوش ہو جائیں گے اور یہ بے ہوشی کافی طویل ہو گی۔ انہیں بے ہوش کرنے کے بعد یہاں شغل بھی ہونا چاہئے کیونکہ پریشانی کی وجہ سے دماغ بہت تھک گیا ہے۔ شغل ہو گا تو دماغ تازہ دم ہو جائے گا۔ اس شغل کے بعد ہمارے قابو میں آیا ہوا آدمی ان سب کو گولیاں مار دے گا اور اس طرح ان کا خاتمہ ہو جائے گا''...... مالکوٹا نے شیطانی انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم کیسا شغل چاہتے ہو''...... ذیلون نے مالکوٹا سے پوچھا۔

''عمران کی ساتھی لڑکی انتہائی خوبصورت، حسین اور نوجوان دلربا ہے۔ جو شخص ہمارے قابو میں ہو گا وہ اس سے شغل میلہ کرے گا اور ہم یہاں بیٹھ کر تماشا دیکھیں گے''...... مالکوٹا نے کہا۔

''اگر یہ شغل میلہ کرنے ہم خود وہاں پہنچ جائیں تو کیسا رہے گا''...... ذیلون نے للچائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ یہ لڑکی عمران کی ساتھی ہے اور عمران کا کوئی بھی ساتھی جب تک زندہ ہے۔ میں اس کے قریب جانے کا خطرہ مول نہیں لے سکتا۔ ہاں جب پانی سر سے گزر رہا ہو اور اس کے بغیر کوئی چارہ نہ ہو تو پھر ان کے قریب جایا جا سکتا ہے۔ لیکن اس وقت کوئی

[illegible]ی نہیں ہے۔ حالات ہمارے کنٹرول میں ہیں۔ ہم یہاں بیٹھے [illegible]ے نہایت آسانی سے ان کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔ لہذا ہمیں وہاں [illegible]نے کی کوئی ضرورت نہیں ہے''...... مالکوٹا نے کہا۔

''کہتے تو تم ٹھیک ہو لیکن عمران کی اس ساتھی لڑکی نے میرے ہوش اڑا دیئے ہیں اور تم نے شغل میلے کی بات کر کے میرے دل کو بے قرار کر دیا ہے''...... ذیلون نے کہا۔

''تم فکر نہ کرو۔ جب ہم ان کی موت کا جشن منائیں گے تو [illegible]یں تمہیں عمران کی اس ساتھی لڑکی جولیا سے شغل میلہ کرا دوں [illegible]''...... مالکوٹا نے اس مرتبہ مسکراتے ہوئے کہا تو ذیلون حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔

''کیسے''...... اس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''لشری ہے نا۔ تم اسے حکم دو۔ یہ جولیا کا روپ دھار لے گی''...... مالکوٹا نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا۔

''چلو ٹھیک ہے۔ اس طرح دل کو بہلایا تو جا سکتا ہے لیکن اصل پھر تو اصل ہی ہوتی ہے''...... ذیلون نے کہا۔ پھر اس نے لشری کی طرف دیکھا۔

''لشری۔ قافلے والے ایک دو آدمیوں کے بارے میں مجھے بتاؤ''...... ذیلون نے اس مرتبہ لشری سے کہا۔

''آقا۔ اس قافلے کا سردار نیلے کپڑوں والا اور معمولی ناک والا وہ بوڑھا آدمی ہے۔ اس کا نام ایسا ہے کہ میں اپنی زبان پر نہیں لا

سکتی۔ اس کے قریب اس کا نوجوان بھتیجا سویا ہوا ہے جس کا نام امیر ہے''...... لشری نے دو آدمیوں کے بارے میں ذیلون کو بتاتے ہوئے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''لشری۔ یہ نوجوان امیر تمہیں کیسا لگا ہے''...... ذیلون نے اس مرتبہ پھر مسکراتے ہوئے کہا۔

''آقا۔ یہ نوجوان مجھے بہت ہی اچھا لگا ہے۔ اس کا گوشت نہایت نرم اور لہو بہت گرم ہوگا''...... لشری نے بھی مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اپنے موٹے، کالے اور بھدے ہونٹوں پر زبان بھی پھیری۔

''ہمارے سارے کام ہو جانے کے بعد تجھے اجازت ہوگی کہ تو اس کا نرم نرم گوشت کھائے اور گرم گرم لہو پیئے''...... ذیلون نے کہا تو لشری کے چہرے پر خوشی کے تاثرات ابھر آئے۔

''شکریہ آقا۔ شکریہ۔ تو بہت گریٹ ہے''...... لشری نے خوشی سے معمور لہجے میں کہا۔

''اب تو نے سارا منصوبہ سن لیا ہے۔ ہم نے اپنے دشمنوں کے ساتھ کیا کرنا ہے''...... ذیلون نے لشری سے کہا۔

''ہاں آقا۔ میں نے سن لیا ہے اور تیرے حکم کے مطابق اس پر عمل بھی کرنا ہے''...... لشری نے کہا۔

''اتول بوٹی شیطانی دنیا میں موجود ہے۔ تو وہ لے جا اور اس امیر کے ذہن پر قبضہ کر کے ہمارے منصوبے پر حرف بہ حرف عمل

کر۔ اگر تجھ سے کہیں کوئی غلطی یا کوتاہی ہوگئی تو یاد رکھ تو فنا ہو جائے گی''...... ذیلون نے لشری کو تنبیہ کرتے ہوئے کہا۔

''کوئی غلطی نہیں ہوگی آقا۔ تم مجھ پر نظر رکھنا۔ اگر کہیں مجھے مدد کی ضرورت پڑ جائے تو میری مدد کرنا''...... لشری نے کہا۔

''ٹھیک ہے اب تو جا''...... ذیلون نے تحکمانہ لہجے میں لشری سے کہا تو وہ کمرے سے غائب ہوگئی۔ چند لمحوں بعد وہ انہیں سائے کی طرح دکھائی دی۔ وہ صحرا میں پہنچ چکی تھی اور نوجوان امیر کی طرف بڑھ رہی تھی۔ ذیلون اور مالکوٹا سوئے ہوئے سب افراد کو دیکھ رہے تھے۔ عمران اور جوزف پر ان کی گہری نظر تھی۔ کیونکہ انہیں اصل خطرہ انہیں سے تھا لیکن وہ دونوں بھی گہری نیند میں تھے۔ انہوں نے لشری کو دیکھا جو نوجوان امیر کے جسم میں حلول کر گئی تھی۔ پھر امیر کے جسم میں حرکت ہوئی اور وہ اٹھ بیٹھا۔ اس نے چاروں طرف دیکھا اور اس کے بعد وہ کھڑا ہو کر ایک ٹیلے کی طرف بڑھنے لگا۔ لشری چونکہ اتول بوٹی کے پتوں سمیت اس کے جسم میں حلول نہیں ہو سکتی تھی۔ اس لئے وہ اتول بوٹی کے پتے ایک طرف رکھ کر آئی تھی۔ امیر ان پتوں تک پہنچا پھر اس نے پتے اٹھائے اور واپس آ گیا۔ اس نے چار مختلف جگہوں پر پتے جلائے تو ان سوئے ہوئے آدمیوں کے چاروں طرف دھواں پھیل گیا۔ اس بوٹی کا دھواں بہت ہی تیز اور پر اثر تھا۔ جس کی ناک سے بھی ٹکراتا اسے فوراً بے ہوش کر دیتا تھا اور اس سے بے ہوش ہونے

والا آدمی کئی گھنٹوں تک بے ہوش رہتا تھا۔ اس کارروائی سے فارغ ہو کر امیر اونٹوں کی طرف بڑھا۔ اس نے سامان میں سے رسی نکالی اور پھر خیمے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ خیمے میں داخل ہوا تو خیمے میں اندھیرا تھا۔ اس نے ماچس جلا کر خیمے کا جائزہ لیا۔ خیمے میں ایک چادر بچھی ہوئی تھی اور جولیا اس چادر پر سو رہی تھی۔ امیر، جولیا کے قریب بیٹھ گیا۔ پھر اس کے ہاتھ جولیا کے ہاتھوں کی طرف بڑھے۔ وہ جولیا کے ہاتھ باندھنا چاہتا تھا۔ زیلون اور مالکوٹا امیر کو دیکھ کر خوش ہو رہے تھے۔ امیر نے جولیا کا ہاتھ پکڑا اور اسی لمحے زیلون اور مالکوٹا یکدم اچھل کر کھڑے ہو گئے۔

جولیا بہت زیادہ تھکی ہوئی تھی اس لئے گہری نیند سوئی ہوئی تھی مگر اچانک اس کا ذہن بیدار ہو گیا۔ اس نے خیمے میں روشنی محسوس کی تو اس نے معمولی سی آنکھیں کھولیں۔ اس نے خیمے میں امیر کو موجود پایا۔ جس نے ماچس کی تیلی جلائی ہوئی تھی۔ اس کے ہاتھ میں ایک رسی بھی موجود تھی۔ جولیا ایک لمحے سے بھی کم وقت میں ساری سچویشن سمجھ گئی۔ امیر کی نیت خراب تھی اور وہ اسے ہوس کا نشانہ بنانا چاہتا تھا۔ جولیا کا ذہن غصے کی وجہ سے سلگ اٹھا لیکن اس نے فی الحال خاموش رہنے کا فیصلہ کیا۔

امیر نے اس کا اور خیمے کا جائزہ لیا اور پھر وہ جولیا کے قریب گیا۔ قریب بیٹھ کر اس نے جولیا کا ہاتھ پکڑ لیا۔ جولیا سمجھ گئی کہ وہ اس کے ہاتھ باندھنا چاہتا ہے۔ پھر جیسے ہی امیر نے رسی جولیا کے ہاتھ پر رکھی جولیا حرکت میں آ گئی۔ اس نے پوری قوت سے مکا امیر کے ماتھے پر رسید کیا تو وہ چیخ مار کر الٹ گیا۔ جیسے ہی

گیا۔ ذیلون نے جو کہا تھا بالکل ٹھیک کہا تھا۔ شیطانی دنیا مکر و فریب، ریاکاری کی دنیا تھی۔ یہاں جو زیادہ دھوکے باز تھا وہ زیادہ معتبر سمجھا جاتا تھا۔ ذیلون، مالکوٹا کو اپنے مفاد کے لئے بھینٹ چڑھا رہا تھا تو شیطان کی نظر میں اس نے زیادہ معتبر ہو جانا تھا۔ ان کی دنیا میں عزت کے پیمانے مختلف تھے۔ یہاں ہر وہ کام عزت کے قابل سمجھا جاتا تھا جو انسانی دنیا میں ذلت کا باعث تھا۔

ذیلون کی باتیں سن کر مالکوٹا کو اپنی موت کا یقین ہو گیا۔ موت کی سیاہی نے اس کے بدنما چہرے کو اور بھی زیادہ بدنما کر دیا تھا۔ موت کے خوف نے اس کے جسم پر لرزہ طاری کر دیا تھا۔ کیونکہ یہ بات تو وہ بھی جانتا تھا کہ شیطان کی غلامی قبول کر کے اس نے اپنے لئے جہان کی آگ واجب کر لی ہے۔ مرنے کے بعد اس نے جہنم کی آگ میں جلنا ہے۔ موت کے خوف نے اسے بھیڑ کے اس بچے کی طرح دہشت زدہ کر دیا تھا جس کے سامنے اچانک ہی بھیڑیا آ جائے۔

''ساڈث۔ تیری بھینٹ تیار ہے''...... ذیلون نے کہا تو ساڈث تیزی سے مالکوٹا کی طرف بڑھا۔ مالکوٹا کے حلق سے خوفزدہ چیخ بلند ہوئی۔ وہ بس ایک مرتبہ ہی چیخ سکا کیونکہ اس کے بعد ساڈث نے اسے قابو کر لیا تھا۔ ساڈث نے اس کے منہ پر منہ رکھ کر سانس اپنی طرف کھینچا تو مالکوٹا کی زبان ساڈث کے منہ میں چلی گئی۔ ساڈث نے اس کی ساری زبان کاٹ لی اور نگل گیا۔ زبان کے کٹتے ہی

مالکوٹا کے منہ سے خون جاری ہو گیا اور ساڈث اس کا خون پینے لگا۔ خون پیتے ہوئے اس کے منہ سے ایسے آوازیں نکل رہی تھیں جیسے کتا پانی پی رہا ہو۔ اس کے منہ سے خون نکلنا بند ہوا تو ساڈث نے اس کی شہ رگ پر اپنے دانت گاڑ دیئے اور شہ رگ سے اس کا خون پینے لگا۔ جلد ہی اس نے مالکوٹا کے خون کا آخری قطرہ بھی پی لیا۔ خون کے بعد ساڈث نے مالکوٹا کا گوشت کھانا شروع کیا تو تھوڑی دیر بعد وہاں مالکوٹا کی ہڈیاں بکھری ہوئی دکھائی دیں۔ گوشت سارا غائب ہو گیا تھا۔ اس تمام عرصے میں ذیلون نہایت دلچسپ نظروں سے ساڈث کو دیکھتا رہا۔ وہ اس طرح اطمینان سے ساڈث کو دیکھ رہا تھا جیسے وہ انسانی گوشت کھانے کی بجائے کوئی دلچسپ تماشہ دکھا رہا ہو۔

''بہت مزہ آ گیا آقا۔ سردار مالکوٹا کا خون بہت ہی گرم اور گوشت نمکین تھا۔ واہ۔ واہ''...... ساڈث نے اپنے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا کیونکہ اس کے ہونٹوں پر خون لگا ہوا تھا۔ ہونٹوں پر زبان پھیرنے کے بعد وہ اپنی انگلیاں چاٹنے لگا۔

''اب حکم دو آقا۔ مجھے کیا کرنا ہے''......انگلیاں چاٹنے کے بعد ساڈث نے ذیلون سے کہا۔

''اتنا تو تجھے معلوم ہو گا کہ میں نے چند دشمنوں کی ہلاکت کا مہان آقا سے وعدہ کیا ہوا ہے اور میں اسی کوشش میں مصروف ہوں''...... ذیلون نے ساڈث سے کہا۔

وہ الٹا جولیا نے اس کے جسم کے اندر سے ایک سائے کو باہر نکلتے دیکھا۔ ایک سیکنڈ کے بھی ہزارویں حصے میں جولیا اصل حقیقت کو سمجھ گئی اور پھر وہ بجلی سے بھی زیادہ تیزی سے حرکت میں آئی۔ وہ سایہ ابھی مکمل طور پر امیر کے جسم سے باہر نہیں آیا تھا کہ جولیا کا ہاتھ اس سائے کے ماتھے پر لگا اور وہ سایہ اچھل کر ریت پر گر گیا۔ بے ہوش ہونے کے بعد وہ سایہ ایک جسم میں تبدیل ہو گیا۔ یہ جسم ایک عورت کا تھا جس کے خدوخال نہایت ہی بھدے تھے۔ جولیا تو پہلے ہی سمجھ چکی تھی کہ یہ کوئی شیطانی طاقت ہے۔ جیسے ہی وہ عورت بے ہوش ہوئی جولیا تیزی سے خیمے سے باہر آ گئی۔ باہر تمام لوگ سوئے ہوئے تھے۔ جولیا نے عمران کو ہلایا لیکن وہ بیدار نہ ہوا تو جولیا سمجھ گئی کہ عمران بے ہوش ہے۔ جولیا نے عمران کی تلاشی لی تو اس کی جیب میں سیاہ کپڑے کی پٹیاں اور ست رنگے دھاگے موجود تھے۔ یہ دھاگے ڈوری نما تھے۔ ہر ڈوری میں سات رنگ کے دھاگے یکجا کیے گئے تھے۔ جولیا نے ایک کپڑا اور ایک دھاگا اٹھایا اور بھاگتی ہوئی خیمے میں آ گئی۔ شیطانی طاقت کو بے بس کرنا زیادہ ضروری تھا۔

جولیا خیمے میں آئی تو وہ عورت ابھی بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔ جولیا نے فوراً ہی اس کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی۔ اس کے بعد اس نے اس عورت کا منہ کھول کر ست رنگا دھاگا اس کے منہ میں ڈالا اور پھر دھاگے کو اس کی گردن کی پشت پر کر کے گانٹھ لگا دی۔ اب

شیطانی طاقت اس کے مرضی کے بغیر معمولی سی حرکت بھی نہیں کر سکتی تھی۔ اس کام سے فارغ ہو کر جولیا ایک بار پھر خیمے سے باہر آ گئی۔ عمران کے قریب پہنچ کر اس نے عمران کو آوازیں دیں لیکن عمران کے جسم میں کوئی حرکت پیدا نہ ہوئی تو اس نے عمران کے منہ اور ناک پر ہاتھ رکھ دیا۔ سانس بند ہو جانے کی وجہ سے عمران کے جسم کو ایک جھٹکا لگا تو جولیا نے ہاتھ ہٹا لیا۔ پھر تقریباً نصف منٹ بعد عمران ہوش میں آ گیا۔

"جولیا۔ تم یہاں۔ خیریت تو ہے"..... عمران نے اردگرد کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔

"میرے ساتھ آؤ"..... جولیا نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور اٹھ کر خیمے کی طرف بڑھ گئی۔

"دیکھو جولیا۔ رک جاؤ۔ اگر تنویر کو معلوم ہو گیا کہ تم رات کے اندھیرے میں مجھے اپنے خیمے میں لے گئی تھیں تو وہ تمہیں بھی اور مجھے بھی گولی مار دے گا۔ وہ بہت ہی غیرت مند بھائی ہے"۔ عمران نے مصنوعی بوکھلاہٹ کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔ لیکن جولیا نے اس کی کوئی بات نہ سنی اور وہ خیمے میں داخل ہو گئی۔ اب چونکہ خیمے کا پردہ ہٹا ہوا تھا اور صحرا میں چاند کی چاندنی پھیلی ہوئی تھی۔ اس لئے خیمے میں ہلکی ہلکی روشنی ہو رہی تھی۔ اس ہلکی روشنی میں عمران نے خیمے کے منظر کو دیکھا اور پھر وہ سب سمجھ گیا۔

"جوزف کی طرح اب تم بھی شیطانی طاقتوں کو قابو کر لیتی

"ہاں آقا۔ تمہارے ان دشمنوں کو مہان آقا کے دربار میں بھی سخت ناپسند کیا جاتا ہے۔ ان میں سے ایک انسان تو ایسا ہے جسے مہان آقا اپنا بدترین دشمن سمجھتا ہے"...... ساڈش نے کہا۔

"میں اسی کے خاتمہ کے لئے تلائی عمل کر رہا ہوں لیکن وہ یہاں آ کر مجھے اس عمل سے روکنا چاہتا ہے۔ اس لئے میری کوشش ہے کہ وہ یہاں آنے سے پہلے ہی اپنے ساتھیوں سمیت مارا جائے۔ مہان آقا کی طرف سے بھی مجھے یہی اشارے ملے ہیں کہ میں اسے شیطانی دنیا کے قریب نہ پہنچنے دوں کیونکہ ہمارے خلاف اس کا سابقہ ریکارڈ کچھ اس قسم کا ہے کہ میں نہیں چاہتا کہ وہ شیطانی دنیا کے قریب پہنچے اور چونکہ میں خود تلائی عمل کر رہا ہوں اس لئے میری کوشش ہے میں خود اس کے مقابلے پر نہ جاؤں۔ میں نے اپنی کئی غلام طاقتوں کو ان کے خاتمے کے لئے بھیجا ہے لیکن مالکوٹا کی وجہ سے وہ فنا ہو گئی ہیں اور وہ لوگ ابھی تک زندہ ہیں"...... ذیلون نے پوری تفصیل کے ساتھ بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں آقا۔ میں ان تمام حالات سے آگاہ ہوں"...... ساڈش نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میں نے تجھے مہان آقا سے اس لئے طلب کیا ہے کہ طاقت کے ساتھ ساتھ تجھے مہان آقا نے سوچ بھی دی ہوئی ہے۔ تو کچھ کام خود بھی سوچ کر کر لیتا ہے۔ تجھے ہر حال میں ان افراد کا خاتمہ

کرنا ہے اور اس سلسلے میں ضروری نہیں کہ تو ہر کام مجھ سے پوچھ کر کرے۔ تو اپنی مرضی سے بھی کام کر سکتا ہے۔ مجھے تو بس ان کے خاتمے سے دلچسپی ہے"...... ذیلون نے ساڈش سے کہا۔

"ٹھیک ہے آقا۔ تم بے فکر ہو جاؤ۔ اب تمہیں اپنے دشمنوں کی موت کی خبر ہی ملے گی"......ساڈش نے کہا۔

"اتنا تو، تو جانتا ہی ہے کہ یہ لوگ بہت ہی خطرناک، ہوشیار، چالاک اور تیز ہیں۔ یہ شیطانی طاقتوں کو قابو کرنے کے عمل سے واقف ہیں۔ ایک دو افرد ہی نہیں بلکہ سب یہ کام کر لیتے ہیں۔ پھر یہ روشن کلام پڑھ کر شیطان طاقتوں کو جلا کر فنا بھی کر دیتے ہیں"...... ذیلون نے اسے تنبیہہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں آقا۔ میں یہ بھی جانتا ہوں۔ وہ اب تک تمہاری کئی غلام طاقتوں کو فنا کر چکے ہیں"......ساڈش نے کہا۔

"تو نے ان سے ہوشیار رہنا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تیرا انجام بھی وہی ہو جو پہلے والوں کا ہوا ہے"...... ذیلون نے کہا۔

"نہیں آقا۔ ایسا نہیں ہو گا تم فکر نہ کرو۔ اب ان کی موت یقینی ہے"...... ساڈش نے کہا۔

"یہ لوگ اس وقت لوریا شہر پہنچ چکے ہوں گے یا پہنچنے والے ہوں گے۔ تو نے بہت دور سے ان پر نظر رکھنی ہے اور موقع ملتے ہی ان پر بھرپور حملہ کرنا ہے۔ ایسا حملہ کہ ان کے بچنے کی ایک فیصد بھی امید نہ ہو"...... ذیلون نے کہا۔

ہو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا نے اسے تفصیل بتا دی۔ عمران نے تفصیل سن کر اثبات میں سر ہلا دیا۔

''آؤ۔ اپنے ساتھیوں کو ہوش میں لے آئیں۔ اس نے نجانے کس طریقے سے ہمیں بے ہوش کیا تھا''...... عمران نے کہا اور وہ خیمے سے باہر آ گئے۔

''اگر سب لوگ بے ہوش ہو گئے ہیں تو پھر میں بے ہوش کیوں نہیں ہوئی''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میرا خیال ہے کہ ہم جس چیز سے بے ہوش ہوئے ہیں اس کا اثر خیمے کے اندر نہیں گیا۔ شاید کوئی دھواں ہو گا اور چونکہ خیمے کا پردہ گرا ہوا تھا اس لئے دھواں اندر نہیں گیا ہو گا''...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلایا جبکہ عمران نے جوزف کے منہ اور ناک پر ہاتھ رکھ دیا۔ پھر تھوڑی ہی دیر میں عمران کے سب ساتھی ہوش میں آ گئے اور عمران نے انہیں تازہ صورت حال بتا دی۔

''عمران صاحب۔ یہ بھی شیطانی طاقت ہی ہے اس سے بھی وہی سوال و جواب ہو سکتے ہیں جو اس سے پہلے ایسی طاقتوں سے آپ پوچھ چکے ہیں''...... خاور نے شیطانی طاقت کو دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ خیمے میں آ گئے تھے۔ اب وہ شیطانی طاقت ہوش میں تھی۔

''کیا نام ہے تمہارا''...... عمران نے خاور کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے شیطانی طاقت سے پوچھا۔

''لشری''...... دھاگا چونکہ اس کے منہ میں ایڈجسٹ ہو چکا تھا

اس لئے اس نے صحیح انداز میں بولتے ہوئے کہا۔

''تو بھی ذیلون کی غلام طاقت ہے''...... عمران نے اس سے کہا۔

''ہاں۔ میں بھی ذیلون آقا کی غلام طاقت ہوں''...... لشری نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''تمہارا ذیلون آقا ہمارے ایک ساتھی پر جناتی عمل کر رہا ہے۔ یہ عمل کب پورا ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''اس عمل کے مکمل ہونے میں، ابھی چھ دن باقی ہیں''...... لشری نے عمران کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تجھے معلوم ہے کہ تیری کتنی ساتھی غلام طاقتوں کو میں نے جلا کر فنا کیا ہے''...... عمران نے اس سے کہا۔

''ہاں۔ مجھے معلوم ہے۔ تم بہت بڑی خطرناک انسان ہو''۔ لشری نے اس مرتبہ خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''اب میں تجھے بھی جلا کر فنا کرنے والا ہوں''...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

''نن۔ نن۔ نہیں۔ مم۔ مجھے۔ نن۔ نہ جلانا''...... لشری نے اس مرتبہ باقاعدہ کانپتے ہوئے کہا۔

''اچھا۔ اگر تو فنا ہونا نہیں چاہتی تو پھر تجھے میرا ایک کام کرنا ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ کام بتاؤ۔ میں تمہارا ہر کام کروں گی''...... لشری نے

عمران سے کہا۔

"ہمیں اس طرح شیطانی دنیا میں لے چلو کہ تمہارے آقا ذیلون سمیت کسی کو معلوم نہ ہو سکے"...... عمران نے کہا۔

"یہ تو ذیلون آقا کے حکم کی خلاف ورزی ہو گی اور اگر میں نے اس کے حکم کے خلاف کوئی کام کرنا چاہا تو مجھے فوراً آگ لگ جائے گی"...... لشری نے فوراً ہی انکار کرتے ہوئے کہا۔

"ابھی تو، تو نے کہا کہ تو میرا ہر کام کرے گی"...... عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں تمہارا ہر وہ کام کر سکتی ہوں جو ذیلون آقا کے خلاف نہ ہو"...... لشری نے کہا۔

"میرا ہر کام تیرے آقا ذیلون کے ہی نہیں بلکہ شیطان مردود کے بھی خلاف ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"میری مجبوری ہے۔ میں ایسا کوئی بھی کام نہیں کر سکتی"۔ لشری نے بے بس لہجے میں کہا۔

"پھر تو فنا ہونے کے لئے تیار ہو جا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نن۔ نن۔ نہیں۔ مم۔ مجھے۔ آ۔ آگ۔ م۔ میں۔ مم۔ مت جلاؤ"...... لشری نے خوف سے کانپتے ہوئے کہا۔ لیکن شیطانوں پر ترس کھانا انسانیت پر ظلم کرتا تھا اس لئے عمران لشری پر ہرگز ہرگز ترس نہیں کھا سکتا تھا۔ اس نے پہلے کی طرح مقدس آیات کا ورد کیا

لشری کی طرف پھونک مار دی۔ لشری کے جسم کو فوراً ہی آگ لگ گئی اور اس کی کربناک چیخوں سے صحرا گونجنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی چیخیں معدوم ہونے لگیں اور پھر آخر اس کا وجود ختم ہو گیا۔

"بے شک باطل مٹنے کے لئے ہی ہے"...... لشری کے ختم ہونے کے بعد عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ وہ امیر الغنی خیمے میں پڑا ہوا ہے۔ اس کا کیا کرنا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"خیمے میں جانے میں اس کے ارادے کا کوئی عمل دخل نہیں ہے اس لئے اسے اس بات کی سزا تو نہیں دی جا سکتی۔ تم اسے اٹھا کر باہر لے آؤ۔ اس کے بعد ہم ان سب کو ہوش میں لاتے ہیں"...... عمران نے صفدر سے کہا۔

صفدر خیمے میں گیا اور امیر الغنی کو اٹھا کر باہر لے آیا۔ پھر وہ دونوں ہی قافلے کے افراد کو ہوش میں لانے میں مصروف ہو گئے۔ ان کو ہوش میں لانے کے لئے انہوں نے اپنا مخصوص طریقہ استعمال کیا۔ انہوں نے ان لوگوں کے ناک اور منہ بند کئے اور جب سانس بند ہونے کی وجہ سے بے ہوش آدمی کے جسم کو جھٹکا لگا تو وہ اسے چھوڑ دیتے۔ سب کے ساتھ یہی سلوک کرنے کے بعد وہ ریت پر لیٹ گئے جبکہ جولیا واپس خیمے میں چلی گئی۔

"عمران صاحب۔ عمران صاحب۔ اٹھئے۔ قافلے کو ہوش ہونے والا

ہے“...... کچھ دیر کے بعد عمران کو عبداللہ کی آواز سنائی دی تو وہ اٹھ بیٹھا۔ عمران کے ساتھ صفدر، خاور اور جوزف بھی اٹھ بیٹھے۔ انہوں نے ایسے ہی ظاہر کیا جیسے وہ ابھی اٹھے ہوں۔ مختصر سے وقت میں صحرا میں کیا کیا ہنگامے ہو گئے تھے عبداللہ اور اس کے ساتھی اس سے بے خبر تھے۔ نماز کے بعد انہوں نے ناشتہ کیا اور پھر قافلہ روانہ ہو گیا۔ مقامی وقت کے مطابق ساڑھے نو بجے وہ لوریا پہنچ گئے۔ لوریا ایک چھوٹا سا شہر تھا۔ یہ ایک غریب ملک کا شہر تھا اس لئے اس میں بلند و بالا اور جدید عمارتیں نہیں تھیں۔ بڑے اور انٹرنیشنل ہوٹل بھی نہیں تھے لیکن چونکہ اس شہر سے غلے کی تجارت ہوتی تھی اس لئے تاجروں کی وجہ سے یہاں کئی سرائیں موجود تھیں۔ شہر پہنچتے ہی وہ عبداللہ اور اس کے ساتھیوں سے الگ ہو گئے۔

”عمران صاحب۔ اس شہر کو دیکھ کر تو ایسے لگ رہا ہے جیسے ہم کسی پرانے زمانے کے شہر میں پہنچ گئے ہوں“...... خاور نے اپنے اردگرد دیکھتے ہوئے کہا۔

”غربت بھی کیا چیز ہوتی ہے بھئی۔ شہروں اور ملکوں کو ہی زمانہ قدیم میں دھکیل دیتی ہے“...... عمران نے کہا۔ اس کے ساتھ ہی وہ ایک سرائے میں داخل ہو گئے۔ سرائے میں درختوں کے نیچے بڑی بڑی چارپائیاں بچھی ہوئی تھیں۔ چند چارپائیوں پر لوگ بیٹھے ہوئے تھے جبکہ کچھ چارپائیاں خالی پڑی ہوئی تھیں۔ عمران اور اس کے

وہاں پہنچے تو وہاں بیٹھے ہوئے تمام افراد نے انہیں خاص طور دیکھا۔ وہ ساتھ ساتھ رکھی ہوئی دو چارپائیوں پر بیٹھ گئے۔ جیسے ہی چارپائیوں پر بیٹھے ایک آدمی ان کے قریب آ گیا۔

”السلام علیکم“...... اس آدمی نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے اس کے سلام کا جواب دیا۔

”سر۔ میرا نام احمد نصر ہے۔ میں اس سرائے کا مالک ہوں۔ فرمائیں ہم آپ کی کیا خدمت کر سکتے ہیں“...... اس آدمی نے تعارف کراتے ہوئے کہا۔

”رہائش کے بارے میں تو ہم بعد میں فیصلہ کر لیں گے۔ فی الحال ہم نے فریش ہونا ہے اور کھانا کھانا ہے“...... عمران نے اس سے مقامی زبان میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”اوکے سر۔ میں ابھی بندوبست کرتا ہوں“...... سرائے کے مالک احمد نصر نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

پھر وہ کھانا کھا رہے تھے کہ چونک پڑے۔ کیونکہ وہاں ایک پولیس کی گاڑی آ کر رکی تھی۔ پولیس کی گاڑی کے رکتے ہی اس میں سے کئی پولیس مین نیچے اتر آئے۔ وہ سب اسلحے سے لیس تھے۔ گاڑی سے اترتے ہی وہ سیدھے ان کی طرف آئے اور انہوں نے ان کے گرد گھیرا ڈال لیا۔ پولیس کو دیکھ کر وہاں موجود سب افراد ہی پریشان ہو گئے تھے لیکن عمران اور اس کے ساتھی اطمینان سے بیٹھے کھانا کھاتے رہے۔

"آقا۔ تمہارے حکم پر عمل کیا جائے گا"...... ساڈش نے کہا۔
پھر اس نے سر جھکایا اور غائب ہوگیا۔

ساڈش کو غائب ہوئے ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک کم سن اور انتہائی حسین لڑکی کمرے میں داخل ہوئی۔ ذیلون اسے دیکھ کر حیران ہوا اور بیڈ سے اٹھ کر کھڑا ہوگیا۔

"تو۔ تو کون ہے سندری"...... ذیلون نے اس کے حسن سے متاثر ہوتے ہوئے کہا۔

"آقا۔ تم مجھے اچھی طرح جانتے ہو۔ میں شیطانی دربار کی غلام طاقت فتنی ہوں"...... لڑکی نے دلکش انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ فتنی تو ہے۔ بڑا غضب ناک روپ اپنا کر آئی ہے تو"۔ ذیلون نے چونکتے ہوئے کہا۔

"آقا۔ تمہیں خوش بھی تو کرنا ہے نا"...... فتنی نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا۔

"خوش بعد میں کرنا۔ پہلے تو یہ بتا کہ تو مہان آقا کا کیا پیغام لے کر آئی ہے"...... ذیلون نے کہا۔

"مالکوٹا کی وجہ سے آقا کا سب سے بڑا دشمن کئی بار بچا ہے۔ تو نے مالکوٹا کو سزا دے کر بہت اچھا کیا ہے۔ بڑا آقا تم سے بہت خوش ہے اور اس نے تمہیں شیطانی دنیا کا سردار بھی مقرر کیا ہے"...... فتنی نے کہا تو اس کی بات سن کر ذیلون خوش ہوگیا۔

"آقا کا شکریہ۔ مالکوٹا کی وجہ سے آقا کا دشمن کئی بار یقینی

ت سے بچا ہے لیکن وہ ہر بار نہیں بچ سکے گا۔ میں نے اس کا ہ کر کے ہی دم لینا ہے۔ یہ مہان آقا سے میرا وعدہ ہے"۔ ن نے کہا۔

"ہاں۔ مہان آقا کو یقین ہے کہ تم ضرور کامیاب ہو گے"...... فتنی نے ایک بار پھر مسکراتے ہوئے کہا۔

"فتنی۔ کیا تم بڑے آقا کو رپورٹ دینے اب واپس جاؤ گی"۔ ذیلون نے اس سے پوچھا۔

"آقا۔ کیا تم نہیں جانتے کہ ہمارے درمیان جو باتیں ہوئی ہیں وہ مہان آقا تک پہنچ چکی ہوں گی"...... فتنی نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ میں تو تجھ سے تیری واپسی کے بارے میں پوچھ رہا ہوں"...... ذیلون نے کہا۔

"آقا۔ اگر میں تمہیں اچھی نہیں لگ رہی تو میں ابھی واپس چلی جاتی ہوں"...... فتنی نے ایک ادا کے ساتھ کہا۔

"میں تو چاہتا ہوں کہ تو ہمیشہ کے لئے میرے پاس رہ جائے۔ اسی روپ میں۔ مجھے تیرا یہ روپ بہت ہی اچھا لگا ہے"...... ذیلون نے شیطانی انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے آقا۔ میں تمہارے پاس رہ جاتی ہوں۔ مہان آقا نے مجھے یہی ہدایت دی ہے کہ تم جب تک مجھے اپنے پاس رکھنا چاہو میں تمہارے ساتھ رہوں اور تمہارے ہر حکم پر عمل کروں"۔ فتنی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اے مسٹر۔ تم سب پولیس کی حراست میں ہو"...... پولیس آفیسر نے ریوالور لہراتے ہوئے بلند آواز میں کہا۔

"او کے۔ لیکن ہمیں اطمینان سے کھانا کھانے دو"۔ عمران نے لاپروائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کھانا تم کھا لو"...... پولیس آفیسر نے کہا اور پھر اس نے ریوالور جیب میں رکھ لیا۔

"بڑی شریف پولیس ہے یہاں کی۔ ہماری پولیس ہوتی تو اس نے آتے ہی ٹھکائی شروع کر دی تھی۔ نہ رزق کا احترام کرنا تھا نہ انسانیت کا"...... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کاش ہماری پولیس اس غریب سے ملک میں آ کر کچھ ادب و اخلاق سیکھ لے"...... صفدر نے حسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی وہ کھانے سے فارغ ہو گئے۔

"چلیں جناب۔ آپ کو ہمارے ساتھ پولیس اسٹیشن چلنا ہے"۔ پولیس آفیسر نے ان کے قریب آتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہمارا قصور کیا ہے جناب"...... عمران نے پولیس آفیسر سے پوچھا۔

"اس علاقے کا قانون ہے کہ جو بھی غیر ملکی اس شہر میں آئے گا وہ پہلے پولیس اسٹیشن میں اطلاع دے گا لیکن آپ لوگوں نے

پولیس اسٹیشن میں اطلاع نہیں دی اس لئے آپ کو پولیس اسٹیشن لے جا کر آپ سے پوچھ گچھ ہو گی۔ آپ کے پاسپورٹ اور ویزے چیک ہوں گے اور پھر ہیڈکوارٹرز سے آپ کے بارے میں ہدایات لی جائیں گی اور ان ہدایات کی روشنی میں آپ کے متعلق کوئی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ سمجھ گئے ہیں آپ میری بات"...... پولیس آفیسر نے کہا۔

"بالکل سمجھ گئے ہیں جناب ہم آپ کی بات۔ چلیں"۔ عمران نے چارپائی سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ میرا بل تو دیتے جائیں"...... احمد نصر نے عمران کے قریب آتے ہوئے کہا۔

"کتنا بل ہے جناب آپ کا"...... عمران نے اس سے پوچھا تو احمد نصر نے بل بتایا۔ عمران کے پاس مقامی کرنسی نہیں تھی البتہ ان سب کی جیب میں ڈالرز موجود تھے۔ عمران نے دس ڈالر کا نوٹ احمد نصر کی طرف بڑھا دیا۔

"جناب۔ مجھے تو مقامی کرنسی دیں۔ میں اسے کہاں تبدیل کراتا پھروں گا"...... احمد نصر نے کہا۔

"آپ یہ پولیس آفیسر کو دے دیں اور ان سے متعلقہ کرنسی لے لیں۔ یہ تو بڑے افسر ہیں کسی نہ کسی طریقے سے کرنسی تبدیل کرا لیں گے"...... عمران نے احمد نصر سے کہا تو اس نے ایسا ہی کیا۔ اس کے بعد پولیس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو گاڑی میں

بٹھایا۔ آفیسر بھی ان کے ساتھ ہی بیٹھ گیا اور گاڑی آگے بڑھ گئی۔

"سچ سچ بتاؤ۔ تم ایکریمی ایجنٹ ہو"...... پولیس آفیسر نے عمران کو گھورتے ہوئے کہا۔

"ایکریمی ایجنٹ۔ آفیسر۔ کیا میں تمہیں ایکریمی نظر آ رہا ہوں"...... عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"ایکریمی ایجنٹ ہونے کے لئے ایکریمی ہونا تو ضروری نہیں۔ ایتھوپیائی بھی ایکریمی ایجنٹ ہو سکتا ہے۔ روسیاہی بھی۔ کافرستانی بھی۔ گریٹی بھی"...... پولیس آفیسر نے کہا تو عمران کو اس کی بات بہت پسند آئی۔

"تم نے بہت گہری بات کی ہے آفیسر۔ مجھے بہت اچھی لگی ہے"...... عمران نے اس کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

"تم لوگوں کا تعلق کس کس ملک سے ہے اور لوریا میں کس قسم کی جاسوسی کرنے آئے ہو"...... پولیس آفیسر نے کہا۔

"تمہاری پہلی بات ذہانت سے بھرپور تھی مگر یہ بات انتہائی احمقانہ ہے۔ تین مختلف قومیت سے تعلق رکھنے والے افراد کہیں ایک ساتھ جاسوسی کرنے جا سکتے ہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ایکریمیا کے لئے کوئی بھی مشکل بات نہیں ہے۔ وہ تو بدمعاش ہے اور بدمعاش کے لئے کوئی کام بھلا مشکل کیسے ہو سکتا ہے"...... پولیس آفیسر نے عمران کے طنز کے جواب میں طنز ہی

تے ہوئے کہا۔

"اگر ہم ایکریمی ایجنٹ ہیں اور تم نے ہمیں گرفتار کر لیا ہے تو رف تمہارے لئے بلکہ تمہاری حکومت کے لئے بھی تمہارا یہ قدم ت مشکل ثابت ہو گا"...... عمران نے اسے دھمکی دیتے ہوئے ا۔

"ہم ایکریمی غلام نہیں ہیں کہ اس سے ڈرتے پھریں۔ ہم قے کر لیتے ہیں۔ بھوکے مر جاتے ہیں لیکن کسی کی غلامی قبول ہیں کرتے"...... پولیس آفیسر نے بدستور طنزیہ لہجے میں کہا۔

"ہمارے بارے میں تمہیں کس نے اطلاع دی ہے"...... عمران نے پولیس آفیسر سے پوچھا۔

"ہمارا اپنا نیٹ ورک ہے۔ شہر میں کوئی معمولی سا واقعہ بھی ہو جائے تو ہمیں فوراً اطلاع ہو جاتی ہے"...... پولیس آفیسر نے کہا۔

"تمہارا نیٹ ورک بہت اچھا ہو گا پولیس آفیسر۔ لیکن ایکریمی ایجنٹ اس طرح سرعام اکٹھے ہو کر سیر سپاٹے نہیں کرتے۔ اگر ہم ایکریمی ایجنٹ ہوتے تو تمہیں ہماری خبر تک نہ ہوتی"...... عمران نے ایک مرتبہ پھر طنزیہ لہجے میں کہا تو پولیس آفیسر سوچ میں ڈوب گیا۔

"ہونہہ۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ اوکے۔ تم خود بتاؤ کہ تم کون ہو"...... پولیس آفیسر نے سوچتے ہوئے کہا۔

"یہ مس لیانہ ہے۔ اس کا تعلق سوئٹزر لینڈ سے ہے۔ یہ جوزف

"مہان آقا۔ اپنے غلاموں کو خوش رکھتا ہے"...... ذیلون نے خوشی سے معمور لہجے میں کہا۔

"آقا۔ مجھے شراب پلاؤ۔ اس کے بعد ہم جشن منائیں گے"......فتنی نے کہا۔

"شراب تو میں تجھے پلا دیتا ہوں لیکن جشن ہم اس وقت منائیں گے جب عمران اور اس کے ساتھی مارے جائیں گے۔ پھر صرف ہم نہیں بلکہ پوری شیطانی دنیا جشن منائے گی۔ ایسا جشن اس سے پہلے شیطانی دنیا میں کبھی نہیں ہوا ہو گا۔ ہر طرف موج مستی ہی موج مستی ہو گی"...... ذیلون نے کہا اور پھر اس نے شراب کی ایک بوتل اٹھا کر فتنی کو دی۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو آقا۔ ایسے دشمنوں کی موت پر یادگار جشن ہی ہونا چاہئے"......فتنی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ پھر اس نے بوتل کھولی اور بوتل کو منہ لگا لیا۔

"آقا۔ تمہارے سردار بننے کی خبر شیطانی دنیا میں پھیل چکی ہے۔ اس لئے تم شیطانی دنیا کا ایک چکر سردار کی حیثیت سے لگا آؤ"۔ شراب پینے کے بعد فتنی نے ذیلون کو مشورہ دیتے ہوئے کہا۔ ذیلون کو یہ مشورہ بہت ہی اچھا لگا۔

"تم ٹھیک کہہ رہی ہو فتنی۔ آؤ پھر دونوں ساتھ ہی چلیں"۔ ذیلون نے کہا۔ اس کے بعد وہ دونوں بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ ذیلون گھر سے کم ہی نکلتا تھا لیکن آج وہ گھر سے باہر

تو اس کی چال ڈھال ہی نرالی تھی۔ وہ نہایت ہی متکبرانہ انداز ں چل رہا تھا۔ شیطانی دنیا کے باسی جھک جھک کر اس کی تعظیم کر ہے تھے جس کی وجہ سے اس کے دل میں اور زیادہ غرور پیدا ہو ا تھا۔ وہ بہت دیر تک شیطانی دنیا میں گھومتا رہا پھر واپس اپنے ھر آ گیا۔

"آقا۔ آج شیطانی دنیا میں گھومنا پھرنا کیسا لگا"......فتنی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شیطانی دنیا کی سیر کا تو مزہ ہی آج آیا ہے"...... ذیلون نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

"آقا۔ تم جزیرہ مارکو میں بھی شیطانی دنیا آباد کرو گے اور وہاں کے بھی سردار بنو گے۔ پھر کیا یہاں کی سرداری چھوڑ دو گے"۔ فتنی نے پوچھا۔

"نہیں۔ میں دونوں شیطانی دنیاؤں کا سردار رہوں گا۔ کچھ دن میں یہاں گزارہ کروں گا اور کچھ دن وہاں۔ مجھے تو پتہ ہی آج چلا ہے کہ جو نشہ سرداری میں ہے وہ دنیا کی کسی بھی چیز میں نہیں ہے"...... ذیلون نے کہا۔ پھر اس سے پہلے کہ فتنی اس سے کچھ کہتی ساؤث کمرے میں ظاہر ہو گیا۔ ظاہر ہو کر وہ ذیلون کے سامنے جھک گیا۔

"ہاں ساؤث۔ کیا خبر لایا ہے تو"...... ذیلون نے متکبرانہ لہجے میں اس سے پوچھا۔

ہے۔ یہ افریقہ کے جنگلی قبائل سے تعلق رکھتا ہے اور ہم تین پاکیشیائی ہیں۔ میرا نام امین ہے"...... عمران نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"تمہارے پاسپورٹ تو تمہارے پاس ہوں گے۔ وہ مجھے دکھاؤ"...... پولیس آفیسر نے کہا۔

"ہمارا قیام دارالحکومت کے ایک ہوٹل میں ہے اور ہمارا سارا سامان ہوٹل کے کمرے میں موجود ہے۔ اس سامان میں ہمارے پاسپورٹ بھی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تمہارے پاسپورٹ تمہاری جیب میں نہیں ہیں۔ یہ تمہارا دوسرا جرم ہے"...... پولیس آفیسر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سر۔ ان کے یہ دونوں جرم ناقابل معافی ہیں اور میں انہیں اس جرم کی سزا دے رہا ہوں"...... ایک پولیس مین نے اچانک سخت لہجے میں کہا۔ اس پولیس مین کے ہاتھ میں ریوالور موجود تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ پولیس آفیسر اسے روکتا اس نے ریوالور کا رخ عمران کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ پولیس گاڑی میں ایک دھماکا ہوا اور اس کے ساتھ ہی چیخ کی آواز بھی گونج کر رہ گئی۔

حصہ اول ختم شد

27 B
عمران سیریز نمبر

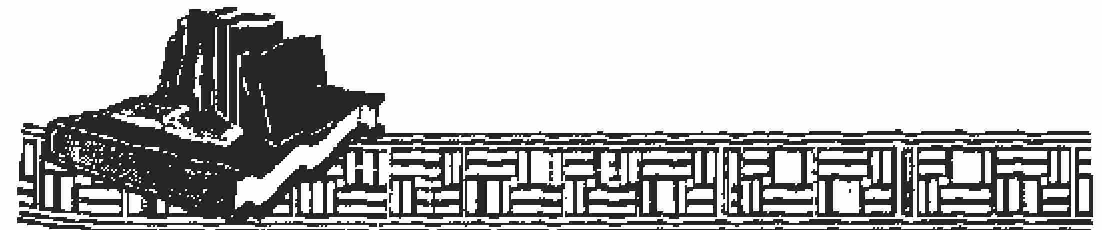
ڈیول ورلڈ

حصہ دوم

ارشاد العصر جعفری

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

ناشران ---------- محمد ارسلان قریشی
---------------- محمد علی قریشی
ایڈوائزر ---------- محمد اشرف قریشی
طابع ---------- سلامت اقبال پرنٹنگ پریس ملتان



"اوہ۔ اوہ۔ لشری بھی نظروں سے اوجھل ہو گئی ہے"...... زیلون نے پریشان لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ لگتا ہے کہ عمران نے لشری پر بھی قابو پا لیا ہے"۔ مالکوٹا نے کہا۔

"اگر عمران نے اس پر بھی قابو پا لیا ہے تو پھر کچھ ہی دیر بعد اس کے فنا ہونے کی خبر بھی آجائے گی"...... زیلون نے کہا۔

"ہماری غلام طاقتیں جب بے بس ہوتی ہیں تب تو ہماری نظروں سے اوجھل ہو جاتی ہیں۔ ورنہ تو وہ ہمارے سامنے ہی رہتی ہیں"۔ بتا نے کہا۔

"یہ عمران ایک ایک کر کے میری ساری غلام طاقتوں کو ختم کرتا جا رہا ہے لیکن یہ جانتا نہیں ہے کہ میری ایک غلام طاقت اگر فنا ہوتی ہے تو میں اس جیسی پانچ اور طاقتیں اپنے آقا سے حاصل کر سکتا ہوں۔ میرے پاس غلام طاقتوں کی کبھی کوئی کمی نہیں رہی"۔

ذیلون نے فخریہ لہجے میں کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ تمہارے پاس طاقتوں کی کوئی کمی نہیں ہے"...... مالکوٹا نے کہا۔

"اب میں مہان آقا سے ساؤث کو مانگ رہا ہوں اس کے بعد دیکھتا ہوں کہ عمران اور اس کے ساتھی کیسے بچتے ہیں"۔ ذیلون نے کہا۔

"ساؤث۔ اوہ۔ اوہ۔ واقعی اگر ساؤث تمہیں مل جائے تو پھر یقینی طور پر عمران اور اس کے ساتھی ہلاک ہو جائیں گے۔ ساؤث کا خیال تو ہمیں پہلے ہی آ جانا چاہئے تھا۔ لیکن ذیلون اس ساؤث کو بہت ہی خاص بھینٹ دینی پڑتی ہے۔ تم اسے کیا بھینٹ دو گے"...... مالکوٹا نے کہا۔

"بھینٹ کا انتظام بھی میں کر ہی لوں گا۔ پہلے اسے طلب تو کر لوں"...... ذیلون نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے بعد اس نے بیڈ کے نیچے سے شراب کی بوتل نکالی اور اس کا ڈھکن کھول کر شیطان کے بت کے قریب آ گیا۔ اس نے پوری بوتل شیطان کے بت کے سر پر انڈیل دی۔ اس کے بعد اس نے خالی بوتل ایک طرف پھینک دی اور خود شیطان کے بت کے قدموں میں بیٹھ گیا۔ اس نے آنکھیں بند کر لیں اور منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنے لگا۔ تقریباً پانچ منٹ بعد اس نے آنکھیں کھولیں اور مالکوٹا کی طرف دیکھا جو اس کے بیڈ پر بیٹھا شراب پی رہا تھا۔ ذیلون اپنی جگہ سے اٹھ کر اس

اب آ گیا۔

گیا ہوا۔ تم نے ساؤث کو بلایا نہیں"...... مالکوٹا نے حیران ہو

ان سے پوچھا۔ ذیلون نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔

اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور اس کا زور

مالکوٹا کے سر کے پچھلے حصے پر پڑا اور وہ وہیں بیڈ پر گر گیا۔

ہی اس نے تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن وہ اٹھ نہ

میں نے تجھ پر تپشائی وار کیا ہے۔ اب تو میری مرضی کے

نہیں سکتا۔ تیرا ذہن بالکل خالی ہو گیا ہے۔ تجھے کوئی منتر یاد

رہا اور تو اپنی مدد کے لئے بھی کسی کو نہیں بلا سکتا"...... ذیلون

کراتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیوں۔ تو نے ایسا کیوں کیا ہے"...... مالکوٹا نے غصے اور

کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ کہا۔

"بتاؤں گا۔ لیکن پہلے میں ساؤث کو طلب کر لوں"...... ذیلون

کہا اور اس کے بعد وہ دوبارہ شیطان کے بت کے قریب آ کر

کے سامنے بیٹھ گیا اور اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ مالکوٹا اسے

یں دینے لگا لیکن اس نے ان آوازوں کی پرواہ نہ کی تو مالکوٹا

خاموش ہونا پڑا۔ تقریباً بیس منٹ تک وہ آنکھیں بند کئے

رہا۔ بیس منٹ بعد دھپ دھپ کی زور دار آوازیں سنائی دینے

۔ ان آوازوں کو سن کر ذیلون نے آنکھیں کھول دیں اور

”آقا۔ تمہارے دشمن لوریا شہر کے ایک سرائے میں بیٹھے کھانا کھا رہے تھے کہ میں نے وہاں پولیس آفیسر کو اطلاع دے دی کہ وہ لوگ غیر قانونی طور پر لوریا میں داخل ہوئے ہیں۔ اب پولیس فورس نے انہیں گھیر لیا ہے۔ ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہو گا کہ یہ کام ہم کر رہے ہیں۔ آپ کے دشمن اسے لوریا پولیس کی معمول کی کارروائی سمجھ کر مطمئن ہوں گے۔ ان کے اس اطمینان کا فائدہ اٹھاتے ہوئے میں کسی بھی پولیس اہلکار کے ہاتھوں ان پر فائرنگ کرا دوں گا۔ مجھے یقین ہے کہ وہ اس فائرنگ کے نتیجے میں ہلاک ہو جائیں گے“...... ساؤث نے کہا۔

”ویری گڈ ساؤث۔ تم نے بہت اچھا منصوبہ بنایا ہے لیکن ایک مسئلہ تمہیں درپیش آ سکتا ہے“...... ذیلون نے کہا۔

”مسئلہ۔ کیا مسئلہ درپیش آ سکتا ہے آقا“...... ساؤث نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”عمران کا کالا ساتھی ہماری دنیا کے لوگوں کی بُو محسوس کر لیتا ہے۔ تم جیسے ہی کسی پولیس اہلکار کے قریب پہنچے یا اس کی آنکھوں میں پہنچے تو اسے پتہ چل جائے گا اور پھر ہو سکتا ہے کہ وہ تمہیں قابو بھی کر لے“...... ذیلون نے کہا تو ساؤث پریشان نظر آنے لگا۔

”پھر آقا مجھے کیا کرنا چاہئے۔ کسی بھی پولیس اہلکار کے دماغ کو قابو میں کرنے کے لئے مجھے اس کے قریب تو جانا ہی پڑے گا“۔ ساؤث نے پریشان لہجے میں کہا۔

”اس کا ایک ہی حل ہے میرے پاس۔ اس میں تمہیں تکلیف تو ہو گی لیکن تمہیں کچھ دیر کے لئے یہ تکلیف برداشت کرنی ہو گی“...... ذیلون نے کہا۔

”آقا۔ تمہارے حکم پر تو ہم ہر تکلیف برداشت کر سکتا ہوں۔ تم کیا حل ہے“...... ساؤث نے کہا۔

”انسان پرفیوم استعمال کرتے ہیں لیکن لوریا غریب شہر ہے یہاں پرفیوم تو نہیں ہوں گے البتہ عطر کی چھوٹی چھوٹی شیشیاں ضرور ہوں گی۔ تم ایک شیشی لے کر عطر اپنے جسم پر چھڑک لینا۔ کچھ دیر کے لئے تمہاری اپنی بو اس خوشبو میں دب جائے گی اور اس دوران تم اپنی کارروائی کر لینا“...... ذیلون نے کہا۔

”خوشبو۔ اوہ۔ آقا خوشبو سے تو میں بہت زیادہ اذیت میں مبتلا ہو جاؤں گا“...... ساؤث نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”یہ میرا حکم ہے ساؤث اور اگر تو نے اب میرے حکم کی خلاف ورزی کی تو جانتا ہے تیرا کیا حشر ہو گا“...... ذیلون نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں آقا جانتا ہوں۔ اگر تمہارا حکم نہ مانا تو مجھے آگ لگ جائے گی“...... ساؤث نے پریشان لہجے میں کہا۔

”پھر تجھے جلنا قبول ہے یا تھوڑی دیر کی تکلیف“...... ذیلون نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تم آقا ہو۔ تمہارا حکم ہر حال میں ماننا ضروری ہے اس کے

لئے چاہے کسی تکلیف سے ہی کیوں نہ گزرنا پڑے''...... ساڈش نے کہا۔

''تو پھر اب تک تو کھڑا کیوں ہے۔ جا دفع ہو''...... زیلون نے تیز لہجے میں کہا تو ساڈش یکدم غائب ہو گیا۔

''وقتی۔ اب میں مطمئن ہوں۔ اب عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ ضرور ہو جائے گا''...... زیلون نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا تو وقتی نے اثبات کے انداز میں سر ہلا دیا۔

جیسے ہی پولیس مین نے ٹریگر پر دباؤ ڈالا۔ صفدر نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ مار دیا کیونکہ صفدر اس کے قریب بیٹھا ہوا تھا۔ ویسے تو عمران نے بھی بجلی کی سی تیزی سے سر جھکا لیا تھا لیکن صفدر کے ہاتھ مارنے کی وجہ سے ریوالور کا رخ بدل گیا تھا۔ دھماکا ہوا اور گولی ایک پولیس مین کے سر میں جا لگی۔ اس بے چارے کے تو خواب و خیال میں بھی نہیں ہو گا کہ وہ اس طرح اپنے ہی ساتھی کی چلائی ہوئی گولی کا نشانہ بن جائے گا۔ اس کی چیخ بلند ہوئی اور وہ گاڑی کے فرش پر گر گیا۔ اپنے ہی ساتھی کو گولی کا نشانہ بنتے دیکھ کر سب پولیس والے ہکا بکا رہ گئے تھے۔ ڈرائیور نے بھی لاشعوری طور پر گاڑی کو بریک لگا دی تھی اور وہ بھی مڑ کر اپنے تڑپتے ہوئے ساتھی کو دیکھنے لگا۔

گولی کا شکار ہونے والے پولیس ملازم کے خون سے گاڑی کا فرش سرخ ہو رہا تھا۔ گولی مارنے والا بالکل ساکت ہو گیا تھا۔ پھر

دروازے کی طرف دیکھنے لگا۔

"میں جان گیا ہوں۔ تو مجھے بھینٹ چڑھنا چاہتا ہے لیکن یہ تیرے حق میں بہتر نہیں ہوگا۔ تیرا یہ عمل مہان آقا کو پسند نہیں آئے گا اور وہ تجھ سے سخت ناراض ہو جائے گا"...... مالکوٹا نے چیختے ہوئے کہا۔ اب بھی ڈیلون نے اس کی طرف دھیان نہ دیا اور بدستور دروازے کی طرف دیکھتا رہا۔ اچانک دروازے میں ایک بھینسے کا سر نمودار ہوا۔ اس کا سر بڑا اور نوکدار تھا۔ آنکھیں انڈوں کی طرح سفید تھیں۔ اس کی جسامت اتنی بڑی تھی کہ وہ اندر داخل نہیں ہو پا رہا تھا۔ پھر اس نے اپنے جسم کو ایک جھٹکا دیا تو دروازہ ٹوٹ گیا اور وہ ڈکراتا ہوا کمرے میں آ گیا۔ جیسے ہی وہ کمرے میں آیا اس کے پیچھے دروازہ خود بخود ٹھیک ہو گیا۔ ڈیلون نے اسے غور سے دیکھا۔ اس کی جسامت بڑے ہاتھی سے بھی بڑھ کر تھی البتہ اس کی ٹانگیں چھوٹی تھیں۔ اتنے بڑے جسم پر اتنی چھوٹی ٹانگیں بڑی عجیب محسوس ہو رہی تھیں اس کی آنکھوں میں انتہائی وحشت نظر آ رہی تھی جیسے وہ پاگل بھینسا ہو۔

"ساڈش۔ انسانی روپ میں آ جا"...... ڈیلون نے تحکمانہ لہجے میں کہا تو اگلے لمحے وہ ہاتھی جیسا بھینسا غائب ہو گیا اور اس کی جگہ انتہائی کالا اور بھیانک شکل کا ایک انسان ظاہر ہو گیا۔ اس کی جسامت بہت زیادہ پھیلی ہوئی تھی۔ وہ جانور سے انسان کے روپ میں آیا تھا تو اس کے اعضاء تبدیل ہو گئے تھے لیکن آنکھوں میں

کوئی تبدیلی نہیں ہوئی تھی۔ آنکھیں وہی تھیں سفید انڈوں جیسی۔

"ساڈش۔ تمہاری خدمت میں حاضر ہے آقا"...... ساڈش نے کہا۔ بولتے وقت اس کے نتھنے پھول گئے تھے۔

"تجھے کچھ دن میرے پاس رہ کر میرے احکامات ماننے ہیں"۔ ڈیلون نے اس سے کہا۔

"مجھے مہان آقا نے یہ ہدایت کر دی ہے۔ اب تم مجھے بھینٹ دو تاکہ میں تمہاری غلامی میں آ جاؤں اور یاد رکھنا کہ بھینٹ بہت ہی خاص ہونی چاہئے۔ جس طرح میں خاص ہوں"...... ساڈش نے کہا۔

"میں تجھے خاص بھینٹ ہی دوں گا"...... ڈیلون نے کہا۔ پھر اس نے مسکراتی ہوئی نظروں سے مالکوٹا کی طرف دیکھا جو انتہائی پریشان اور خوفزدہ دکھائی دے رہا تھا۔ موت کی پرچھائیاں اس کی آنکھوں میں رقص رہی تھیں۔

"مالکوٹا۔ اگر میں تیرے مشوروں پر عمل نہ کرتا تو اب تک عمران اور اس کے ساتھی ہلاک ہو چکے ہوتے۔ تو میرے پاس آ گیا اور تو نے مجھے غلط مشورے دیئے جن کی وجہ سے عمران اور اس کے ساتھی موت سے بچتے رہے اور آخر کار میں اس نتیجے پر پہنچا کہ تو نہیں چاہتا کہ میں عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کروں کیونکہ اگر میں عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو جاتا تو میں مہان آقا کا دستِ راست بن جاؤں گا۔ میرے سامنے

یکدم ہی ڈرائیور کو ہوش آیا۔ صدمے نے اسے ایسا پاگل کر دیا کہ اس نے ایکسلیٹر پر اپنے پاؤں کا پورا زور ڈال دیا۔ گاڑی توپ سے نکلے ہوئے گولے کی مانند آگے بڑھی اور سڑک کے کنارے کھڑے ایک موٹے سے درخت سے جا ٹکرائی۔ اب بھی زور دار دھماکا ہوا۔ درخت جڑ سے اکھڑ گیا اور گاڑی قلابازیاں کھاتی ہوئی دور پڑی ریت پر جا گری۔ جیسے ہی وہ ریت پر گری اسے آگ بھی لگ گئی۔ گاڑی الٹی ہوئی تھی۔ اس کا دروازہ نیچے تھا اور شیشے بند تھے۔ عمران اور اس کے تمام ساتھیوں نے گاڑی میں لیٹے لیٹے شیشوں پر ٹھوکریں مار کر شیشے توڑ ڈالے۔ جو پولیس مین ہوش میں تھے وہ تو بدحواس ہو کر کھڑکیوں سے کود گئے جبکہ زخمی اور بے ہوش پولیس مین کو عمران اور اس کے ساتھیوں نے گاڑی سے باہر نکالا۔ پولیس آفیسر بھی زخمیوں میں شامل تھا۔ عمران نے اسے بھی گاڑی سے باہر نکالا۔ اس کے ساتھ ہی عمران کو ایک خیال بھی آ گیا اور وہ مقدس کلمات کا دل ہی دل میں ورد کرنے لگا۔ اس حادثے کو چند منٹ ہی گزرے تھے کہ ایمبولینس اور ریسکیو کی گاڑی وہاں پہنچ گئی۔

”آفیسر۔ ہمارے پاس وقت نہیں ہے کہ ہم تمہارے ساتھ ہسپتال جائیں۔ اگر تم نے ہم سے کوئی سوال پوچھنے ہیں تو ابھی پوچھ لو لیکن اتنا سن لو کہ ہم نہ تو اکریمی ایجنٹ ہیں اور نہ ہی ایتھوپیا کے مفاد کے خلاف کوئی کام کرنے آئے ہیں۔ ہم حادثاتی

پر ایتھوپیا آئے ہیں اور آج ہی اس ملک سے نکل جائیں گے“...... عمران نے پولیس آفیسر سے کہا۔

”ہاں۔ مجھے بھی ایسا ہی محسوس ہو رہا ہے۔ اوکے تم جا سکتے ہو۔ اگر تم ہمارے ساتھ رہے تو نجانے اور کتنے حادثے ہمیں پیش آ جائیں“...... پولیس آفیسر نے کہا اور پھر وہ خود ایمبولینس کی طرف دوڑنے لگا۔ ایمبولینس اور ریسکیو کا عملہ زخمیوں اور لاشوں کو اٹھانے لگا جبکہ عمران اور اس کے ساتھی سڑک پر آ کر کھڑے ہو گئے اور پھر جلد ہی انہیں ایک طرف سے منی ٹرک آتا ہوا دکھائی دیا۔ عمران نے اسے رکنے کا اشارہ کیا تو ٹرک ان کے قریب آ کر رک گیا۔

”بھائی صاحب۔ ہم نے شہر جانا ہے۔ آپ کی مہربانی ہو گی اگر آپ ہمیں ساتھ لیتے چلیں“...... عمران نے ڈرائیور سے کہا۔ ڈرائیور نے ایمبولینس اور ریسکیو کی گاڑیوں کی طرف دیکھا جو اب وہاں سے روانہ ہو رہی تھیں۔

”آپ لوگ غیر ملکی ہیں“...... ڈرائیور نے ان گاڑیوں کو دیکھنے کے بعد عمران کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔

”جی ہاں۔ ہم مسافر ہیں“...... عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ آپ لوگ پیچھے بیٹھ جائیں“...... ڈرائیور نے کہا تو وہ پانچوں ٹرک کے پچھلے حصے میں بیٹھ گئے۔

”عمران۔ پولیس گاڑی کا درخت سے ٹکرانا تو حادثہ ہو سکتا ہے لیکن پولیس مین کا تم پر گولی چلانا حادثہ نہیں ہے۔ یہ یقیناً شیطانی

طاقتوں کا کام ہے''...... جولیا نے عمران سے کہا۔

''پولیس گاڑی کا درخت سے ٹکرانا بھی حادثہ نہیں ہے۔ وہ بھی شیطانی طاقتوں کی کارستانی ہے''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب۔ اگر کوئی شیطانی ذریت ہمارے اس قدر قریب آئی تھی تو پھر جوزف کو محسوس کیوں نہیں ہوا۔ جوزف تو ان کی بو سونگھ لیتا ہے''...... خاور نے عمران اور جوزف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں جوزف۔ تم بتاؤ کیا تم نے شیطان ذریت کی بو محسوس نہیں کی تھی''...... عمران نے جوزف سے کہا۔

''نو باس۔ پولیس گاڑی میں بیٹھے ہوئے مجھے شیطان ذریت کی بو محسوس نہیں ہوئی تھی''...... جوزف نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''عمران۔ تم جو دل ہی دل میں قرآنی آیات کا ورد کرتے رہتے ہو۔ کیا ان لمحات میں تم ورد نہیں کر رہے تھے''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ ان لمحات میں، میں ورد نہیں کر رہا تھا''...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ کو ڈرائیور یا پولیس اہلکار کی آنکھوں سے بھی معلوم نہیں ہوا کہ ان کے دماغوں پر شیطانی ذریات کا قبضہ

ہے''...... اس مرتبہ صفدر نے عمران سے پوچھا۔

''نہیں بھئی۔ میں نے ان کی آنکھوں کو بھی غور سے نہیں دیکھا۔ میں بے چارہ تو پولیس آفیسر سے باتوں میں مصروف تھا۔ پھر یکایک یہ واقعات پیش آ گئے اور مجھے کسی کی بھی آنکھ میں جھانکنے کا موقع نہیں ملا لیکن آئندہ میں سب سے پہلے دوسروں کی آنکھوں میں ہی جھانکا کروں گا''...... عمران نے ان کے سوالوں سے تنگ آتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ٹرک، آہستہ ہو گیا اور پھر ایک سائیڈ پر ہو کر رک گیا۔

''جناب۔ ہم شہر پہنچ چکے ہیں۔ میں آپ کو کہاں ڈراپ کروں''...... ڈرائیور نے کھڑکی سے سر باہر نکال کر بااخلاق لہجے میں کہا۔ عمران نے ساتھیوں کو ٹرک میں بیٹھے رہنے کا اشارہ کیا اور خود ٹرک سے نیچے اتر کر ڈرائیور کے قریب آ گیا۔

''جناب۔ ہم نے دارالحکومت جانا ہے۔ آپ ہمیں بس ٹرمینل تک پہنچا دیں تاکہ ہم بس میں سوار ہو کر دارالحکومت پہنچ سکیں''۔ عمران نے ڈرائیور سے کہا۔

''لوریا سے تین بسیں دارالحکومت جاتی ہیں اور تینوں صبح جاتی ہیں۔ اس وقت تو آپ کو کوئی بس نہیں ملے گی''...... ڈرائیور نے کہا۔

''اوہ۔ دارالحکومت یہاں سے کتنے فاصلے پر ہے''...... عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔ اسے اپنے ساتھیوں کی یہ بات بھی یاد آ گئی

کہ اس شہر میں آ کر ایسے لگ رہا ہے جیسے ہم زمانہ قدیم کے کسی شہر میں پہنچ گئے ہیں۔

"دارالحکومت یہاں سے تقریباً اڑھائی سو کلو میٹر کے فاصلے پر ہے"...... ڈرائیور نے بتایا۔

"ہمارا آج دارالحکومت پہنچنا میں بہت ضروری ہے کیونکہ ہم نے آج ہی ایتھوپیا کو چھوڑنا ہے"...... عمران نے پریشان لہجے میں کہا۔

"اگر میں آپ کی مدد کر سکتا ہوں تو آپ مجھے بتائیں"۔ ٹرک ڈرائیور نے آفر کرتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ آپ کی مہربانی ہو گی اگر آپ ہمیں دارالحکومت پہنچا دیں۔ ہم آپ کو ٹرک کا دو طرفہ کرایہ دیں گے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ اگر آپ دو طرفہ کرایہ دینے کے لئے تیار ہیں تو میں آپ کو دارالحکومت پہنچا دیتا ہوں"...... ڈرائیور نے کہا۔

"شکریہ جناب۔ آپ یہ ایکریمی ڈالرز رکھ لیں۔ یہ دو طرفہ کرائے سے زیادہ ہی ہوں گے"...... عمران نے اسے چند ایکریمی ڈالرز دیتے ہوئے کہا۔ ڈالرز کو دیکھ کر ٹرک ڈرائیور خوش ہو گیا۔ اس نے جلدی سے ڈالرز لے کر جیب میں رکھ لئے۔ اس کے تاثرات تو ایسے لگ رہا تھا جیسے اسے کوئی خزانہ مل گیا ہو۔

"بیٹھیں جناب بیٹھیں۔ ہم ابھی چل رہے ہیں اور انشاء اللہ ہم تین ساڑھے تین گھنٹوں میں دارالحکومت پہنچ جائیں گے اور ہاں کیا آپ مسلمان ہیں۔ انشاء اللہ کا مطلب سمجھتے ہیں"...... ڈرائیور نے

خوشی سے معمور لہجے میں کہا۔

"ہاں ہاں۔ الحمدللہ ہم مسلمان ہیں اور انشاء اللہ کا مطلب سمجھتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے بعد وہ واپس ٹرک کے پچھلے حصے میں آ بیٹھا۔ ٹرک آگے بڑھا اور پھر اس نے رفتار بھی پکڑ لی۔ ساڑھے تین گھنٹوں کے بعد وہ دارالحکومت پہنچ گئے۔ غربت یہاں کی عمارتوں سے بھی ظاہر ہو رہی تھی لیکن لوریا کی نسبت یہ کئی گنا بہتر نظر آ رہا تھا۔ ٹرک ڈرائیور نے ایک جگہ ٹرک روک لیا تو وہ سب نیچے اتر آئے۔

"جناب۔ سفر میں آپ کو کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی نا"۔ ڈرائیور نے ان کے قریب آ کر پوچھا۔

"نہیں بھائی۔ آپ کا بہت شکریہ"...... عمران نے کہا تو ڈرائیور نے عمران سے اجازت لی اور پھر وہ ٹرک آگے بڑھا لے گیا۔

"ہمیں سب سے پہلے یہ معلوم کرنا ہے کہ یہاں سے گریٹ لینڈ کے لئے پرواز کس وقت جاتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"عمران۔ یہاں ہمارا کوئی فارن ایجنٹ نہیں ہے نا"...... جولیا نے عمران سے پوچھا۔

"بھئی میں تو ہوں بھاڑے کا آدمی۔ مجھے بھلا پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کیا معلومات ہو سکتی ہیں۔ جبکہ تم ڈپٹی چیف ہو۔ ساری معلومات تمہیں حاصل ہوں گی"...... عمران نے کہا۔

"عمران۔ اس سلسلے میں اکثر میرے دل میں بہت سے شکوک

شبہات جنم لیتے ہیں لیکن یہ وقت چونکہ ان باتوں کا نہیں ہے۔ اس لئے میں ابھی اس بحث میں نہیں پڑوں گی۔ اس موضوع پر ہم پھر کبھی بات کریں گے۔ تم فی الحال یہاں سے نکلنے کا بندوبست کرو''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''شادی سے پہلے ہی تم مجھ پر شک کرنے لگی ہو۔ شادی کے بعد نجانے تمہارا کیا حال ہوگا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

شادی اور تم سے۔ یہ منہ اور مسور کی دال''...... جولیا نے ایک بار پھر منہ بناتے ہوئے کہا۔ پھر اس سے پہلے کہ عمران اس کی بات کا جواب دیتا۔ ایک مقامی آدمی ان کے قریب آ گیا۔

''ہیلو سر۔ کیا آپ سیاح ہیں''...... اس آدمی نے کاروباری انداز میں مسکراتے ہوئے ایکریمین زبان میں کہا۔

''جی ہاں۔ لیکن آپ کون ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''میرا نام الگانا ہے اور میں ہوٹل گرین کا نمائندہ ہوں۔ ہمارا ہوٹل انتہائی مناسب ریٹ پر ہوٹلنگ کی تمام اعلیٰ سہولیات مہیا کرتا ہے۔ آپ ہمیں خدمت کا موقع دیں آپ ہم سے خوش اور مطمئن ہوں گے''...... اس آدمی نے مؤدبانہ لہجہ میں کہا۔

''آپ کو ہمارے پاس کوئی سامان نظر آ رہا ہے''۔ عمران نے کہا۔

''نو سر۔ مجھے آپ کا کوئی سامان نظر نہیں آ رہا''...... الگانا نے بدستور مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''تو الگانا صاحب۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم پہلے سے ہی کسی ہوٹل میں رہائش پذیر ہیں''...... عمران نے کہا۔

''سوری سر۔ میں نے آپ کو ڈسٹرب کیا۔ آپ اطمینان سے یہاں کی سیاحت کریں اور کسی وقت ہماری خدمت کی ضرورت ہو تو ہمیں خدمت کا موقع ضرور دیں''...... الگانا نے معذرت بھرے لہجے میں کہا اور وہ آگے بڑھ گیا۔

''عمران۔ ہمیں فریش ہونے کے لئے رہائش کی ضرورت ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہاں ہمیں میک اپ کرنے کی ضرورت بھی پڑ جائے۔ ہمیں الگانا کے ساتھ اس کے ہوٹل چلے جانا چاہئے تھا''...... جولیا نے کہا۔

''پہلے ہم ائیرپورٹ جائیں گے۔ وہاں سے فلائٹ کی معلومات لیں گے اس کے بعد اگر وقت باقی ہوا تو پھر گرین ہوٹل چلے چلیں گے اور الگانا کی محنت کو ضائع نہیں جانے دیں گے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے بعد اس نے ایک طرف کھڑی ٹیکسی کو اشارہ کیا۔ ٹیکسی ان کے قریب آ کر رک گئی۔

''یس سر''...... ٹیکسی ڈرائیور نے ان سب کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ائیرپورٹ چلو گے''...... عمران نے اس سے کہا۔

''سر۔ ائیرپورٹ تو میں جاؤں گا لیکن میری ٹیکسی میں اتنی سواریوں کی جگہ نہیں ہے''...... ڈرائیور نے کہا۔

"ہم ایک اور ٹیکسی ہائر کر لیں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر ٹھیک ہے سر۔ تین آدمی میری ٹیکسی میں بیٹھ جائیں"۔ ٹیکسی ڈرائیور نے کہا۔

"جوزف اور میں اس ٹیکسی میں جا رہے ہیں تم تینوں دوسری ٹیکسی میں آ جاؤ۔ تسبیح دل میں کرتے رہنا"...... عمران نے صفدر سے کہا اور پھر وہ ٹیکسی کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھنے لگا۔ اس لمحے صفدر نے قریب سے گزرتی ہوئی ایک ٹیکسی روک لی۔ عمران فرنٹ سیٹ پر بیٹھ چکا تو جوزف پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ پھر دونوں ٹیکسیاں آگے پیچھے روانہ گئیں۔

"تمہیں معلوم ہے کہ یہاں سے گریٹ لینڈ کے لئے کس وقت فلائٹ جاتی ہے"...... عمران نے ڈرائیور سے پوچھا۔

"سر۔ فلائٹ رات میں کسی وقت جاتی ہے۔ صحیح وقت کا مجھے علم نہیں ہے"...... ڈرائیور نے کہا تو عمران خاموش ہو گیا پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد وہ ائیرپورٹ پہنچ گئے۔ عمران کے پاس چونکہ مقامی کرنسی نہیں تھی۔ اس لئے اسے یہاں بھی ایکریمی ڈالرز ہی دینے پڑے۔

"تم یہاں صفدر اور ساتھیوں کا انتظار کرو۔ میں مقامی کرنسی خرید لوں"...... عمران نے جوزف سے کہا پھر وہ ایک طرف بڑھ گیا۔ اس نے مقامی کرنسی بھی خریدی اور فلائٹ کے بارے میں بھی

معلومات حاصل کیں۔ گریٹ لینڈ کے لئے ایک فلائٹ مقامی وقت کے مطابق رات گیارہ بجے جاتی تھی اور گیارہ بجنے میں ابھی کافی وقت تھا۔ پاسپورٹ ان کے بیگ میں رہ گئے تھے۔ اس دوران عمران اپنی ایمبیسی سے نئے پاسپورٹ بھی حاصل کر سکتا تھا اور گریٹ لینڈ کا ویزا بھی لگوا سکتا تھا۔ معلومات حاصل کرنے کے بعد عمران اس جگہ آ گیا جہاں جوزف کو چھوڑ گیا تھا۔ جوزف تو وہاں موجود تھا لیکن جولیا، صفدر اور خاور موجود نہیں تھے۔

"کہاں گئے ہیں یہ تینوں"...... عمران نے جوزف سے پوچھا۔

"باس۔ وہ تو ابھی تک یہاں پہنچے ہی نہیں"...... جوزف نے کہا تو عمران اچھل پڑا۔

"کیا۔ وہ تو ہمارے پیچھے آ رہے تھے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ میں بھی ان کے لئے پریشان ہو رہا ہوں"۔ جوزف نے کہا۔ ان کا ائیرپورٹ ابھی تک نہ پہنچنا حیرت ہی کی بات تھی۔ عمران نے انہیں ہدایت کر دی تھی کہ وہ آیات مقدسہ کا ورد کرتے رہیں۔ اس طرح شیطانی طاقتیں ان کے اور ان کی ٹیکسی کے قریب نہیں آ سکتی تھیں۔ کوئی اور ان کا یہاں دشمن تھا نہیں پھر یہ لوگ کہاں اور کیوں غائب ہو گئے تھے۔ اسی لئے عمران کو پریشانی ہو رہی تھی۔ عمران نے دور دور تک نظریں دوڑائیں لیکن وہ کہیں بھی نظر نہیں آ رہے تھے۔

”کہاں چلے گئے۔ یہ کہاں غائب ہو گئے ہیں“...... عمران نے پریشان لہجے میں کہا لیکن جوزف خاموش ہی رہا کیونکہ وہ بھی نہیں جانتا تھا کہ یہ لوگ کہاں چلے گئے ہیں۔ پھر جیسے جیسے وقت گزرنے لگا عمران کی پریشانی میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔

”آقا۔ میں نے تمہارے دشمنوں پر دو زبردست وار کئے ہیں لیکن میرے دونوں حملے ناکام ثابت ہوئے ہیں“...... ساڈث نے سر جھکاتے ہوئے کہا تو ذیلون نے غصے سے اس کی طرف دیکھا۔ لیکن پھر وہ نارمل ہو گیا۔

”مجھے ان حملوں کی تفصیل بتا“...... ذیلون نے کہا تو ساڈث نے حملوں کی تفصیل بھی بتا دی۔

”ہونہہ۔ تو نے ٹھیک وار کئے ہیں۔ بس یہ عمران قسمت کا دھنی ہی ہے“...... تفصیل سننے کے بعد ذیلون نے کہا۔

”اب میرے لئے کیا حکم ہے آقا“...... ساڈث نے ایک مرتبہ پھر سر جھکاتے ہوئے کہا۔

”اس وقت یہ لوگ کہاں ہیں“...... ذیلون نے ساڈث سے پوچھا۔

”یہ لوگ ٹرک میں سفر کرتے ہوئے ایتھوپیا کے دارالحکومت کی

طرف آ رہے ہیں''...... ساڈش نے کہا۔

''وہاں سے یہ گریٹ لینڈ کے لئے فلائٹ لیں گے''۔ ذیلون نے کہا تو جواب میں ساڈش خاموش رہا۔

''تم فتنی کو ساتھ لے جاؤ اور وہاں انسانوں کے ذریعے ان پر ایسے حملے کراؤ کہ یہ بچ نہ سکیں۔ پہلے حملے کے بارے میں، میں تمہیں سمجھا دیتا ہوں اگر یہ ناکام ہو گیا تو پھر دوسرے حملے کی پلاننگ کریں گے لیکن مجھے یقین ہے کہ ہمارا یہ حملہ کامیاب ہو گا''...... ذیلون نے کہا اور پھر اس نے ساڈش کو پہلے حملے کے بارے میں سمجھانے لگا۔

''ٹھیک ہے آقا۔ جس طرح تم نے حکم دیا ہے اسی طرح ہو گا''...... ساڈش نے کہا۔

''فتنی۔ تو نے اب ساڈش کے ساتھ جانا ہے''...... ذیلون نے اس مرتبہ فتنی سے کہا۔

''آقا۔ میں نے تمہاری ہدایات سن لی ہیں۔ میں ساڈش کے ساتھ ہوں''...... فتنی نے کہا۔

''اب تم دونوں جا سکتے ہو''...... ذیلون نے تحکمانہ لہجے میں کہا تو ان دونوں نے اس کے سامنے سر جھکایا اور پھر وہ ذیلون کے کمرے سے غائب ہو گئے۔ چند لمحوں بعد وہ ایتھوپیا کے دارالحکومت میں ظاہر ہوئے۔ فتنی حسین، کم سن لڑکی کے روپ میں تھی۔ ساڈش بھی ایک خوبصورت نوجوان کے روپ میں ظاہر ہوا

وہ ایتھوپیا کے دارالحکومت کی سڑکوں پر چل رہے تھے اور لوگ انہیں مڑ مڑ کر دیکھ رہے تھے۔ وہ چند منٹ ہی چلے ہوں گے کہ اچانک ہی ان کے سامنے ایک وین آ کر رکی۔

''سنو گرل اینڈ بوائے''...... وین کا دروازہ کھلا اور ایک آدمی نے انہیں آواز دی۔ اس کی آواز سن کر یہ دونوں رک گئے۔

''آپ نے ہم سے کچھ کہا''...... ساڈش نے اس کے قریب جاتے ہوئے کہا۔ فتنی اس کے ساتھ ہی تھی۔

''ہاں۔ تم دونوں بہت معصوم اور بھولے بھالے ہو۔ اس شہر میں اجنبی لگتے ہو۔ اس شہر کے لوگ بہت ہی خطرناک ہیں۔ وہ تمہیں نقصان پہنچائیں گے اس لئے تم میرے ساتھ آ جاؤ۔ میں تمہیں تمہاری منزل پر پہنچا دوں گا''...... اس آدمی نے ساڈش سے کہا۔

''دوسرے لوگ خطرناک ہیں تو کیا تم شریف آدمی ہو''۔ ساڈش نے منہ بنا کر کہا۔

''ہاں۔ میں بہت ہی شریف آدمی ہوں۔ آ جاؤ شاباش۔ مجھ سے مت ڈرو''...... اس آدمی نے کہا۔

''تمہارا نام کیا ہے مسٹر شریف آدمی''...... ساڈش نے اس مرتبہ بھی منہ بنا کر کہا۔

''میرا نام انتھونی ہے۔ یہاں کا بچہ بچہ میرے نام سے واقف ہے''...... اس آدمی نے کہا۔

''اس کی بات مان لو ساڈث۔ اس کے ساتھ چلے چلتے ہیں''۔ فتنی نے ساڈث سے کہا۔

''اچھا فتنی تم کہتی ہو تو چلے چلتے ہیں''...... ساڈث نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا اور پھر وہ وین میں بیٹھ گیا۔ فتنی بھی اس کے ساتھ بیٹھ گئی اور وین آگے بڑھنے لگی کچھ دیر کے بعد وین ایک بڑی عمارت میں جا کر رک گئی۔

''آؤ۔ آؤ۔ میرے ساتھ آ جاؤ۔ ڈرو نہیں''...... انتھونی نے ان سے کہا اور پھر انہیں ڈرائنگ روم کے انداز میں سجے ہوئے ایک کمرے میں لے آیا۔

''بیٹھو''...... انتھونی نے ان سے کہا تو وہ دونوں صوفوں پر بیٹھ گئے۔ وہ بھی ان کے سامنے بیٹھ گیا۔

''میں یہاں کی انڈر ورلڈ کا کنگ ہوں۔ لیکن تم گھبراؤ نہیں۔ میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا۔ تم یہ بتاؤ کہ تم یہاں کس مقصد کے لئے آئے ہو۔ تم یہاں کے رہنے والے تو نہیں ہو''...... انتھونی نے نہایت ہی نرم لہجے میں کہا۔

''ہمارے مقصد کو چھوڑو انتھونی۔ تم اپنے مقصد کی بات کرو۔ تم ہمیں کس مقصد کے لئے لائے ہو''...... ساڈث نے کہا۔ ساڈث نے جس اعتماد سے بات کی تھی انتھونی اس پر حیران رہ گیا تھا۔

''پہلے تو یہ بتاؤ کہ کیا تم بہن بھائی ہو اور تمہارے بڑے کہاں ہیں''...... انتھونی نے کہا۔

''ہاں۔ ہم بہن بھائی ہیں۔ اس دنیا میں ہم اکیلے ہیں۔ ماں باپ فوت ہو گئے ہیں اور آج ہی ہم ایتھوپیا آئے ہیں''۔ ساڈث نے کہا۔

''سنو۔ میں اس لڑکی کی وجہ سے تمہیں یہاں لایا ہوں۔ یہ لڑکی مجھے بہت پسند آ گئی ہے۔ تم اس کی شادی میرے ساتھ کر دو اس کے بدلے تم جو چاہو گے میں تمہیں دوں گا''...... انتھونی نے صاف صاف بات کرتے ہوئے کہا۔

''تم ہمیں کیا دے سکتے ہو''...... ساڈث نے طنزیہ لہجے میں کہا تو انتھونی نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔ وہ تو ان دونوں کو کم سن، بھولا بھالا سمجھ رہا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ یہ بچے ہیں اس سے خوفزدہ ہو جائیں گے لیکن خوفزدہ ہونے کی بجائے ساڈث نامی لڑکا اس سے انتہائی اعتماد سے بات کر رہا تھا۔ جبکہ لڑکی بھی ایسے بیٹھی ہوئی تھی جیسے اسے کسی بات کی کوئی پرواہ ہی نہ ہو۔

''میں تمہیں دولت دے کر مالا مال کر سکتا ہوں۔ جس قدر تم چاہو''۔ انتھونی نے لالچ دیتے ہوئے کہا۔

''اتنی دولت تمہارے ملک میں نہیں ہو گی۔ جتنی دولت کے ہم دونوں مالک ہیں''...... ساڈث نے طنزیہ لہجے میں کہا تو انتھونی کو حیرت کا ایک اور جھٹکا لگا۔ وہ غور سے ان دونوں کو دیکھنے لگا۔

''کیا تم سچ کہہ رہے ہو''...... انتھونی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم سے جھوٹ بول کر ہمیں کیا فائدہ ہوگا"...... ساؤٹ نے بدستور طنزیہ لہجے میں کہا۔

"پھر تم ہی بتاؤ کہ میں کیا کروں۔ تم اپنی بہن کی شادی مجھ سے کر دو۔ شادی چونکہ باہمی رضامندی سے ہوتی ہے اس لئے میں زبردستی نہیں کر سکتا"...... انتھونی نے کہا۔

"پہلے میں اپنی بہن سے پوچھ لوں کہ یہ تم سے شادی کرنا چاہتی ہے یا نہیں"...... ساؤٹ نے انتھونی سے کہا پھر اس نے فتنی کی طرف دیکھا۔ جو اس تمام عرصے میں لاتعلق سی نظر آ رہی تھی۔

"ہاں فتنی۔ یہ شخص انتھونی جو ایتھوپیا جیسے غریب ملک کی انڈر ورلڈ کا ڈان ہے۔ تم سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ کیا تم اس سے شادی کرنا پسند کرو گی"...... ساؤٹ نے فتنی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"یہ شخص جس کا نام انتھونی ہے ہمارے ان دشمنوں کا خاتمہ کر دے۔ جن سے بچنے کی خاطر ہم یہاں آئے ہیں تو میں ہنسی خوشی اس سے شادی کر لوں گی"...... فتنی نے ایک ادا کے ساتھ کہا۔

"اوہ۔ تو کیا تم اپنے دشمنوں سے چھپنے کے لئے ایتھوپیا آئے ہو"...... انتھونی نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ایکریمی بینکوں میں ہمارے اربوں ڈالر موجود ہیں۔ ایکریمیا میں اربوں ڈالرز کی ہماری جائیداد ہے۔ ہم ایتھوپیا جیسے غریب ملک میں نوکری کرنے تو نہیں آئے۔ ہم اپنے دشمنوں سے بچنے

لئے ہی یہاں آئے ہیں۔ یہ دشمن ہمارے قریبی رشتے دار ہیں۔ ہمیں ہلاک کر کے یہ ہماری جائیداد اور دولت پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ ہم ان سے بچنے کے لئے یہاں آئے ہیں تو یہ بھی ہمارے پیچھے یہاں آ گئے ہیں"...... ساؤٹ نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اپنے رشتے دار ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

"اب تم فکر نہ کرو تم انتھونی کی حفاظت میں ہو۔ دشمن تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے"...... انتھونی نے کہا۔

"ہم اپنے ان دشمنوں کا خاتمہ چاہتے ہیں تاکہ سکھ کا سانس لے سکیں"...... فتنی نے کہا۔

"اوکے۔ اپنے دشمنوں کی نشاندہی تم کر دینا۔ ان کا خاتمہ کرانا میرا کام ہے"...... انتھونی نے کہا۔

"مسٹر انتھونی۔ ہم کھرب پتی لوگ ہیں۔ ہمارے درجنوں سیکورٹی گارڈ ہیں لیکن اس کے باوجود ہم اپنے دشمنوں سے چھپنے کے لئے یہاں آئے ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے دشمن خطرناک لوگ ہیں۔ تم ان کے خاتمے کی بات کر رہے ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارا خاتمہ کر دیں"...... ساؤٹ نے طنزیہ کہا۔

"ساؤٹ۔ تم میرے رشتے دار بننے والے ہو۔ اس لئے میں بہت دیر سے تمہارے طنز برداشت کر رہا ہوں اور اب جو بات تم نے کہی ہے یہ تو بالکل ہی ناقابل برداشت ہے لیکن تمہاری بہن کی وجہ سے میں نے یہ بات بھی برداشت کر لی ہے۔ بس آئندہ خیال

رکھنا۔ بہت محتاط انداز میں بات کرنا۔ یہ ایکریمیا نہیں ہے یہاں مجھ سے طاقتور اور خطرناک کون ہو سکتا ہے۔ یہ میرا ملک ہے اور یہاں مجھ سے بڑھ کر کوئی خطرناک نہیں ہے''...... انتھونی نے پہلی مرتبہ غصیلے لہجے میں کہا۔

''ہاں ساڈث۔ اب تم انتھونی پر طنز نہ کرو۔ یہ اب میرے شوہر بننے والے ہیں''...... فتنی نے بڑی میٹھی نظروں سے انتھونی کو دیکھتے ہوئے کہا تو انتھونی کے حواس ہی گم ہو گئے۔

''تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ سوری مسٹر انتھونی اب ہم رشتے دار ہیں ہمیں ایک دوسرے کی عزت کرنی ہے اور ایک دوسرے کی بات بھی ماننی ہے''...... ساڈث نے پہلے فتنی سے کہا اور اس کے بعد انتھونی سے معذرت کی۔

''اوکے۔ مجھے بھی بلا وجہ غصہ آ گیا تھا۔ میں بھی اب تم پر غصہ نہیں کروں گا۔ اس لہجے میں بات کرنا تمہاری عادت ہو گی کیونکہ تم کھرب پتی شہزادے ہو''...... انتھونی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ساڈث۔ مسٹر انتھونی مسکراتے ہوئے کتنے اچھے لگ رہے ہیں''...... فتنی نے محبت بھری نظروں سے انتھونی کو دیکھتے ہوئے کہا تو انتھونی کو ایسے لگا جیسے ساری کائنات رنگین ہو گئی ہو۔

''ساڈث۔ تم کہہ رہے تھے کہ تمہارے دشمن تمہارے تعاقب میں یہاں تک آ گئے ہیں۔ کہاں ہیں وہ۔ مجھے بتاؤ میں ابھی ان پر گولیوں کی برسات کرا دیتا ہوں''...... انتھونی نے جوشیلے لہجے میں

''دیکھو مسٹر انتھونی۔ ناراض مت ہونا۔ وہ لوگ بہت خطرناک ہیں۔ آسانی سے نہیں مارے جائیں گے۔ انہیں مارنے کے لئے تمہیں مشورے دوں گا۔ تم نے ان مشوروں پر عمل کیا تو پھر ہم ان کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ بصورت دیگر ان کے بچ نکلنے کا امکان رہ جائے گا اور وہ ہمیں نقصان بھی پہنچا سکتے ہیں''...... ساڈث نے کہا۔

''میں جانتی ہوں تم بہت ذہین ہو۔ دوسروں کو اچھے مشورے دیتے ہو اور مسٹر انتھونی بھی تمہارے مشوروں پر عمل کریں گے۔ آخر تم ان کے برادر ان لا ہو''...... اس سے پہلے کہ انتھونی کوئی جواب دیتا، فتنی نے مسکراتے ہوئے کہا اور انتھونی نے بے اختیار اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ہاں۔ ہاں۔ اچھے مشورے پر ضرور عمل کرنا چاہئے''۔ انتھونی نے اقرار کرتے ہوئے کہا۔ یہ وہ انتھونی تھا جو کسی سے مشورہ لینا تو درکنار کسی کی بات بھی سننا گوارہ نہیں کرتا تھا لیکن اب حسن کی چمک نے اس کی آنکھوں کو خیرہ کر دیا تھا اور اس کی عقل پر پردہ ڈال دیا تھا۔

''مسٹر انتھونی۔ تمہاری چند ٹیکسیاں بھی تو ہیں''...... ساڈث نے کہا۔

''ہاں۔ میری دس ٹیکسیاں ہیں۔ تین ہوٹل ہیں۔ دو کلب ہیں

سمگلنگ کا بزنس ہے۔ ان کے علاوہ بھی کئی غیر قانونی کاروبار ہیں میرے"...... انتھونی نے فخریہ لہجے میں کہا۔

ہمارے دشمن لوریا شہر سے دارالحکومت آ رہے ہیں۔ یہاں آ کر وہ لازماً کسی ٹیکسی میں ہی سفر کریں گے۔ ہماری کوشش ہو گی کہ وہ جس ٹیکسی میں سفر کریں وہ ہماری ہو۔ آپ نے انہیں پہلے ٹیکسی میں بے ہوش کرانا ہے اور جب وہ بے ہوش ہو جائیں تو انہیں کسی ٹھکانے پر لے جا کر اطمینان سے ان کا خاتمہ کرنا ہے"...... ساڈش نے کہا۔

"ٹھیک ہے ساڈش۔ جیسا تم کہہ رہے ہو ویسے ہی ہو گا"۔ انتھونی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"آؤ پھر وہ لوگ دارالحکومت پہنچنے ہی والے ہوں گے"۔ ساڈش نے کہا اور صوفے سے کھڑا ہو گیا۔ اسے اٹھتے دیکھ کر انتھونی اور فنتی بھی کھڑے ہو گئے۔ ڈرائنگ روم سے باہر آ کر انتھونی نے اپنے آدمیوں کو طلب کیا اور انہیں ہدایات دیں۔

عمران اور اس کے ساتھی ایک منی ٹرک میں سفر کرتے ہوئے دارالحکومت کی طرف آ رہے تھے۔ وہ سب ٹرک کے پچھلے حصے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ساڈش اور فنتی کسی کسی وقت ڈرائیور کے دماغ میں جھانک کر دیکھ لیتے تھے اس طرح انہیں تازہ ترین صورت حال سے آگاہی ہو جاتی تھی۔ انتھونی نے تین ٹیکسی ڈرائیوروں کو ہدایات دی تھیں اور دشمنوں کو بے ہوش کرنے کا انتظام بھی کیا تھا۔اس کے

بعد ساڈش اور فنتی، انتھونی کے ساتھ وین میں بیٹھ کر اس سڑک پر آ گئے جو لوریا شہر کو دارالحکومت سے ملاتی تھی۔ ٹیکسیاں بھی ان کے قریب موجود تھیں۔ وہ ایک جگہ رک کر انتظار کرنے لگے۔ پھر کچھ دیر بعد ساڈش اور فنتی چونک پڑے۔ ان سے کچھ فاصلے پر ایک منی ٹرک آ کر رکا تھا۔

"وہ دیکھو۔ وہ جو ٹرک ابھی آ کر رکا ہے۔ اس میں ہمارے دشمن موجود ہیں"...... ساڈش نے منی ٹرک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو انتھونی نے اس طرف دیکھا۔ ٹرک کے پچھلے حصے سے تین ایشیائی مرد اور ایک کالا افریقی مرد اور ایک گوری عورت نیچے اتر رہے تھے۔

"یہ کالا افریقی بھی تمہارا رشتے دار ہے"...... انتھونی نے چونک کر ساڈش سے پوچھا۔

"کالا ہمارا رشتے دار کیسے ہوسکتا ہے۔ یہ ایکریمیا کا سب سے خطرناک پیشہ ور قاتل ہے۔ اس کا نام جوزف ہے ایکریمیا کے بڑے بڑے ڈان اس کا نام سن کر کانپنے لگ جاتے ہیں۔ ہمارے دشمنوں نے ہمارے قتل کے لئے اس کی خدمات حاصل کی ہیں"۔ ساڈش نے کہا۔

"اب یہ ایتھوپیا میں آ گیا ہے۔ اب یہ مجھے دیکھ کر کانپے گا لیکن اسے زیادہ کانپنے کا موقع نہیں ملے گا کیونکہ یہ میرے ہاتھوں مارا جائے گا جیسے بھیڑیئے کے ہاتھوں بھیڑ کا بچہ مارا جاتا ہے"۔

انتھونی نے کہا۔ منی ٹرک کا ڈرائیور عمران اور اس کے ساتھیوں کو اتار کر واپس چلا گیا تھا۔ وہ لوگ وہاں کھڑے تھے کہ انہوں نے ایک آدمی کو ان کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا۔

"یہ ایک ہوٹل کا ایجنٹ ہے۔ یہ تمہارے دشمنوں کو اپنے ہوٹل میں رہائش کی ترغیب دے گا"...... انتھونی نے ساڈش اور فنٹی سے کہا تو انہوں نے اثبات میں سر ہلائے۔ اس آدمی کے ذہن میں جھانک کر انہوں نے اس کی حقیقت پہلے ہی معلوم کر لی تھی۔ ہوٹل کے ایجنٹ نے ان سے باتیں کیں اور پھر وہ آگے بڑھ گیا جبکہ اسی لمحے عمران اور اس کے ساتھی قریب کھڑی ایک ٹیکسی کے ڈرائیور سے بات کرنے لگے۔

"اوہ۔ یہ تو ہماری ٹیکسی نہیں ہے"...... انتھونی نے چونکتے ہوئے اور غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ سب ایک ٹیکسی میں نہیں بیٹھ سکتے۔ یہ دوسری ٹیکسی بھی کریں گے۔ آپ اپنے ٹیکسی ڈرائیور کو اشارہ کریں کہ وہ ان کے قریب جائے"...... ساڈش نے کہا تو انتھونی نے اثبات میں سر ہلایا۔ پھر اس نے اپنے ایک ٹیکسی ڈرائیور کو اشارہ کیا تو وہ ٹیکسی بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف بڑھی۔

"اوہ۔ دونوں انتہائی خطرناک انسان ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر جا رہے ہیں۔ ویری گڈ۔ اب ہمیں کچھ آسانی ہو جائے گی"۔ ساڈش نے دیکھا کہ ان کے آقا کا دشمن خاص اور اس کا کالا ساتھی ایک

ی میں بیٹھ گئے تھے جبکہ ان کے باقی ساتھی دوسری ٹیکسی میں رہے تھے۔

"وہ دونوں آدمی جہاں جاتے ہیں انہیں جانے دیا جائے جبکہ تین افراد ہماری ٹیکسی میں بیٹھے ہیں انہیں بے ہوش کر کے اپنے ی ٹھکانے پر پہنچا دیا جائے"...... ساڈش نے انتھونی سے کہا۔

"ٹیکسی ڈرائیور کو ہدایات دی ہوئی ہیں۔ وہ ہماری ہدایات پر عمل کرے گا لیکن تم ان دونوں کو زیادہ خطرناک کہہ رہے ہو۔ ان کا کیا ہوگا"...... انتھونی نے کہا۔

"جب یہ دونوں اپنے ساتھیوں کو غائب پائیں گے تو پھر انہیں تلاش کریں گے۔ انہوں نے تمہاری ٹیکسی دیکھ لی ہے۔ یقیناً ان کا نمبر ان کے ذہن میں محفوظ ہو گیا ہوگا۔ وہ اس ٹیکسی کے ذریعے اپنے ساتھیوں تک پہنچنے کی کوشش کریں گے اور اس طرح تم انہیں بے ہوش کر کے آسانی سے اپنے ٹھکانے پر پہنچا دینا"۔ ساڈش نے کہا۔

"ہونہہ۔ تم واقعی بہت ذہین ہو۔ تم وقت سے پہلے حالات کا اندازہ لگا لیتے ہو۔ اچھا۔ ان دو میں سے کالے آدمی کا نام تو جوزف ہے دوسرے کا کیا ہے"...... انتھونی نے کہا تو ساڈش خاموش رہا۔

"ساڈش۔ میں نے کچھ پوچھا ہے تم سے"...... جب ساڈش نے جواب نہ دیا تو انتھونی نے کہا۔

''آں ہاں۔ کیا پوچھا ہے آپ نے۔ میں دراصل ایک خیال میں کھو گیا تھا''...... ساؤث نے چونکتے ہوئے کہا تو انتھونی نے اپنا سوال دوہرایا۔

''دوسرے کا نام رامان ہے اور جو ہماری اس ٹیکسی میں سوار ہیں ان کے نام جولیا، صفدر، اور خاور ہیں''...... ساؤث نے عمران کا غلط نام اور باقیوں کے صحیح نام بتاتے ہوئے کہا تو انتھونی نے اثبات میں سر ہلایا۔

''حیرت ہے۔ گروپ ایک ہی ہے لیکن نام مختلف انداز کے ہیں''...... انتھونی نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

''ایکریمیا میں ایک مذہب کے لوگ تو نہیں رہتے۔ وہاں تو بہت سے مذاہب کے لوگ رہتے ہیں۔ ظاہری بات ہے کہ ان کے نام اور شکلیں بھی مختلف ہی ہوتی ہیں''...... ساؤث نے کہا۔

دونوں ٹیکسیاں وہاں سے جا چکی تھیں جبکہ وہ وہیں باتیں کرتے رہے۔ انہی باتوں کے دوران ہی انتھونی کی جیب سے سیٹی کی آواز آنے لگی۔ اس کی جیب میں ٹرانسمیٹر تھا۔ اس نے نکالا اور اس کا بٹن پریس کر دیا۔

''غاشو کالنگ باس۔ اوور''...... دوسری طرف سے ٹیکسی ڈرائیور کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''یس۔ انتھونی اٹینڈنگ یو۔ اوور''...... انتھونی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''باس۔ آپ کے تینوں دشمن بے ہوش ہو چکے ہیں۔ اوور''۔ دوسری طرف سے ٹیکسی ڈرائیور نے کہا۔

''میری ہدایت کے مطابق انہیں ریڈ ہاؤس پہنچا دو اور وہاں رک کر میرا انتظار کرو۔ اوور''...... انتھونی نے کہا۔

''اوکے باس۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوور اینڈ آل''...... انتھونی نے کہا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے جیب میں رکھ لیا۔

''ڈرائیور۔ ریڈ ہاؤس چلو''...... انتھونی نے ڈرائیور سے کہا تو وین سٹارٹ ہو کر آگے بڑھی اور تھوڑی دیر میں ایک پرانی سی عمارت کے گیٹ پر رک گئی۔ ڈرائیور نے ہارن بجایا تو گیٹ کھل گیا اور ایک مسلح آدمی دکھائی دیا۔ وین آگے بڑھی اور عمارت میں داخل ہو گئی۔ اس عمارت میں کئی مسلح آدمی دکھائی دے رہے تھے۔ ایک طرف وہ ٹیکسی بھی کھڑی تھی۔ جس میں عمران کے ساتھی سوار ہوئے تھے۔

انتھونی، ساؤث اور فنتی وین سے نیچے اترے تو وہاں موجود تمام افراد نے انہیں مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔ انتھونی مین عمارت کی طرف بڑھنے لگا۔ ساؤث اور فنتی اس کے ساتھ ساتھ تھے۔ انتھونی ان کے ساتھ ایک کمرے میں داخل ہوا۔ یہ ایک بڑا کمرہ تھا۔ کمرے کے فرش پر جولیا، صفدر اور خاور پڑے ہوئے تھے۔ دو مسلح آدمی اور انہیں لانے والا ٹیکسی ڈرائیور ایک طرف کھڑے تھے۔ یہ

تینوں کمرے میں داخل ہوئے تو انہوں نے انتھونی کو مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"غاشو۔ ان کے وہ ساتھی جو دوسری ٹیکسی میں بیٹھ کر گئے تھے وہ تمہیں تلاش کر رہے ہوں گے۔ تم نے انہیں بھی یہاں پہنچانا ہے۔ لیکن تم نے بہت زیادہ محتاط رہنا ہے۔ وہ دونوں انتہائی خطرناک انسان ہیں"...... انتھونی نے کہا۔

"باس۔ آپ تو جانتے ہیں کہ میں ایسے کاموں میں مہارت رکھتا ہوں"...... غاشو نے مسکراتے ہوئے لیکن مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"زیادہ باتیں نہ بنا اور دفع ہو جا۔ ایڈیٹ"...... انتھونی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوکے باس"...... غاشو کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہو گئی۔ اس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ کمرے سے نکلتا چلا گیا۔

"ان تینوں کو رسیوں سے باندھ دو"...... انتھونی نے اپنے آدمیوں کو حکم دیتے ہوئے کہا۔ اس کے دونوں ساتھی بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئے۔ رسی الماری میں موجود تھی۔ انہوں نے الماری سے رسی اٹھائی اور ان تینوں کے ہاتھ پاؤں باندھ دیئے۔

"جوزف اور رامان بھی یہاں پہنچ جائیں تو پھر ایک ساتھ ہی ان سب کا خاتمہ کریں گے"...... انتھونی نے ساؤش اور فتنی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلائے۔

اور وہ تینوں کمرے میں رکھی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"تم تو کہہ رہے تھے کہ یہ بہت ہی خطرناک انسان ہیں لیکن یہ تو بھیگے چوہوں کی مانند پکڑے گئے ہیں اور دیکھنا کہ وہ دو بھی اسی طرح پکڑے جائیں گے"...... انتھونی نے فخریہ لہجے میں کہا۔

"ہمارا خیال ہے کہ یہ ایکریمیا میں ہی خطرناک تھے۔ یہاں سٹر انتھونی نے ان کا سارا دم خم نکال دیا ہے"...... فتنی نے ایک بار پھر انتھونی کو میٹھی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تو وہ خوش ہو گیا۔ وہ کوئی بات کہنا چاہتا تھا کہ اس کی جیب سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔ اس نے فوراً ہی جیب میں ہاتھ ڈال کر ٹرانسمیٹر نکال لیا۔

"باس۔ غاشو کالنگ۔ اوور"...... جیسے اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن دبایا دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"یس۔ انتھونی اٹینڈنگ یو۔ اوور"...... انتھونی نے سخت لہجے میں کہا۔

"باس۔ آپ کے شکار باقی دونوں آدمی بھی اس وقت میری ٹیکسی میں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں اور میں ریڈ ہاؤس کی طرف آ رہا ہوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے ٹیکسی ڈرائیور غاشو کی جوشیلی آواز سنائی دی۔

"گڈ۔ ویری گڈ۔ غاشو۔ تم جلد سے جلد ریڈ ہاؤس پہنچو۔ اوور"۔ انتھونی نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"باس۔ میں دس منٹ میں ریڈ ہاؤس پہنچ رہا ہوں۔ اوور"۔

ٹیکسی ڈرائیور نے کہا۔

''اوکے۔ اوور اینڈ آل''...... انتھونی نے کہا اور پھر اس نے رابطہ منقطع کر دیا۔

''مسٹر انتھونی۔ آپ ہمیں اپنے گھر بھجوا دیں کیونکہ ہم نے آج تک کسی کو قتل ہوتے ہوئے نہیں دیکھا اور نہ ہی دیکھنا چاہتے ہیں۔ جب آپ ان سب کا خاتمہ کر لیں گے تو پھر میں آ کر ان کی لاشیں دیکھ لوں گا''...... ساڈث نے کہا۔ ٹیکسی ڈرائیور نے بتایا تھا کہ عمران اور جوزف بے ہوش ہیں لیکن اس کے باوجود وہ دونوں ان کے قریب ہونے کا رسک نہیں لینا چاہتا تھا اس لئے ساڈث نے گھر جانے کی فرمائش کی تھی۔

''ہاں ہاں۔ تم دونوں کم عمر اور نازک مزاج کے ہو۔ ٹھیک ہے میں تمہیں گھر بھجوا دیتا ہوں''...... انتھونی نے کہا۔ پھر اس نے کمرے میں موجود دو آدمیوں میں سے ایک کو ان کے ساتھ وین تک بھیجا۔ وہ آدمی انہیں وین تک لایا اور پھر اس نے ڈرائیور کو انتھونی کا حکم بھی سنایا۔ ساڈث اور فتنی وین میں بیٹھے تو وین ریڈ ہاؤس سے باہر آ گئی۔ کافی دور جانے کے بعد ڈرائیور نے وین ایک سائیڈ پر کر کے روک لی۔

''کیا ہوا ڈرائیور۔ تم نے وین کیوں روک لی ہے''...... فتنی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ حالانکہ وین اس نے خود اپنی ماورائی طاقت سے روکی تھی۔

''معلوم نہیں مادام۔ شاید کوئی خرابی ہو گئی ہے میں چیک کرتا ہوں''...... ڈرائیور نے کہا اور پھر وہ وین سے نیچے اتر گیا۔ اس کے نیچے اترتے ہی ساڈث اور فتنی وین سے غائب ہو گئے۔ وہاں سے غائب ہو کر وہ ذیلون کے سامنے حاضر ہوئے۔ شیطانی دنیا کے قانون کے مطابق انہوں نے ذیلون کے سامنے سر جھکایا۔

''آقا۔ تمہارے دشمن بے ہوش ہو کر ایتھوپیائی انڈر ورلڈ کے ڈان انتھونی کے ایک ٹھکانے پر موجود ہیں اور وہ انہیں گولیاں مارنے والا ہے۔ تمہارے دشمنوں کا خاتمہ اب ہوا ہی چاہتا ہے''...... ساڈث نے ذیلون سے کہا۔

''ہاں۔ میں وقفے وقفے سے تمہیں چیک کرتا رہا ہوں اور اب انتھونی کا دماغ بھی چیک کر رہا ہوں۔ تمہاری کارکردگی بہت اچھی رہی ہے۔ میں تم دونوں سے خوش اور مطمئن ہوں''...... ذیلون نے نرم لہجے میں کہا۔

''شکریہ آقا۔ شکریہ''...... ساڈث اور فتنی نے خوش ہو کر بیک آواز میں کہا۔

''جس ٹیکسی میں عمران اور جوزف بے ہوش پڑے ہوئے ہیں وہ اب انتھونی کے ریڈ ہاؤس میں داخل ہو رہی ہے''...... ذیلون نے کہا۔

''ہاں آقا۔ ہم بھی ٹیکسی ڈرائیور غاشو کو دیکھ رہے ہیں لیکن آپ کا دشمن اور اس کا ساتھی جوزف ہمیں دکھائی نہیں دے رہا''۔

ساڈث نے کہا۔

''وہ دونوں مجھے بھی دکھائی نہیں دے رہے لیکن ہیں وہ ٹیکسی میں ہی۔ ٹیکسی ڈرائیور کا دماغ یہی بتا رہا ہے''...... زیلون نے کہا۔

''آقا۔ میں شیطانی دنیا میں جشن کا اعلان کر دوں''...... فتنی نے خوشی سے معمور لہجے میں کہا۔

''تھوڑی دیر انتظار کر لے بے صبری۔ جشن کا اعلان بھی ہو جائے گا''...... زیلون نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''جو حکم آقا۔ میں تو تمہاری خوشی میں خوش ہوں''...... فتنی نے خوشامد بھرے لہجے میں کہا۔

''اب تھوڑی دیر کے لئے چپ ہو جاؤ اور انتھونی کے ذہن میں جھانکتے رہو۔ بلکہ انتھونی کی آنکھوں سے یہ منظر دیکھ لو۔ عمران اور جوزف بھی اس کے ٹارچنگ روم میں پہنچ چکے ہیں''۔ زیلون نے کمنٹری کرنے والے انداز میں کہا۔

''انتھونی۔ اپنے ساتھی سے مشین گن لے کر ان سب کو گولیوں سے بھون ڈالو''...... فتنی نے ایسے کہا جیسے انتھونی اس کے سامنے کھڑا ہو اور اس کے ساتھ ہی ان تینوں کی آنکھیں خوشی سے چمکنے لگیں۔

''آقا۔ انتھونی نے اپنے ساتھی سے مشین گن لے کر اس کا رخ ہمارے دشمنوں کی طرف کر دیا ہے''...... فتنی نے خوشی کی وجہ سے چیختے ہوئے کہا۔ زیلون اور ساڈث بھی انتھونی کی آنکھوں سے یہ منظر دیکھ رہے تھے۔ انہوں نے دیکھ لیا تھا کہ انتھونی نے اپنے

ب ساتھی سے مشین گن لے لی تھی اور اس کا رخ عمران اور اس
ے ساتھیوں کی طرف کر دیا تھا۔ فائر۔ انتھونی فائر''...... فتنی نے
ستور چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے دیکھا کہ
نتھونی نے مشین گن کا ٹریگر دبا دیا تھا۔

''ہمیں اس ٹیکسی کو ڈھونڈنا پڑے گا جس میں وہ سوار ہوئے تھے''...... عمران نے جوزف سے کہا۔

''یس باس۔ مجھے اس ٹیکسی کا نمبر یاد ہے''...... جوزف نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''نمبر تو میں نے دیکھا تھا''...... عمران نے کہا اور اسی لمحے ایک ٹیکسی ان کے قریب آ کر رک گئی۔

''سر۔ کہیں جانا ہے آپ نے''...... ٹیکسی ڈرائیور نے ان سے پوچھا۔

''ہمارے ساتھی ایک ٹیکسی میں آ رہے تھے لیکن وہ ابھی تک یہاں پہنچے نہیں۔ ہم ان کے انتظار میں کھڑے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''سر۔ آپ کو ٹیکسی کا نمبر معلوم ہے''...... ڈرائیور نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہاں''...... عمران نے کہا تو پھر اس نے ٹیکسی کا نمبر اس ڈرائیور کو بتا دیا۔

''سر۔ میری ٹیکسی اور اس نمبر کی ٹیکسی ایک ہی مالک کی ہیں اور ہم سب کے پاس ٹرانسمیٹر ہیں۔ میں ابھی اس ٹیکسی ڈرائیور سے رابطہ کر کے آپ کے دوستوں کے بارے میں پوچھتا ہوں۔ آپ کے دوستوں کی تعداد کتنی ہے اور ان کے حلیئے کیسے ہیں''...... ڈرائیور نے کہا تو عمران نے اسے تعداد بتا دی۔ حلیئے بتانا اس نے ضروری نہ سمجھا۔ ٹیکسی ڈرائیور ٹرانسمیٹر پر کسی کو کال کرنے لگا۔

''سر۔ اس ٹیکسی کا ڈرائیور غاشو ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ وہ سواریاں سپر مارکیٹ میں اتر گئی تھیں۔ میں نے اسے یہاں بلایا ہے تاکہ آپ اس سے کوئی بات پوچھنا چاہیں تو پوچھ لیں۔ بس آپ اسے تھوڑا سا انعام دے دیجئے گا''...... ڈرائیور نے ٹرانسمیٹر پر بات کرنے کے بعد عمران سے کہا۔

''اوکے۔ اسے بھی انعام دے دیں گے اور تم بھی یہ انعام رکھ لو''...... عمران نے ایک نوٹ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

''تھینک یو سر''...... ٹیکسی ڈرائیور نے مسکراتے ہوئے کہا۔ پھر تقریباً پانچ منٹ بعد ان کی مطلوبہ ٹیکسی وہاں آ گئی۔ اس ٹیکسی کو دیکھ کر پہلے والی ٹیکسی کے ڈرائیور نے اپنی ٹیکسی آگے بڑھا دی۔

''کہاں ہے وہ سپر مارکیٹ جہاں تم نے ہمارے ساتھیوں کو اتارا تھا''...... عمران نے ٹیکسی ڈرائیور سے کہا۔

"سر۔ اگر آپ وہاں جانا چاہتے ہیں تو میں آپ کو چھوڑ آتا ہوں"...... ٹیکسی ڈرائیور نے کہا۔

"ہاں۔تم ہمیں وہاں لے چلو"...... عمران نے کہا۔ پھر وہ فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ جوزف پچھلی سیٹ پر بیٹھا اور ڈرائیور نے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔

"ہمارے ساتھیوں نے ہمارے ساتھ ہی آنا تھا۔ پھر وہ سپر مارکیٹ میں کیوں اتر گئے"...... عمران نے ڈرائیور سے کہا۔

"سر۔ میں اس بارے میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ سواریوں کی تو اپنی مرضی ہوتی ہے وہ جہاں چاہیں اتر جائیں۔ ہم بھلا کسی سے کیا پوچھ سکتے ہیں"...... ٹیکسی ڈرائیور نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ عمران نے اس سے یہ سوال اسے چیک کرنے کے لئے ہی کیا تھا اور اس کے لہجے نے عمران کو بتا دیا تھا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔ اس کے بعد عمران نے جوزف کی طرف دیکھا۔ جوزف بھی سمجھ گیا کہ عمران نے اس کی طرف کیوں دیکھا ہے۔

"سر۔ اگر میں سگریٹ پی لوں تو آپ کو برا تو نہیں لگے گا"۔ چند لمحوں بعد ٹیکسی ڈرائیور نے سائیڈ جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا۔

"برا نہیں لگے گا۔تم سگریٹ پی سکتے ہو"...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے اپنا سانس روک لیا کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ اب کیا ہونے والا ہے۔ سانس روکنے کے باوجود اسے معمولی سی بو کا

احساس ہوا۔ بو کا احساس ہوتے ہی اس نے خود کو سیٹ پر گرا لیا اور آنکھیں بند کر لیں۔ اسے یقین تھا کہ جوزف بھی اس کی پیروی کرے گا۔

تقریباً دو تین منٹوں کے بعد عمران کو تازہ ہوا کا جھونکا محسوس ہوا تو وہ سمجھ گیا کہ ڈرائیور نے ٹیکسی کے شیشے نیچے کر دیئے ہیں۔

چند سیکنڈ بعد اسے ڈرائیور کی آواز سنائی دی۔

"باس۔ غاشو کالنگ۔ اوور"...... عمران سمجھ گیا کہ ٹیکسی ڈرائیور اپنے باس کو ٹرانسمیٹر پر کال کر رہا ہے۔ اس کا رابطہ ٹرانسمیٹر پر اپنے باس سے ہوا تو عمران اس کی اور اس کے باس کی باتیں سننے لگا۔ ان دونوں کی گفتگو سے عمران کو اتنا معلوم ہو گیا کہ ڈرائیور انہیں کسی ریڈ ہاؤس لئے جا رہا ہے۔

جوزف کو شیطانوں کی بو محسوس نہیں ہو رہی تھی اور عمران کو بھی ایسے آثار نظر نہیں آ رہے تھے جس سے وہ سمجھتا کہ ان کارروائیوں میں شیطانی ذریات کا ہاتھ ہے لیکن اس کے باوجود اسے یقین تھا کہ ان تمام واقعات میں شیطانی ذریات ہی کسی نہ کسی طرح ملوث ہیں۔ ان کے علاوہ یہاں ان کا کوئی بھی دشمن نہیں تھا۔ اسی وجہ سے عمران دل ہی دل میں مقدس کلمات کا ورد جاری رکھے ہوئے تھا۔ ورد کرنے کا اسے یہ فائدہ تھا کہ شیطانی ذریات اس کے قریب نہیں آ سکتی تھیں اور نہ ہی اس کی آنکھوں اور ذہن میں جھانک سکتی تھیں۔ اس طرح وہ عمران کو نقصان نہیں پہنچا سکتی تھیں۔

عمران آنکھوں کی جھریوں سے اب ٹیکسی سے باہر دیکھ رہا تھا۔ کچھ دیر کے سفر کے بعد ٹیکسی ایک پرانی عمارت کے گیٹ پر رکی تو عمران سمجھ گیا کہ اسے ہی ریڈ ہاؤس کہا جاتا ہے۔ ٹیکسی گیٹ پر روک کر ڈرائیور نے ہارن بجایا تو گیٹ کھل گیا اور ٹیکسی اندر داخل ہوگئی۔ پھر کچھ مسلح افراد ٹیکسی کے قریب آئے۔ عمران کو تو ایک ہی آدمی نے فرنٹ سیٹ سے کھینچ لیا جبکہ جوزف کے لئے دو آدمیوں کو زور لگانا پڑا۔ انہیں اٹھانے والوں کے کاندھوں پر مشین گنیں بھی لٹکی ہوئی تھیں۔ ان آدمیوں نے انہیں ایک بڑے کمرے میں پہنچا دیا۔ اس کمرے میں ایک آدمی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ دو ایکشن پوزیشن میں کھڑے تھے جبکہ جولیا، صفدر اور خاور بے ہوشی کی حالت میں فرش پر پڑے تھے۔ ان کے ہاتھ پاؤں بھی رسی سے بندھے ہوئے تھے۔ عمران اور جوزف کو اٹھا کر لانے والوں نے انہیں بھی فرش پر پھینک دیا۔

''ہونہہ۔ انہیں ساؤتھ اور فتنی خطرناک کہہ رہے تھے۔ ہم نے تو انہیں حقیر چوہوں کی مانند پکڑ لیا ہے۔ وہ دونوں ابھی بھولے بھالے اور معصوم ہیں۔ انہیں کیا پتہ کہ خطرناک انسان ہوتے کیسے ہیں''...... کرسی پر بیٹھے ہوئے آدمی نے بلند آواز میں کہا۔ عمران نے اس کی آواز ٹرانسمیٹر پر بھی سنی تھی۔ یہ باس تھا۔ پھر وہ اٹھ کر عمران کے قریب آیا۔ اس نے عمران کا جائزہ لیا۔ پھر وہ جوزف کی طرف بڑھا۔ اس نے جوزف کو بھی غور سے دیکھا۔

''ان پانچ میں سے بس یہی کالا خطرناک نظر آتا ہے۔ باقی سب تو بے ضرر سے لگتے ہیں۔ کیوں غاشو۔ تیرا کیا خیال ہے''۔ ان دونوں کا جائزہ لینے کے بعد باس نے ٹیکسی ڈرائیور سے کہا۔

''باس۔ آپ سے زیادہ خطرناک اور بھلا کون ہو سکتا ہے''۔ غاشو نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

''ہاہاہا۔ تم ٹھیک کہتے ہو۔ یہ کالا جوزف ایکریمیا کا سب سے خطرناک پیشہ ور قاتل ہے۔ یہ اتنا خطرناک ہے کہ ایکریمیا کے بڑے بڑے ڈان اس کا نام سن کر کانپنے لگتے ہیں لیکن انتھونی کے سامنے یہ بے بس پڑا ہوا ہے اور جب اس کی بے بسی کی حالت میں مرنے کی خبر ایکریمی حکومت کو ملے گی تو بے چاری ایکریمی حکومت بھی شرم سے ڈوب مرے گی''...... باس نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ اس کی باتیں سن کر عمران جان گیا تھا کہ اس انتھونی سے یہ سارا کام ساؤتھ اور فتنی کرا رہے ہیں جو یقیناً شیطانی طاقتیں ہیں۔ عمران آنکھوں کی جھریوں سے سارا منظر دیکھ رہا تھا۔ پھر اچانک ہی اس نے انتھونی کو چونکتے ہوئے دیکھا اور اسی لمحے انتھونی کی آنکھوں کے تاثرات میں بھی تبدیلی آ گئی۔ عمران کلمات مقدس کا ورد کر رہا تھا جبکہ انتھونی نے اپنے ایک ساتھی سے مشین گن لے لی۔ مشین گن لے کر اس نے اس کا رخ عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف کیا۔ اس کے بعد اس نے ایک بار پھر ان سب کو غور سے دیکھا اور پھر اس نے مشین گن کے ٹریگر پر انگلی رکھ

دی۔ اس نے ٹریگر پر انگلی کا دباؤ ڈالا تو عمران کا ہاتھ تیزی سے حرکت میں آیا۔ اس نے جیب سے خنجر نکال کر انتھونی کی طرف پھینکا اور ساتھ ہی اس نے کمرے کے چاروں طرف پھونک بھی مار دی۔ ایک ہی لمحے میں دو کام ہوئے۔ عمران کا پھینکا ہوا خنجر انتھونی کے ہاتھ پر لگا اور مشین گن کا رخ بدل گیا جبکہ اسی لمحے ٹریگر بھی دب گیا۔ مشین گن سے گولیاں نکلیں لیکن وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو لگنے کی بجائے انتھونی کے اپنے آدمیوں کو جا لگیں۔ اس کے تین آدمیوں کی چیخیں بلند ہوئیں اور وہ فرش پر گر کر تڑپنے لگے۔ انتھونی حیرت سے اچھل پڑا لیکن عمران نے اسے زیادہ حیران ہونے کا موقع ہی نہ دیا۔ وہ اچھل کر کھڑا ہوا اور انتھونی کے سر پر پہنچ گیا جبکہ جوزف بھی اچھل کر کھڑا ہوا اور پھر کمرے میں موجود کے باقی آدمیوں کی گردنیں ٹوٹتی چلی گئیں۔ وہ بچارے تو حیرت سے ساکت رہ گئے تھے۔ معمولی سی حرکت بھی نہ کر سکے۔

"ہاں مسٹر انتھونی۔ تم ہمیں کیوں ہلاک کرنا چاہتے تھے"۔ عمران نے انتھونی کی گردن پکڑتے ہوئے کہا۔

"تت۔ تت۔ تم۔ تو۔ بب۔ بے ہوش تھے۔ پھر۔ پھر کیسے ہوش میں آ گئے"...... انتھونی نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"تم اس بات کو چھوڑو اور میری بات کا جواب دو۔ جوزف تم ساتھیوں کو ہوش میں لاؤ"...... عمران نے پہلے انتھونی اور پھر جوزف سے کہا۔ اس کا حکم سن کر جوزف، صفدر کی طرف بڑھا۔

"مجھے ساڈش اور فتنی نے کہا ہے کہ میں تمہیں ختم کر دوں۔ ہماری نشاندہی بھی انہوں نے کی ہے"...... انتھونی نے کہا اور پھر اس نے تفصیل بھی بتا دی۔ عمران کو پہلے ہی اندازہ تھا کہ ان کارروائیوں میں شیطانی ذریات ملوث ہیں۔ اب اسے یقین ہو گیا تھا۔ انتھونی تفصیل بتا کر فارغ ہوا تو صفدر، خاور اور جولیا بھی ہوش میں آ گئے۔ جوزف پہلے صفدر کو ہوش میں لایا تھا پھر جوزف خاور کی طرف بڑھا جبکہ صفدر نے جولیا کو ہوش دلایا تھا۔ عمران نے انتھونی سے ملنے والی تفصیل ان تینوں کو بھی بتا دی۔

"ان واقعات میں اس کا قصور نہیں ہے۔ یہ شیطانی طاقتوں کے اشارے پر ناچ رہا تھا۔ اب اس کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے مشورہ طلب انداز میں کہا۔

"یہ انتہائی بدکردار انسان ہے۔ شیطانی طاقت کو کم عمر لڑکی کے روپ میں دیکھ کر اس کی نیت خراب ہو گئی۔ اگر شیطانی طاقت کی جگہ کوئی حقیقی معصوم لڑکی ہوتی تو اس نے اس کے ساتھ زبردستی کر گزرنی تھی۔ پھر یہ ایتھوپیا کے غریب لوگوں اور غریب حکومت کا خون چوس رہا ہے اور اگر یہ زندہ رہا تو نجانے کب تک یہ ان مظلوم لوگوں کا خون پیتا رہے گا۔ عمران یہ کسی رعایت کا مستحق نہیں ہے۔ یہ ساڈش اور فتنی سے بڑا شیطان ہے"...... جولیا نے نفرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گری ہوئی ایک

مشین گن اٹھا لی۔ جولیا کی باتیں سن کر اور اس کا انداز دیکھ کر انتھونی کا چہرہ موت کے خوف سے زرد پڑ گیا۔ اس نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا لیکن خوف کے باعث اس کے منہ سے کوئی آواز نہ نکلی۔ جولیا نے مشین گن اس کے سینے پر رکھ کر ٹریگر دبا دیا۔ انتھونی کے حلق سے دردناک چیخ نکلی اور وہ فرش پر گر کر ذبح کئے ہوئے مرغے کی مانند تڑپنے لگا۔

اس کمرے میں مرنے والوں کے علاوہ اس عمارت میں اور آدمی بھی تھے۔ انہوں نے ان آدمیوں کو صرف بے ہوش کرنا ہی کافی سمجھا۔ اس کے بعد وہ گریٹ لینڈ تک خیر و عافیت سے پہنچ گئے۔ گریٹ لینڈ میں انہوں نے بلیو سٹار ہوٹل میں کمرے لئے اور پھر وہ ایک ہی کمرے میں بیٹھ کر کافی پینے لگے۔

''عمران صاحب۔ جزیرہ آلائش پہنچنے کے لئے آپ کون سا ذریعہ استعمال کریں گے''...... کافی پینے کے بعد خاور نے کہا۔

''ہمیں جزیرہ آلائش پہنچنے کے لئے گریٹ لینڈ کے کئی جزیروں سے ہو کر گزرنا پڑے گا اور گریٹ لینڈ کے یہ تمام جزائر آباد ہیں۔ یہاں سے گزرتے ہوئے ہمیں کئی مسائل کا سامنا بھی کرنا پڑے گا اور سفر ہم نے اسٹیمر پر کرنا ہے''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ اگر ہم اسٹیمر کی بجائے ہیلی کاپٹر سے جائیں تو ہم براہ راست جزیرہ آلائش پہنچ سکتے ہیں''...... خاور نے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

''اگر ہم فضا میں ہی ہٹ کر دیئے گئے تو ہمارے بچنے کا ایک ہد بھی چانس باقی نہیں رہے گا''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ کیسے۔ ہم سب تو اب مقدس کلام کا ورد کرتے رہتے ہیں۔ شیطانی ذریات تو ہمارے قریب نہیں آ سکتیں''...... خاور نے کہا۔

''اب شیطانی طاقتیں بھی سیانی ہو گئی ہیں۔ خود ہمارے مقابلے پر آنے کی بجائے اب وہ انسانوں کو ہی ہمارے مقابلے پر لے آتی ہیں۔ تازہ ترین انتھونی کی مثال تمہارے سامنے ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ بھی ٹھیک ہے''...... خاور نے بھی مسکراتے ہوئے کہا اور خاموش ہو گیا۔

''پھر ابھی تو تم نے اسٹیمر کا انتظام بھی کرنا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''اگر تم اجازت دو تو اسٹیمر کے ساتھ ساتھ میں کچھ اور انتظام بھی کر لیتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''ہاں ہاں۔ تم انتظامات کرو۔ بھلا میری اجازت کی کیا ضرورت ہے''...... جولیا نے کہا۔

''تمہاری اجازت بہت ضروری ہے جولیا۔ اس کے بغیر بھلا میں شادی کے انتظامات کیسے کر سکتا ہوں اور وہ بھی گریٹ لینڈ جیسے ملک میں جہاں عورت کو مکمل حقوق حاصل ہیں''...... عمران نے

سنجیدہ لہجے میں کہا تو جولیا نے اسے گھور کر دیکھا۔

"تمہیں نجانے کیا بیماری ہے کہ صحیح رخ پر جاتے جاتے پٹڑی سے اتر جاتے ہو"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے۔ تم اس بیماری کے نام سے واقف نہیں ہو۔ بھئی اسے لوریا کہتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا ہے۔ یہ بیماری تمہاری جان لے لے۔ تمہاری ہر وقت کی بک بک سے تو نجات مل جائے گی"...... جولیا نے کہا۔

"اگر تم دل سے کہہ رہی ہو تو ایسا ضرور ہو جائے گا"...... عمران نے غمگین ہوتے ہوئے کہا۔

"اللہ نہ کرے"...... جولیا کی زبان سے یکدم نکلا اور عمران کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی جبکہ جولیا کا چہرہ گلنار ہو گیا اور اس کی پلکیں جھک گئیں۔ اسی وقت دروازے پر دستک ہوئی۔

"یہاں کون آ گیا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا جبکہ جوزف دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا تو بہت سے پولیس اہلکار کمرے میں آ گئے۔ ان کے آگے ان کا ایک بڑا آفیسر تھا۔ بڑے آفیسر کے ساتھ سول کپڑوں میں ملبوس ایک اور آدمی بھی تھا۔ وہ اپنے چہرے سے کوئی آفیسر ہی نظر آ رہا تھا۔

"ہیلو مسٹر عمران۔ کیسے ہو تم"...... سول کپڑوں میں ملبوس آدمی نے ہی عمران کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"عمران۔ کون عمران۔ بھئی۔ یہاں کوئی عمران ہے"...... عمران

نے پہلے اس آدمی سے اور پھر اپنے ساتھیوں سے کہا۔

"مسٹر عمران۔ میرا نام میکالے ہے۔ میں سپیشل پولیس میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر ہوں۔ تمہیں اچھی طرح جانتا ہوں۔ تمہارا نام علی عمران ہے۔ تم پاکیشیا کے رہنے والے ہو اور تم معروف سیکرٹ ایجنٹ ہو۔ اس وقت تم گریٹ لینڈ میں ایک مشن پر آئے ہوئے ہو لیکن میں نے تمہیں موقع پر گرفتار کر لیا ہے"...... اس آفیسر نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے مسٹر میکالے۔ نہ تو میں عمران ہوں اور نہ ہی کسی مشن پر آیا ہوا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"تمہارے عمران ہونے یا نہ ہونے پر ہم بعد میں بات کریں گے۔ پہلے ہم تمہارے سامان کی تلاشی لے لیتے ہیں۔ تمہیں اس پر کوئی اعتراض تو نہیں ہے"...... میکالے نے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ تم ہمارے سامان کی تلاشی لے سکتے ہو"...... عمران نے اس سے کہا۔

"تھینک یو۔ آفیسر۔ آپ ان کے سامان کی تلاشی لیں"۔ میکالے نے پہلے عمران اور پھر پولیس آفیسر سے کہا۔

"اوکے سر"...... اس پولیس آفیسر نے کہا اور پھر وہ ان بیگوں کی طرف بڑھا جو ایک میز پر رکھے ہوئے تھے اور ان میں ان کا سامان تھا۔

''سر۔ یہ دیکھیں۔ یہ ایک شرٹ کی جیب سے کچھ کاغذات ملے ہیں''...... پولیس آفیسر نے چند چھوٹے سائز کے کاغذات میکالے کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ میکالے نے وہ کاغذات اس سے لئے اور انہیں دیکھنے لگا۔

''اوہ۔ اوہ یہ تو اوریجنل کاغذات ہیں۔ اوہ۔ اوہ۔ ایک کاغذ پر تو گرین لیبارٹری بھی لکھا ہوا ہے۔ یہ کاغذات لازماً گرین لیبارٹری کی کسی فائل کے ہیں''...... کاغذات دیکھتے ہوئے میکالے نے کہا اور پھر اس نے عمران کی طرف دیکھا۔

''دیکھو مسٹر میکالے۔ میں یہاں گریٹ لینڈ کے خلاف کسی مشن پر نہیں آیا ہوں۔ میں کہیں آگے جا رہا ہوں اس لئے تم میرے راستے کی دیوار مت بنو۔ میری تمہاری کوئی دشمنی نہیں ہے''...... عمران نے اس مرتبہ انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''شٹ اپ''...... میکالے نے غراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے عمران کو تھپڑ مارنے کی کوشش بھی کی لیکن عمران نے اس کا ہاتھ پکڑ کر موڑ دیا۔ میکالے کے چہرے پر کرب کے تاثرات نمودار ہوئے۔ اس کے ساتھ ہی کئی ریوالوروں کے رخ عمران کی طرف ہو گئے۔

''سر میکالے کو چھوڑ دو ورنہ تمہیں گولیوں سے اڑا دیا جائے گا''۔ پولیس آفیسر نے کرخت لہجے میں کہا تو عمران نے اس کے بازو کو جھٹکا دے کر چھوڑ دیا۔ وہ لڑکھڑا کر ایک پولیس آفیسر کے

قدموں میں جا گرا۔ پولیس اہلکار اس طرح پیچھے ہٹا جیسے اس کے پیروں کے پاس بم آ گرا ہو۔ گرنے کے بعد میکالے تیزی سے کھڑا ہو گیا اور عمران کو کینہ توز نظروں سے دیکھنے لگا۔ عمران ایکشن میں آ جاتا لیکن کمرے میں پولیس اہلکاروں کی تعداد بہت زیادہ تھی اور کمرے کے باہر گیلری میں بھی بہت سے پولیس اہلکار موجود تھے۔ ایسی سچویشن میں حرکت کرنا حماقت ہی تھی۔ کسی کی چلائی ہوئی گولی اسے یا اس کے کسی ساتھی کے لئے موت کا پیغام بن سکتی تھی۔

''اب تم کیا چاہتے ہو''...... عمران نے میکالے کو گھورتے ہوئے کہا جس کی آنکھوں میں عمران کے لئے نفرت صاف دکھائی دے رہی تھی۔

''کیا مطلب ہے تمہارا میں کیا چاہتا ہوں۔ میں تمہیں گرفتار کر کے اپنے ایک خفیہ ٹھکانے پر لے جاؤں گا اور جو سلوک تمہارے ملک میں مجرموں کے ساتھ ہوتا ہے اس سے بڑھ کر تمہارے ساتھ کیا جائے گا۔ پھر تمہارے جسم کے کئی حصوں پر گولیاں ماروں گا اور اس کے بعد تمہیں برقی بھٹی میں ڈال دوں گا۔ کسی کو پتہ ہی نہیں چلے گا کہ دنیا کا معروف سیکرٹ ایجنٹ علی عمران اپنے ساتھیوں سمیت کہاں چلا گیا''...... میکالے نے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس ساری کارروائی کی وجہ''...... عمران نے کہا۔

''تم میرے ملک کے مفاد کے خلاف کام کر رہے ہو اور پھر تم نے میری تذلیل کی ہے''...... میکالے نے غصے سے کہا۔

''اصل دکھ تو تمہیں اپنی تذلیل کا ہی ہے ورنہ یہ تو تم جانتے ہو کہ میں یہاں جاسوسی کرنے نہیں آیا۔ تمہیں یہ بھی معلوم ہو گا کہ سیکرٹ ایجنٹ مشن کی تکمیل کے بعد اس طرح ہوٹلوں میں اطمینان سے بیٹھ نہیں جاتے اور نہ ہی اہم کاغذات کو اپنی عام سی شرٹ کی جیب میں لئے پھرتے ہیں''...... عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''آفیسر۔ ان سب کو گرفتار کر لو''...... میکالے نے عمران کی بات کا جواب دینے کی بجائے پولیس آفیسر سے کہا۔

''اوکے سر''...... پولیس آفیسر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ پھر اس نے اپنے ماتحتوں کو اشارہ کیا تو وہ کلپ ہتھکڑی لے کر ان کی طرف بڑھے اور ان سب کو ہتھکڑیاں لگا دی گئیں۔

''انہیں سپیشل فورس کے سپیشل پوائنٹس پر لے چلو''...... میکالے نے پولیس آفیسر سے کہا۔

''چلو مسٹر''...... پولیس آفیسر نے عمران سے کہا اور پھر پولیس انہیں لے کر ہوٹل سے باہر آ گئی۔ ہوٹل سے باہر پولیس کی کئی گاڑیاں کھڑی تھیں۔ انہیں ایک گاڑی میں بٹھا دیا گیا۔ پھر گاڑیاں چل پڑیں۔

''عمران صاحب۔ یہ کیا ہو رہا ہے''...... صفدر نے عمران سے کہا۔

''تو تمہارا کیا خیال ہے کہ شیطانی طاقتیں تمہیں پیار و محبت سے شیطانی دنیا میں جانے دیں گی''...... عمران نے کہا۔

''خیال تو میرا بھی یہی ہے کہ یہ شیطانی طاقتوں کی کارروائی ہے لیکن اب ہمارے اردگرد ان کی موجودگی کے آثار دکھائی نہیں دیتے''...... صفدر نے کہا۔

''ہم نے بہت سی شیطانی ذریات کو آگ میں جلا کر بھسم کر دیا ہے۔ اب وہ بہت محتاط ہو گئے ہیں لیکن وہ کیا کہتے ہیں کہ بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی۔ یہ شیطان بھی جلد ہی ہمارے شکنجے میں آ پھنسیں گے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ بکرا تو حلال جانور ہے۔ اس بے چارے کو شیطانوں سے تو نہ ملائیں''...... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بھائی جی۔ میں نے ایک محاورہ بولا تھا''...... عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا۔ عمران کے اس انداز کو دیکھ کر وہ سب ہی ہنسنے لگے۔ انہیں ہنستا دیکھ کر پولیس اہلکاروں کے منہ بن گئے۔

''خوب ہنس لو۔ اس کے بعد تمہیں ہنسنے کا موقع نہیں ملے گا''...... پولیس آفیسر نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''ہائے۔ تمہاری یہ خوش فہمیاں''...... خاور نے اس مرتبہ کافی شوخ لہجے میں کہا تو پولیس آفسر نے اسے گھور کر دیکھا۔ اتنے میں پولیس کی گاڑیاں ایک بڑی بلڈنگ کے گیٹ پر رک گئیں۔ اس بلڈنگ کی دیواریں کافی بلند تھیں۔ جہازی سائز گیٹ بند تھا پھر گیٹ کھل گیا اور پولیس گاڑیاں بلڈنگ میں داخل ہو گئیں۔ گیٹ کے قریب ہی آٹھ دس مسلح آدمی کھڑے تھے۔ وہ سب مشین گنوں

سے لیس تھے۔ اصل بلڈنگ کچھ دور تھی اور اس کے آس پاس چ
گراسی پلاٹ تھے۔ درخت بھی کافی تعداد میں موجود تھے۔ انہیں گاڑی سے اتار لیا گیا اور پھر ایک بڑے کمرے میں لایا گیا۔ کمرے کے ایک کونے میں راڈز والی بہت سی کرسیاں قطار کی صورت میں موجود تھیں۔ دیواروں پر تشدد کے آلات لٹکے ہوئے تھے۔ اس کمرے میں پہلے سے ہی چار مسلح آدمی موجود تھے۔ اب میکالے کے ساتھ چھ افراد اور کمرے میں آ گئے تھے جبکہ باقی باہر ہی رہ گئے تھے۔

"جیک۔ تم برقی بھٹی آن کر دو۔ ابھی ان پر تشدد شروع ہو جائے گا اور جب یہ چیخ چیخ کر نیم جاں ہو جائیں گے تو پھر انہیں برقی بھٹی میں ڈال دیا جائے گا"...... میکالے نے کمرے میں پہلے سے موجود آدمیوں میں سے ایک سے کہا۔

"اوکے سر"...... اس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔

"انہیں کرسیوں پر بٹھا کر راڈز سے جکڑ دو"...... میکالے نے پولیس آفیسر سے کہا تو پولیس آفیسر نے انہیں کرسیوں کی طرف بڑھنے کا اشارہ کیا لیکن عمران کھڑا رہا۔

"چلو۔ چل کر کرسیوں پر بیٹھ جاؤ۔ یہ کرسیاں تمہارے ہی جیسے لوگوں کے لئے ہیں"...... پولیس آفیسر نے کرخت لہجے میں کہا۔

"میکالے۔ تم کیا چاہتے ہو"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں

لے سے پوچھا۔

"تمہارا نام تو سیکرٹ فیلڈ کا جگمگاتا ہوا نام ہے مسٹر علی عمران۔ ابھی سے گھبرا گئے۔ ابھی تو میرے کانوں نے تمہاری چیخیں سننی ہیں۔ میری آنکھوں نے تمہارے جسم پر برستے ہوئے خاردار کوڑوں کا نظارہ کرنا ہے۔ تمہارے جسم کے ریشے ریشے سے تمہاری روح کھینچی جانی ہے۔ تم ابھی سے گھبرا گئے۔ ابھی سے"...... میکالے نے طنزیہ لہجے میں کہا۔ اس کے الفاظ اس کی اذیت پسند فطرت کی عکاسی کر رہے تھے۔ پھر اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور جیک کمرے میں داخل ہوا۔ میکالے نے سوالیہ انداز میں اس کی طرف دیکھا۔

"سر۔ میں برقی بھٹی آن کر آیا ہوں"...... جیک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"گڈ۔ برقی بھٹی کافی دیر آن رہے گی تو یہ لمحوں میں جل کر ایسے ختم ہو جائیں گے جیسے اس دنیا میں ان کا وجود کبھی تھا ہی"۔ میکالے نے خونخوار انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"چلو مسٹر عمران۔ سیدھے طریقے سے چل کر کرسی پر بیٹھو ورنہ تمہیں دوسرے طریقے سے کرسی پر بٹھایا جائے گا"۔ پولیس آفیسر نے عمران سے کہا اور ساتھ ہی اس نے ہتھکڑی کو جھٹکا بھی دیا۔

"جیک۔ تم خاردار کوڑا اٹھا لو"...... میکالے نے جیک سے کہا تو وہ دیوار کی طرف بڑھا جہاں کوڑا لٹکا ہوا تھا۔ عمران کو یقین ہو گیا

تھا کہ میکالے جنوبی آکسان ہے اور انہیں چھوڑتے والا نہیں ہے۔ اگر اب بھی عمران ایکشن میں نہ آیا تو میکالے انہیں ختم کر دے گا۔ اس کی میکالے کے ساتھ کوئی دشمنی نہیں تھی۔ نہ ہی وہ گریٹ لینڈ کسی مشن پر آیا تھا۔ اس لئے وہ میکالے اور اس کے ساتھیوں کو نہیں مارنا چاہتا تھا لیکن صورت حال اب یہ ہوگئی تھی کہ اگر عمران اس کے ساتھ رعایت کرتا تو اس کی اپنی زندگی کو خطرہ تھا اور اپنی زندگی بچانا اس پر فرض تھا۔

''میکالے۔ میں تمہیں آخری بار کہہ رہا ہوں کہ میرے راستے کی دیوار مت بنو۔ میری تمہاری کوئی دشمنی نہیں ہے اس لئے تمہاری موت پر مجھے افسوس ہوگا''..... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور عمران کا لہجہ سن کر ہی جوزف، جولیا، صفدر اور خاور سمجھ گئے کہ اب ایکشن میں آنے کا وقت ہوگیا ہے۔

''ہاہاہا۔ دنیا کا معروف سیکرٹ ایجنٹ موت کو سامنے دیکھ کر پاگل ہوگیا ہے''...... میکالے نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

عمران نے اپنے ہاتھوں کو زور دار جھٹکا دیا تو پولیس آفسر لڑکھڑا گیا۔ جیسے ہی وہ لڑکھڑایا عمران کے پاؤں کی ٹھوکر اس کے پیٹ میں لگی۔ ہتھکڑی کی زنجیر اس کے ہاتھ سے نکل گئی اور وہ اچھل کر اپنے ایک ساتھی پر جا پڑا اور اسے اپنے ساتھ لیتا ہوا زمین پر گر گیا۔ صفدر، خاور اور جولیا نے بھی عمران کی پیروی کی جبکہ جوزف نے اپنے ہاتھوں کو مخالف سمت میں جھٹکا دیا تو ہتھکڑی ٹوٹ گئی۔

ن نے بھی ہتھکڑی پکڑنے والے کے سینے میں ٹھوکر رسید کی اور اچھل کر میکالے پر جا پڑا۔ میکالے جو عمران کو پاگل کہنے کے بعد قہقہے لگا رہا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی اتنی تیزی سے حرکت میں آئے تھے کہ میکالے کے قہقہے کو بریک لگ گئی تھی اور اس نے محض ایک بار اپنی پلکیں جھپکی تھیں کہ جوزف اس کے سر پر بھی پہنچ گیا۔ جوزف کا مکا اس کے سینے میں لگا اور وہ فٹ بال کی مانند اڑتا ہوا دیوار سے جا ٹکرایا۔ اس کی چیخ نہایت ہی کربناک تھی۔ پسلیوں میں لگنے والے مکے کی وجہ سے اس کا سانس رک گیا تھا جبکہ دیوار سے ٹکرانے کی وجہ سے اس کا سر پھٹ گیا تھا۔ وہ زمین پر گر کر بار بار اٹھنے کی کوشش کرنے لگا۔

جوزف کو فرش پر پڑی ہوئی ایک مشین گن نظر آئی تو اس نے جھپٹ وہ اٹھا لی اور پھر کمرے میں فائرنگ کی تیز آواز ابھری اور کمرے میں موجود میکالے کے تمام ساتھی فرش پر تڑپتے ہوئے دکھائی دینے لگے۔ یہ تمام کارروائی محض چند سیکنڈوں میں ہی ہوگئی تھی۔ کمرے میں زبردست فائرنگ ہوئی تھی لیکن عمران مطمئن تھا کیونکہ کمرہ ساؤنڈ پروف تھا جس کی وجہ سے کمرے میں ہونے والی فائرنگ کی آوازیں کمرے سے باہر نہیں گئی تھیں۔

''باہر جو لوگ موجود ہیں انہیں مارنے کی ضرورت نہیں۔ اگر ان کی بے ہوشی سے کام چل سکتا ہے تو انہیں صرف بے ہوش ہی کیا جائے۔ لیکن اگر کوئی مجبوری درپیش آ جائے تو پھر انہیں گولی ماری جا

سکتی ہے''...... عمران نے ہتھکڑی کھولتے ہوئے کہا تو صفدر، خاور اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر انہوں نے ایک ایک مشین گن اٹھائی اور نہایت محتاط انداز میں کمرے سے باہر نکلے۔ جیسے ہی وہ برآمدے سے باہر آئے فائرنگ کی آواز گونجی اور وہ سب بجلی کی سی تیزی سے زمین پر گرتے چلے گئے۔ ان سے تھوڑے فاصلے پر آٹھ دس پولیس اہلکار کھڑے تھے اور ان پر فائرنگ کر رہے تھے۔ زمین پر گرنے کے بعد انہوں نے رولنگ کی اور رولنگ کرتے ہوئے انہوں نے فائرنگ کرنے والے پولیس اہلکاروں پر فائر کھول دیا۔ کیونکہ اب اس کے سوا چارہ نہیں تھا۔ سب پولیس اہلکار ان کی فائرنگ کی زد میں آ گئے اور پھر وہ بھی موت کا رقص کرتے ہوئے زمین پر گرے اور تڑپنے لگے۔ اسی لمحے انہیں اور بھی بہت سے افراد دوڑتے ہوئے دکھائی دیئے۔ ان میں کچھ پولیس کی وردی میں تھے اور کچھ بغیر وردی کے تھے۔ ان کے بھی ہاتھوں میں مشین پسٹل اور مشین گنیں تھیں۔ وہ اندھا دھند فائرنگ کر رہے تھے۔ ایسی فائرنگ جس سے انہیں کوئی بھی فائدہ نہیں ہونا تھا۔ جوزف اور خاور نے بھی ان پر فائرنگ کی۔ گولیاں لگتے ہی وہ گرے اور تڑپنے لگے۔ اس کے بعد وہاں خاموشی چھا گئی جس سے لگتا تھا کہ اس عمارت میں موجود تمام افراد مارے جا چکے ہیں۔ وہ سب چند لمحوں تک تو اردگرد کا جائزہ لیتے رہے۔ پھر سب سے پہلے عمران کھڑا ہوا۔ عمران کے بعد باقی ساتھی بھی کھڑے

ہوئے۔ لیکن دوسرے لمحے وہ حیرت سے اچھل پڑے کیونکہ انہوں نے عمارت کی عقبی جانب سے بہت سے خونخوار کتوں کو اپنی طرف آتے دیکھا۔ کئی کتے خوفناک آواز میں بھونک رہے تھے اور کئی غرا رہے تھے۔ ان کی تعداد سینکڑوں میں تھی اور کتوں کی اتنی تعداد دیکھ کر وہ بوکھلا گئے تھے۔ انہوں نے اپنی زندگی میں اس سے پہلے کتوں کی کبھی اتنی تعداد نہیں دیکھی تھی۔ دور دور تک کتے ہی کتے دکھائی دے رہے تھے۔ اسی لمحے انہیں پولیس سائرن کی مخصوص آوازیں بھی سنائی دیں۔ یہ ایک سے زیادہ سائرن کی آوازیں تھیں۔ اس عمارت میں ہونے والی فائرنگ کی وجہ سے ہی یہ پولیس گاڑیاں یہاں پہنچی تھیں۔ اب عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے بچ نکلنے کا کوئی بھی راستہ نہیں تھا۔ کتوں کی بڑی تعداد ان کے قریب پہنچ چکی تھی اور اب بھی دور دور تک کتے ہی کتے دکھائی دے رہے تھے جبکہ دوسری طرف پولیس کی بھاری نفری گیٹ پر پہنچ چکی تھی۔

کتے چونکہ ان کے سروں تک پہنچ چکے تھے۔ اس لئے پہلے ان کا تدارک ضروری تھا۔ ان سب نے مشین گنوں کے رخ کتوں کی طرف کئے اور فائر کھول دیا۔ ان کی مشین گنوں سے بے شمار گولیاں نکلیں اور عمارت فائرنگ کی تیز آواز سے گونج اٹھی۔ درجنوں کتوں کی دردناک چیخیں بلند ہوئیں اور وہ زمین پر گر کر تڑپنے لگے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کا خیال تھا کہ دھماکوں کی آوازیں سن کر

کتے واپس دوڑ جائیں گے لیکن یہ نجانے کیسے کتے تھے کہ دھماکوں کا ان پر اثر ہی نہیں ہوا تھا۔ انہوں نے اپنے مرنے والے ساتھی کتوں کی بھی پرواہ نہیں کی تھی۔ وہ مسلسل ان کی طرف دوڑ رہے تھے۔ انہوں نے ایک بار کتوں پر فائر کھول دیا اور وہ مسلسل فائرنگ کرنے لگے۔ اب سینکڑوں کتے ان کی فائرنگ کی زد میں آ کر زمین پر گر گئے اور اس کا فائدہ انہیں یہ ہوا کہ باقی کتے رک گئے تھے۔ اب وہ رک کر ان پر بھونک رہے تھے۔ گیٹ پر بہت سے پولیس اہلکار کھڑے تھے اور اس خوفناک منظر کو حیرت بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ پولیس اہلکار جانتے تھے کہ یہ سرکاری عمارت ہے اور وہ اس عمارت میں ہونے والی فائرنگ کی وجہ سے آئے تھے اور اب ان کے سامنے منظر ہی عجیب و غریب تھا۔

"فائرنگ کرتے ہوئے غیر محسوس انداز میں گیٹ کی طرف بڑھو۔ کتوں نے پولیس والوں پر حملہ کر دیا تو ان میں بھگدڑ مچ جائے گی اور ہمیں نکلنے کا موقع مل جائے گا"...... عمران نے دھیمی آواز میں کہا تو اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلائے۔ ان کی مشین گنوں کے میگزین بھی خالی ہونے والے تھے۔ میگزین ختم ہونے پر فائرنگ رکنے کی وجہ سے کتوں نے ان پر پھر حملہ کر دینا تھا اور اب ان کے لئے بچنے کا کوئی راستہ بھی نہیں تھا۔ انہوں نے عمران کی ہدایت پر عمل کیا اور وہ آہستہ آہستہ گیٹ کی طرف بڑھنے لگے۔ کتوں نے بھی اس بات کو محسوس کر لیا تھا اس لئے وہ

ہی بھونکتے ہوئے اور آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگے۔ سینکڑوں کتے مارے جا چکے تھے لیکن ابھی سینکڑوں کتے باقی ہیں۔

"اے مین۔ یہ سب کیا ہے"...... عمران اور اس کے ساتھی گیٹ کے قریب پہنچے تو ایک پولیس آفیسر نے بلند آواز میں کہا۔

"معلوم نہیں سر۔ یہ کتے کہاں سے آ گئے ہیں۔ یہ آدم خور کتے ہیں۔ یہاں کے بہت سے آدمیوں کو کھا گئے ہیں۔ ہم بہت دیر سے مشین گنوں سے انہیں مار رہے ہیں لیکن جتنے کتے مرتے ہیں اس سے زیادہ اور آ جاتے ہیں"...... عمران نے بھی بلند آواز میں کہا۔

پولیس اہلکار پہلے ہی حیران اور خوفزدہ تھے۔ عمران کی بات نے انہیں اور بھی زیادہ خوفزدہ کر دیا اور عمران نے یہ بات کہی بھی اس لئے تھی کہ وہ پولیس والے خوفزدہ ہو جائیں۔ عام حالات ہوتے تو عمران کی اس بات پر کسی نے یقین ہی نہیں کرنا تھا لیکن اب تو وہ سب یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔

"فائرنگ بند کر دو اور دوڑو"...... عمران نے دھیمی آواز میں اپنے ساتھیوں سے کہا تو انہوں نے ایسا ہی کیا۔ انہوں نے مشین گنیں پھینکیں اور گیٹ کی طرف دوڑ پڑے۔ جیسے ہی فائرنگ رکی کتوں نے بھی ان کے پیچھے دوڑ لگا دی۔ پولیس ملازمین نے کتوں کی فوج کو خوفناک آوازوں اور غراہٹوں کے ساتھ اپنی طرف آتے دیکھا تو ان میں واقعی بھگدڑ مچ گئی۔ وہ خوفزدہ تو پہلے ہی ہو چکے

تھے اب ان کی چیخیں بلند ہونے لگیں۔ اسی لمحے وہ یہ بھی بھول گئے کہ وہ محافظ ہیں اور پولیس اہلکار ہیں۔ وہ عورتوں کی طرح چیخنے، چلانے لگے اور ایک دوسرے پر گرتے پڑتے وہ اپنی گاڑیوں کی طرف بھاگے۔ ابھی چند پولیس اہلکار ہی گاڑیوں میں سوار ہوئے تھے کہ ڈرائیوروں نے گاڑیاں دوڑا لیں۔ باقی پولیس اہلکار انہیں آوازیں دیتے اور چیختے چلاتے ہی رہ گئے۔ وہ سڑک پر دوڑنے لگے۔ اس دوران کئی کتے ان تک پہنچ چکے تھے اور کتوں نے پولیس اہلکاروں کو سڑک پر گرا لیا تھا۔ یہ ایسا خوفناک اور بھیانک منظر تھا کہ گریٹ لینڈ کی اس سڑک پر قیامت بپا ہوگئی تھی۔

عمران اور اس کے ساتھیوں نے اس بھگدڑ سے خوب فائدہ اٹھایا تھا اور وہ گلیوں میں گھس گئے تھے۔ کتے اب ان کے پیچھے نہیں تھے۔ چار پانچ گلیوں میں دوڑنے کے بعد وہ ایک سڑک پر آ گئے اور جیسے ہی وہ سڑک پر آئے ان کی چیخیں نکل گئیں۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا مطلب۔ یہ منظر کیوں غائب ہو گیا ہے۔ کیا انتھونی مر گیا ہے۔ دفع ہو جاؤ اور دیکھ کے آؤ کہ کیا ہوا ہے اور خبردار۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے قریب مت جانا۔ وہ تمہیں فنا کر دیں گے"...... ذیلون نے ساؤتھ اور فتنی سے چیخ کر کہا تو وہ دونوں وہاں سے غائب ہو گئے جبکہ ذیلون بے چینی کے عالم میں ٹہلنے لگا۔ وہ کچھ دیر تک ٹہلتا رہا پھر اس نے اپنے بیڈ کے نیچے سے شراب کی بوتل نکالی اور اس کا ڈھکن کھول کر ساری بوتل ایک ہی سانس میں پی گیا۔ ایک بوتل پینے سے اسے کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔ اس نے دوسری بوتل بھی اٹھائی اور اس کا بھی ڈھکن کھول لیا۔ اب وہ ایک بار پھر ٹہلنے لگا اور ٹہلنے کے ساتھ ساتھ وہ شراب بھی پیتا رہا۔ اس بے چینی کے عالم میں نجانے کتنا وقت گزر گیا کہ ساؤتھ اور فتنی کمرے میں حاضر ہو گئے۔

"آقا۔ انتھونی اور اس کے سارے آدمی مارے جا چکے ہیں۔

انہیں تمہارے دشمن خاص اور اس کے ساتھیوں نے ہی مارا ہے۔ انتھونی کے ریڈ ہاؤس پر انتھونی اور اس کے آدمیوں کی لاشیں پڑی ہوئی ہیں''...... ساڈث نے سر جھکانے کے بعد ذیلون کو رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

''احمق کے بچے۔ تجھے انتھونی اور اس کے آدمیوں کی لاشوں کی فکر ہو رہی ہے جبکہ میں عمران کی وجہ سے پریشان ہو رہا ہوں کہ کہیں عمران اور اس کے ساتھی یہاں شیطانی دنیا میں داخل ہونے میں کامیاب نہ ہو جائیں''...... ذیلون نے پریشان لہجے میں کہا۔

''یہ کیسے ہو سکتا ہے آقا۔ آج تو کوئی بھی نیک انسان ہماری اس دنیا میں داخل نہیں ہو سکا''...... فتنی نے کہا۔

''احمق کی بچی۔ وہ یہاں آ سکتے ہیں تو میں پریشان ہو رہا ہوں''...... ذیلون نے اس مرتبہ غصیلے لہجے میں کہا۔

''آقا۔ تم فکر نہ کرو۔ ہم انہیں یہاں ہرگز نہیں آنے دیں گے''...... فتنی نے کہا۔

''میری اب تک کی تمام کوششیں انہوں نے بے کار کر دی ہیں اور مجھے لگ رہا ہے کہ یہ لوگ لازماً یہاں پہنچ جائیں گے''۔ ذیلون نے ایک مرتبہ پھر پریشان ہوتے ہوئے کہا تو ساڈث اور فتنی بھی پریشان ہو گئے۔

''آقا۔ اگر تم اجازت دو تو میں مہان آقا کے دربار کا ایک چکر لگا لوں''...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ساڈث نے کہا۔

''مہان آقا کے دربار کا چکر۔ لیکن کس لئے''...... ذیلون نے ساڈث کو گھورتے ہوئے کہا۔

''میں اس سلسلے میں دربار کے نائب سے مشورہ کروں گا اور اپنے لئے چند صلاحیتیں اور بھی مانگ لوں گا۔ اس کے بعد میں اس آدمی رامان کے خلاف زیادہ بہتر طریقے سے کام کر سکوں گا''۔ ساڈث نے کہا۔

''رامان۔ یہ درمیان میں رامان کہاں سے آ گیا ہے''۔ ذیلون نے غصیلے لہجے میں کہا۔

اسے ساڈث پر غصہ اس لئے آیا تھا کہ اس نے شیطانی دربار میں جا کر دربار کے نائب سے مشورہ لینے کی بات کی تھی لیکن چونکہ یہ بات اس کے مفاد میں جاتی تھی اس لئے غصہ کے باوجود اس نے اس بات کو برداشت کر لیا تھا۔

''آقا۔ تم جانتے ہو کہ تمہارے دشمن خاص کا نام ایسا ہے جسے ہم اپنی زبان پر بھی نہیں لا سکتے اس لئے میں نے اور فتنی نے اسے یہ نام دیا ہے''...... ساڈث نے کہا تو ذیلون نے فتنی کی طرف دیکھا جس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ تم اسے اس نام سے بلا لیا کرو''۔ ذیلون نے اثبات کے انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ تم دربار کے نائب سے مل آؤ۔ میری طرف سے نائب کے سامنے سر جھکا دینا اور ہاں واپس جلدی آنا''...... ذیلون نے

کہا۔

''جی آقا''...... ساڈث نے کہا پھر اس نے ذیلون کے سامنے سر جھکایا اور غائب ہو گیا۔

''آقا۔ میں تمہیں اپنے ہاتھوں سے شراب پلاؤں''...... ساڈث کے غائب ہونے کے بعد فتنی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں ہاں پلا۔ تیرے لئے یہ اعزاز کی بات ہے''...... ذیلون نے متکبرانہ لہجے میں کہا۔

''ہاں آقا۔ تجھے اپنے ہاتھوں سے شراب پلانا میرے لئے بڑے اعزاز کی بات ہے''...... فتنی نے کہا اور پھر اس نے بیڈ کے نیچے سے شراب کی بوتل نکال لی۔ اس نے بوتل کا ڈھکن کھولا اور بوتل ذیلون کے منہ سے لگا دی۔

فتنی کے ہاتھوں سے شراب پی کر ذیلون کی پریشانی دور ہو گئی۔ فتنی اسی ہوش ربا روپ میں تھی۔ ذیلون اسے دلچسپ نظروں سے دیکھنے لگا۔ فتنی نے اس کی آنکھوں میں جھانکا اور اس کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آ گئی۔ پھر انہیں وقت گزرنے کا احساس بھی نہ ہوا۔

وہ اس وقت چونکے جب ساڈث کمرے میں ظاہر ہوا۔

''ہاں۔ کیا مشورہ دیا ہے دربار کے نائب نے''۔ ذیلون نے ساڈث کو دیکھ کر اس سے پوچھا۔

''آقا۔ دربار کے نائب نے مشورہ دیا ہے کہ رامان اور اس کے ساتھیوں کے خلاف زیادہ تر کام انسانوں سے ہی لیا جائے اور

ش یہ کی جائے کہ انہیں پاکیزہ نہ رہنے دیا جائے۔ یہ پاکیزہ ہیں تو ہمارے لئے انتہائی خطرناک ثابت ہوتے ہیں۔ اگر کی پاکیزگی ختم کر دی جائے تو یہ ہمیں کوئی بڑا نقصان نہیں پہنچا ''...... ساڈث نے کہا۔

''اس نے کوئی نئی بات تو نہیں کی۔ ہم پہلے ہی ان کے خلاف اوہ تر انسانوں سے ہی کام لے رہے ہیں''...... ذیلون نے منہ بنا کر کہا۔

''ہاں آقا۔ تمہاری بات بالکل ٹھیک ہے لیکن آقا ہم نے اب ان کی پاکیزگی ختم کرنے کی کوشش نہیں کی۔ اب ہم یہ بھی کوشش کریں گے اور اگر ہم اپنی کوشش میں کامیاب ہو گئے تو پھر ہم ان کے قریب جا سکیں گے''...... ساڈث نے کہا۔

''تم ان کی پاکیزگی توڑنے کے لئے کیا کوشش کرو گے''۔ ذیلون نے اس سے پوچھا۔

''آقا۔ ان کے لئے کچھ جانور حرام اور ناپاک ہیں جیسے کتا، خنزیر وغیرہ۔ اگر ہم ان جانوروں کا خون، پسینہ، ان کے جسم سے چھوا ہوا پانی یا ان کی گندگی ان کے جسم سے لگا دیں تو ان کی پاکیزگی ختم ہو جائے گی اور اگر انہیں اس بات کا احساس نہ ہو تو یہ خود کو پاکیزہ سمجھتے رہیں گے اور کسی بھی لمحے ہمارے ہاتھوں مارے جائیں گے''...... ساڈث نے کہا تو ذیلون کی آنکھیں چمکنے لگیں اور اس کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔

"گڈ۔ ویری گڈ۔ دربار کے نائب نے یہ مشورہ بہت ہی اچھا دیا ہے۔ ہم اس مشورے پر ضرور عمل کریں گے"...... ذیلون نے کہا۔

"آقا۔ ساڈث کا شیطانی دربار میں جانا مفید ثابت ہوا نا"۔ فتنی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اور اب تم جاؤ اور دیکھو کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس وقت کہاں پہنچ چکا ہے"...... ذیلون نے کہا۔

"جی آقا۔ ہم ابھی جاتے ہیں"...... ساڈث اور فتنی نے بیک آواز کہا۔ اس کے بعد انہوں نے اپنے سر جھکائے اور پھر غائب ہو گئے۔ غائب ہونے کے تھوڑی ہی دیر بعد وہ پھر حاضر ہو گئے۔

"آقا۔ عمران اور اس کے ساتھی گریٹ لینڈ پہنچ چکے ہیں۔ وہ اس وقت سٹار ہوٹل میں اپنے لئے کمرے حاصل کر رہے ہیں"۔ ساڈث نے ذیلون کے سامنے سر جھکایا اور پھر سیدھا ہو کر اسے عمران کے متعلق بتانے لگا۔

"ہونہہ۔ گریٹ لینڈ۔ گریٹ لینڈ کی سپیشل پولیس کا ڈائریکٹر میکالے ہے۔ تم میکالے کے ذہن میں عمران کے بارے میں معلومات ڈال دو۔ اس کے بعد اس کے دماغ کو ہدایت کرو کہ وہ گرین ہوٹل جا کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو گرفتار کرے اور ان کے ہاتھوں میں ہتھکڑی ڈالے اور تم ہتھکڑی پر خنزیر کی چربی لگا دینا۔ اس کے ساتھیوں کو جب میکالے پولیس فورس لے کر جائے تو

نے یہ کاغذات پولیس آفیسر کی جیب میں ڈال دینے ہیں۔ اس دماغ کو ہدایات میں خود دوں گا۔ ان کارروائیوں سے فارغ ہو تم نے ان سب سے دور ہو جانا ہے اور دور رہ کر میکالے اور ران کے درمیان ہونے والا تماشا دیکھنا ہے"...... ذیلون نے اڈث اور فتنی کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"آقا۔ کاغذات کہاں ہیں"...... ساڈث نے کہا۔

"فتنی۔ گریٹ لینڈ میں ایک سائنس لیبارٹری ہے جس کا نام گرین لیبارٹری ہے۔ تم ابھی اس لیبارٹری میں جاؤ اور اس کی کسی بھی فائل میں سے چند کاغذات نکال کر لے آؤ"...... ذیلون نے فتنی سے کہا۔

"جی آقا"...... فتنی نے کہا اور پھر وہ غائب ہو گئی۔ دو منٹ بعد ہی اس کی واپسی ہو گئی۔ اس نے چند کاغذ ذیلون کی طرف بڑھائے۔ ذیلون نے کاغذ لئے اور دیکھنے بغیر ساڈث کی طرف بڑھا دیئے۔ ساڈث نے وہ کاغذ لے لئے۔

"بس اب تم روانہ ہو جاؤ"...... ذیلون نے ساڈث اور فتنی سے کہا۔ ان دونوں نے سر جھکائے اور غائب ہو گئے۔ کچھ دیر گزری تھی کہ فتنی دوبارہ کمرے میں حاضر ہو گئی۔ اس نے ذیلون کے سامنے سر جھکایا۔

"آقا۔ تمہاری ہدایات کے مطابق تمام کارروائی ہو چکی ہے۔ س وقت میکالے پولیس فورس کے ساتھ سٹار ہوٹل پہنچ چکا ہے اور

راماں سے گفتگو میں مصروف ہے''...... فتنی نے کہا۔

''ہاں۔ میں نے دیکھ لیا ہے اور میکالے کے ساتھ جو پولیس افسر ہے اس کے دماغ کو میں نے ہدایات دے کر آزاد چھوڑ دیا ہے۔ وہ بھی اب میری مرضی کے مطابق کام کرے گا''...... ذیلون نے اثبات کے انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے آقا۔ میں اب ساڈث کے پاس جاؤں''...... فتنی نے ذیلون سے اجازت طلب کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ تو جا''...... ذیلون نے کہا تو فتنی نے ایک بار پھر سر جھکایا اور غائب ہو گئی۔ کچھ دیر بعد وہ دونوں ہی حاضر ہو گئے اور اپنی روایت کے مطابق انہوں نے ذیلون کے سامنے سر جھکا دیا۔

''آقا۔ اب راماں اور اس کے ساتھیوں کی زندگیوں کے چراغ گل ہونے والے ہیں۔ میکالے نے برقی بھٹی آن کرا دی ہے۔ وہ ہر حال میں راماں اور اس کے ساتھیوں کو قتل کر کے برقی بھٹی میں ڈال دے گا۔ اب ہمیں ان دشمنوں کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کی ضرورت نہیں ہے''...... ساڈث نے خوشی سے معمور لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ میں یہ سب اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔ واقعی اب عمران اور اس کے ساتھی موت کی دہلیز پر پہنچ چکے ہیں۔ ہم نے ان کے ساتھ جو موت کا کھیل شروع کیا تھا۔ بالآخر وہ اختتام کے قریب پہنچ گیا ہے''...... ذیلون نے مطمئن لہجے میں کہا۔ عمران اور

اس کے ساتھی اس وقت جس پوزیشن میں تھے وہ ذیلون کے اطمینان کے لئے کافی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں لگی ہوئی تھیں اور کئی مسلح پولیس اہلکار ان کے سروں پر موجود تھے۔ اگر عمران اور اس کے ساتھی کسی حرکت کی کوشش کرتے تو پولیس اہلکاروں نے انہیں گولیاں مار دینی تھیں۔ وہ تینوں اس وقت ایک پولیس اہلکار کی آنکھوں سے یہ سب دیکھ رہے تھے جو سب سے آگے کھڑا تھا۔ انہیں اس وقت عمران اور اس کے ساتھیوں سے خطرہ تو کوئی نہیں تھا۔ ایک تو وہ ان سے بہت دور تھے۔ دوسرے عمران اور اس کے ساتھی پاکیزہ حالت میں نہیں تھے لیکن اس کے باوجود بھی وہ محتاط تھے اور اس وقت تک محتاط رہنا چاہتے تھے جب تک کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ نہ ہو جاتا۔ پھر اچانک ہی وہ تینوں بری طرح اچھل پڑے۔ حیرت اور خوف کے تاثرات نے ان تینوں کے چہروں کو بگاڑ دیا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے پل بھر میں ہی وہاں بازی پلٹ دی تھی۔ کمرے میں موجود تمام افراد کو انہوں نے مرتے دیکھا۔

''اوہ اوہ۔ یہ کیا ہو گیا ہے۔ تم دونوں جاؤ۔ جلدی جاؤ اور کسی بھی طرح ان کا خاتمہ کر دو۔ جاؤ۔ جاؤ۔ جلدی جاؤ''...... ذیلون نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو ساڈث اور فتنی یکدم ہی غائب ہو گئے۔ پھر چند منٹ گزرے تھے کہ فتنی کمرے میں حاضر ہوئی اور اس نے ذیلون کے سامنے سر جھکایا۔

"آقا۔ فکر نہ کرو۔ ساؤتھ نے ایک زبردست کام کیا ہے۔ اس نے شہر بھر کے تمام خونخوار کتے اس بلڈنگ میں پہنچا دیئے ہیں۔ یہ کتے رامان اور اس کے ساتھیوں کو چیر پھاڑ دیں گے"...... فتنی نے ذیلون سے کہا۔

"وہ ان کتوں کو بھی مار ڈالیں گے۔ وہ بہت خطرناک لوگ ہیں"...... ذیلون نے بے بسی سے کہا۔

"نہیں آقا۔ ساؤتھ نے دو چار کتے نہیں پہنچائے۔ سینکڑوں کی تعداد میں پہنچائے ہیں وہ دوسرے شہر سے بھی کتے اٹھاتے گیا ہے۔ ہزاروں کتنے ہو جائیں گے آقا۔ وہ کس کس کو ماریں گے۔ ان کا بچنا اب ممکن نہیں ہے آقا۔ میں ایک کتے کی آنکھوں میں جھانک رہی ہوں۔ تم یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھ لو"...... فتنی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ذیلون کو وہ منظر صاف نظر آنے لگا۔ واقعی کتوں کی ایک پوری فوج تھی۔ عمران اور اس کے ساتھی کتوں کی اس فوج پر فائرنگ کر رہے تھے۔ فائرنگ کرتے ہوئے وہ آہستہ آہستہ گیٹ کی طرف بڑھ رہے تھے۔ گیٹ پر گریٹ لینڈ پولیس فورس کھڑی ہوئی تھی۔ تمام پولیس اہلکاروں کی آنکھوں میں حیرت اور خوف کے تاثرات صاف دکھائی دے رہے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی فائرنگ کی وجہ سے کتے رکے ہوئے تھے۔ جیسے ہی عمران اور اس کے ساتھی دو تین قدم پیچھے ہٹتے کتے ایک دو قدم آگے بڑھ گئے۔ پھر عمران اور اس کے ساتھیوں نے فائرنگ بند کر

دی اور گیٹ کی طرف دوڑ لگا دی۔ انہیں بھاگتے دیکھ کر کتے بھی ان کے پیچھے بھاگے اور پھر وہاں بھگدڑ مچ گئی۔ کتنے آناً فاناً پولیس فورس تک پہنچ گئے۔ کئی پولیس والے بھاگ گئے۔ کئی نیچے گر گئے۔ جو بھی نیچے گرتا کتے اس پر جھپٹ پڑتے۔ پولیس فورس کی ایک بڑی تعداد سڑک پر آ گئی تھی اور بے شمار کتے بھی سڑک پر پہنچ گئے تھے۔ کتے سڑک پر موجود دوسرے افراد پر بھی جھپٹ پڑے اور وہاں خوف و دہشت سے بھگدڑ مچ گئی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے اس بھگدڑ سے فائدہ اٹھایا تھا اور وہ وہاں سے غائب ہو گئے۔

"یہ۔ یہ آفت زادے پھر بچ گئے ہیں"...... ذیلون نے غصے سے کہا اور ہاتھ ملنے لگا۔

"آقا۔ آقا۔ ساؤتھ کو دیکھیں"...... اچانک فتنی نے چیختے ہوئے کہا تو ذیلون کو ایک اور منظر نظر آ گیا۔

ساؤتھ ایک وین میں تھا۔ اس وین کے ڈرائیور کا ذہن ساؤتھ کے قابو میں تھا۔ وین طوفانی رفتار سے چل رہی تھی اور اسی لمحے ذیلون کو عمران اور اس کے ساتھی نظر آئے جو ایک گلی سے نکل کر روڈ پر آ گئے تھے۔ وین طوفانی رفتار سے ان کے سروں پر پہنچ گئی تھی۔ وین جس انداز میں ان کے قریب پہنچی تھی ان کا وین کی لپیٹ میں آنا طے تھا۔ ذیلون کو نسوانی چیخ بھی سنائی دی جو یقیناً جولیا کی تھی۔ اس کے ساتھ ہی ذیلون نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اچھلتے دیکھا۔ انہوں نے وین سے بچنے کے لئے

چھلانگیں لگائی تھیں۔ ان کی تیزی اور پھرتی حیرت انگیز تھی۔ وہ سب اچھل کر دور دور جا گرے۔ وین کے ڈرائیور کا دماغ ساڈش کے کنٹرول میں تھا لیکن اس کے باوجود بھی وہ وین کو کنٹرول نہ کر سکا۔ وین طوفانی رفتار سے فٹ پاتھ کی دوسری جانب بنی ہوئی بلڈنگ کی دیوار سے جا ٹکرائی۔ ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور وین کے پرخچے اڑ گئے۔ وین ڈرائیور کا جسم کئی ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا تھا۔

وین کے تباہ ہوتے ہی ساڈش اس جگہ سے بہت دور چلا گیا۔

اب ساڈش تو انہیں نظر آ رہا تھا لیکن عمران اور اس کے ساتھی منظر سے غائب ہو گئے تھے۔

"آقا۔ اب تو یہ راہان اور اس کے ساتھی پاکیزہ حالت میں نہیں ہیں۔ اب یہ ہمارے قابو میں کیوں نہیں آ رہے"...... فتنی نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"ان لوگوں کی زبان ہر حال میں اور ہر وقت پاکیزہ ہی رہتی ہے اور یہ جو گروپ ہے اس گروپ کے تمام افراد تو دل کے بھی پاک اور صاف ہیں۔ اس لئے شاید یہ اب بھی ہمارے قابو میں نہیں آ رہے ہیں"...... ذیلون نے کہا اور پھر وہ اپنے ہونٹ چبانے لگا۔ پھر اسی لمحے ساڈش دو آدمیوں کی طرف بڑھتا ہوا دکھائی دیا۔ انہوں نے ان دونوں آدمیوں کو چیک کیا۔ وہ دونوں گریٹ لینڈ کی ایک سیکرٹ ایجنسی کے ملازم تھے اور ان کی جیبوں میں مشین پسٹل موجود تھے۔ ایک سیکنڈ بھی نہیں گزرا تھا کہ وہ دونوں اس جگہ سے

غائب ہو کر اس جگہ پہنچ گئے جہاں چند لمحے پہلے وین تباہ ہوئی تھی۔ اب عمران اور اس کے ساتھی انہیں دوبارہ نظر آنے لگے۔ وہ وین تباہ ہونے والی جگہ سے تھوڑی دور ہی گئے تھے کہ دونوں سیکرٹ ایجنٹس عمران اور اس کے ساتھیوں کے پیچھے پہنچ گئے اور انہوں نے بجلی کی سی تیزی سے اپنی جیبوں سے مشین پسٹل نکالے اور اگلے ہی لمحے ان دونوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں پر فائرنگ کر دی۔

جولیا انتہائی بہادر، تیز، ذہین اور باصلاحیت سیکرٹ ایجنٹ تھی لیکن اس کے باوجود وہ ایک عورت تھی اس لئے جیسے ہی ایک وین آندھی اور طوفان کی طرح ان کے سروں پر پہنچی، بے اختیار جولیا کے منہ سے چیخ نکل گئی لیکن اس کے ساتھ ہی وہ کسی پرندے کی مانند ہوا میں بھی بلند ہو گئی تھی۔ اس نے ایک طویل جمپ لگایا تھا۔ اس کے پاؤں ابھی زمین پر نہیں لگے تھے کہ وہاں ایک خوفناک دھماکہ ہوا۔ یہ دھماکہ وین کے ایک بلڈنگ کی دیوار سے ٹکرانے کا تھا۔ دیوار ٹوٹ گئی تھی اور وین بھی مکمل طور پر تباہ ہو گئی تھی۔

جولیا نے اپنے ساتھیوں کی طرف نظر دوڑائی۔ اس کے سارے ساتھیوں نے اسی انداز میں طویل چھلانگیں لگا کر خود کو بچایا تھا اور اب وہ تباہ ہونے والی وین کو دیکھ رہے تھے پھر وہ ایک دوسرے کے قریب آ گئے۔

”اف۔ کس قدر خوفناک حادثہ ہے۔ شاید وین کی بریک فیل

گئی تھی“...... عمران نے چہرے پر خوف کے تاثرات لاتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ یہ حادثہ ہے“...... خاور نے عمران سے پوچھا۔

”ہائیں۔ یہ حادثہ نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے“...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہمارا تو خیال ہے کہ یہ ہم پر شیطانی طاقتوں کا ایک اور حملہ ہے“...... خاور نے کہا۔

”شیطانی طاقتوں کا حملہ۔ ارے باپ رے۔ تم تو مجھے ڈرا رہے ہو“...... عمران نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

”جی ہاں۔ ہمارا خیال ہے کہ یہ حملہ بھی ڈیلون نے کرایا ہے۔ کیا آپ ایسا نہیں سمجھتے“...... اس مرتبہ صفدر نے کہا۔

”شاید تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ بہرحال اب آگے بڑھو“...... عمران نے اب سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”عمران۔ اگر شیطانی ذریات ہمارے اردگرد موجود ہیں تو پھر تمہیں اس کا احساس کیوں نہیں ہو رہا“...... جولیا نے کہا۔

”دراصل جس وقت سے مجھے ہتھکڑی لگی ہے۔ میں اس وقت سے بے چینی محسوس کر رہا ہوں۔ جس کی وجہ سے میں مقدس کلمات کے ورد پر مکمل توجہ نہیں دے پا رہا“...... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ مگر عمران صاحب اس بے چینی کی کیا وجہ ہو سکتی ہے“۔

خاور نے حیران ہو کر کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہتھکڑی کو کوئی ناپاک چیز لگائی گئی تھی"۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ یقیناً ایسا ہی ہوا ہو گا"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرے خیال کی تائید کرنے کا شکریہ"...... جواب میں عمران نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

"خطرہ"...... جوزف نے یکلخت چیختے ہوئے کہا اور پھر اس نے بجلی کی سی تیزی سے خود کو زمین پر گرا دیا۔ اس کی آواز سن کر باقی سب نے بھی برق رفتاری کا مظاہرہ کیا اور زمین پر گرتے چلے گئے۔ ان پر مشین پسٹل سے فائرنگ کی گئی تھی۔ گولیاں ان کے سروں سے محض ایک آدھ انچ اوپر سے گزری تھیں اور اگر وہ جوزف کی آواز سن کر خود کو زمین پر نہ گراتے تو لازماً گولیوں کا شکار ہو چکے ہوتے۔ ان پر فائرنگ کرنے والے دو نوجوان تھے۔ انہوں نے ایک بار فائرنگ کر کے ہاتھ روک لئے تھے اور اب وہ حیرت سے انہیں اور اردگرد کے ماحول کو دیکھ رہے تھے۔

"کیوں بھائی صاحبان۔ ہماری تمہاری کیا دشمنی ہے کہ تم ہمیں یوں سرعام قتل کرنے پر تلے ہوئے ہو"...... عمران نے ان کے قریب پہنچ کر نہایت ہی معصوم سے لہجے میں کہا۔

"سس۔ سوری جناب۔ ہمیں نہیں معلوم کہ ہم نے آپ پر

فائرنگ کیوں کی۔ ہمیں تو اس بات پر بھی حیرت ہو رہی ہے کہ ہم مال سٹریٹ کے فٹ پاتھ پر جا رہے تھے یہاں کیسے پہنچ گئے"...... ان میں سے ایک نے کہا۔

"واہ۔ یہ بھی خوب کہی۔ ایک تو ہمیں قتل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور پھر کہہ رہے ہیں کہ ہمیں معلوم ہی نہیں۔ آپ کو ہمارے ساتھ پولیس اسٹیشن چلنا ہو گا۔ سمجھے آپ"...... عمران نے پہلے طنزیہ انداز میں اور پھر سخت لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ آپ چلیں پولیس اسٹیشن"...... اس مرتبہ دوسرے نوجوان نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

"جبی۔ چھوڑو انہیں۔ مجھے یہ دونوں نوجوان شریف اور سچے دکھائی دیتے ہیں اور ویسے بھی ہمیں بہت جلدی ہے۔ ہم نے کاک ٹیل پارٹی میں شرکت کرنی ہے"...... جولیا نے عمران کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔

"اچھا ڈارلنگ۔ تم کہتی ہو تو چھوڑ دیتا ہوں ورنہ میں تو انہیں لازماً پولیس اسٹیشن لے جاتا۔ چلو نوجوانو۔ اب یوٹرن ہو جاؤ"۔ عمران نے پہلے لاڈ بھرے لہجے میں جولیا سے اور پھر ان دونوں سے کہا۔

"تھینک یو"...... ان دونوں نے بیک وقت کہا اور پھر وہ مڑ گئے جبکہ وہ ایک بار پھر آگے بڑھنے لگے۔

"عمران۔ ہم پر یہ حملے کب رکیں گے"...... جولیا نے اکتائے

ہوئے لہجے میں کہا۔

''ذیلون سے ملوں گا تو اس سے درخواست کروں گا کہ ہم پر حملے روک دے۔ امید ہے وہ میری بات مان جائے گا لیکن اس کے بعد پھر کسی نے ہم پر حملے شروع کرا دیئے تو پھر میں کیا کروں گا''...... عمران نے کہا۔

''توبہ ہے۔ تم تو بات کا بتنگڑ بنا لیتے ہو۔ تم سے تو بات کرنا ہی فضول ہے''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''صرف فضول نہیں، بے فضول ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ پھر اسی لمحے اس کی نظر ایک ہوٹل پر پڑی۔ ہوٹل کا نام ایور شائن تھا۔

''چلو۔ اس ہوٹل میں کمرے لیتے ہیں۔ غسل کر کے بے چینی دور کرتے ہیں اور آگے بڑھنے کا پروگرام بناتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''آگے تو ہم تب ہی بڑھیں گے نا جب شیطانی طاقتیں ہمیں آگے بڑھنے دیں گی''...... خاور نے کہا۔

''شیطانی طاقتوں کی اتنی جرأت کہاں ہے کہ وہ ہمیں روک سکیں۔ ہر کام اللہ کے حکم سے اپنے وقت پر ہوتا ہے۔ شیطانی دنیا میں ہمارے داخلے کا جو وقت مقرر ہے ہم اس وقت پر لازماً شیطانی دنیا میں داخل ہو جائیں گے چاہے شیطانی طاقتیں ہمارے راستے میں سیسہ پلائی دیوار ہی کیوں نہ کھڑی کر دیں''...... عمران نے

ہ لہجے میں کہا۔

''آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں عمران صاحب۔ میں غلط بول''...... خاور نے شرمسار سے لہجے میں کہا۔ اسی طرح باتیں کرتے ہوئے وہ ہوٹل پہنچ گئے اور انہوں نے وہاں تین کمرے حاصل کئے۔

''کمروں میں داخل ہو کر پہلے معوذ تین کا دم دیواروں پر کرنا ہے۔ اس کے بعد غسل کرنا ہے''...... عمران نے انہیں ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ کہہ رہے تھے کہ ہمارے جسموں پر کوئی ناپاک چیز لگائی گئی ہے۔ پھر ہم تو نجس ہو گئے ہیں۔ کیا ہم مقدس کلام پڑھ سکتے ہیں''...... خاور نے عمران سے پوچھا۔

''مسلمان کی زبان ہر وقت پاک رہتی ہے اس لئے ہم زبان سے تلاوت کر سکتے ہیں۔ البتہ اس کاغذ کو چھو نہیں سکتے جس پر مقدس کلمات لکھے ہوئے ہوں''...... عمران نے کہا تو ان تینوں نے اثبات میں سر ہلائے۔ پھر وہ سب غسل کرنے کے بعد ایک ہی کمرے میں جمع ہو گئے۔

''ہم اس کمرے میں رہتے ہیں۔ جوزف تم نے جا کر اسٹیمر کا بندوبست کرنا ہے اور ضروری سامان بھی خریدنا ہے''...... عمران نے کہا۔

''او کے باس۔ میں ابھی روانہ ہو جاتا ہوں''...... جوزف نے

کہا اور پھر وہ مڑا اور کمرے سے نکلتا چلا گیا۔

"عمران۔ کیا وجہ ہے کہ تم نے جوزف کو اکیلا ہی بھیج د ہے"...... جولیا نے عمران سے کہا۔

"اگر ہم باہر نکلیں گے تو ہوسکتا ہے کہ شیطانی طاقتیں پھر ہم پ کوئی نجس چیز گرا دیں اور پھر ہم پر حملوں کا طویل سلسلہ شروع ہو جائے۔ ہم جتنا کم باہر نکلیں گے اتنا ہی ہمارے لئے بہتر ہے"۔ عمران نے کہا۔

"یوں کہو نا کہ تم شیطانی طاقتوں سے ڈر کر کمرے میں چھپ کر بیٹھ گئے ہو"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم اگر اس طرح خوش ہوتی ہو تو ٹھیک ہے۔ خوش ہوتی رہو"...... عمران نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ کیا خیال ہے کافی یا چائے منگوا نہ لی جائے"...... صفدر نے عمران سے کہا۔

"اور اگر ویٹر کافی یا چائے میں کچھ ملا کر لے آیا تو پھر"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عمران۔ تم اس قدر خوفزدہ کیوں ہو گئے ہو"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں خوفزدہ نہیں ہوں جولیا۔ لیکن میں اب مزید وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا۔ پہلے ہی ہمارا بہت سا وقت ضائع ہو گیا ہے"۔ عمران نے بدستور سنجیدہ لہجے میں کہا تو بات جولیا کی سمجھ میں آ گئی۔

"ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو"...... جولیا نے اثبات کے انداز سر ہلاتے ہوئے کہا۔

وہ اسی طرح باتیں کرتے رہے یہاں تک کہ جوزف واپس آ ۔ وہ اسٹیمر کا انتظام کر آیا تھا۔ وہ سب تیار تھے اور جوزف کی ہی کا انتظار کر رہے تھے اس لئے جیسے ہی جوزف آیا وہ اٹھ ے ہوئے۔ انہوں نے کاؤنٹر پر کلیرنگ کی اور ہوٹل سے باہر آ ۔ گریٹ لینڈ میں چھوٹی وین بھی کرائے پر چلتی تھیں اور جوزف ی ہی وین کا انتظام بھی کر آیا تھا۔ جوزف کی ہائر کردہ وین ہوٹل کے گیٹ کے قریب ہی کھڑی تھی۔ وہ پانچوں باآسانی اس چھوٹی ین میں بیٹھ گئے۔ وین نے انہیں آدھے گھنٹے میں ساحل سمندر پر پہنچا دیا۔ ایک جگہ وہ موٹر بوٹ کھڑی تھی جس کا انتظام جوزف کر گیا تھا۔ موٹر بوٹ میں اس کا ڈرائیور بھی بیٹھا ہوا تھا۔

"باس۔ یہ مورلے ہے۔ یہ ہمیں جزیرہ آلائش سے نصف ناٹ پہلے اتار دے گا۔ وہاں سے ہم غوطہ خوری کے لباس میں جزیرے تک پہنچیں گے"...... موٹر بوٹ میں بیٹھنے کے بعد جوزف نے عمران سے کہا۔

"بھئی اس کی وجہ"...... عمران نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ حالانکہ وجہ تو وہ سب جانتے تھے۔

"جناب۔ جزیرہ آلائش جا کر کوئی آج تک زندہ واپس نہیں آیا اور میں نے تو آپ کے اس ساتھی کو بھی بہت سمجھایا ہے کہ وہاں نہ

جائیں۔ لیکن اگر آپ کو مرنے کا بہت ہی شوق ہے تو پھر آپ کو کون روک سکتا ہے لیکن میں تو آپ کے ساتھ مرنا ہرگز پسند نہیں کروں گا''...... موٹر بوٹ کے ڈرائیور نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''کیا وجہ ہے۔ وہاں جانے والے زندہ واپس کیوں نہیں آتے''...... عمران نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

''جناب۔ وہاں انتہائی خوفناک بلائیں رہتی ہیں جو انسانوں کا خون پیتی ہیں۔ ان کا گوشت کھاتی ہیں۔ یہاں تک کہ انسانوں کی ہڈیاں تک چبا جاتی ہیں''...... مورلے نے کہا۔

''کمال ہے۔ آج کے اس جدید دور میں تم اس قسم کی باتیں کر رہے ہو''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''جناب۔ یہ خیالی باتیں نہیں ہیں اور نہ ہی ان کا کسی افسانے سے تعلق ہے۔ جب آپ جزیرہ آلائش پہنچ جائیں گے تو پھر سب کچھ آپ کی آنکھوں کے سامنے آ جائے گا''...... مورلے نے کہا۔

''تم اس جوزف دی گریٹ کو دیکھ رہے ہو''...... عمران نے جوزف کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں۔ دیکھ رہا ہوں۔ موٹر بوٹ کی بکنگ تو اسی نے کرائی ہے''...... مورلے نے کہا۔

''جزیرہ آلائش پر رہنے والی بلاؤں کا یہ رشتے دار ہے اور یہ ہمیں اپنی انہی رشتے دار بلاؤں سے ملانے کے لئے لے جا رہا ہے۔ بلاؤں نے ہماری دعوت کا خاص اہتمام کیا ہے۔ ہمارے

انہوں نے انسانی سری پائے پکائے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''آپ میرا مذاق اڑا رہے ہیں۔ اڑا لیں۔ جزیرہ آلائش کوئی وہ دور تو نہیں ہے کہ وہاں تک پہنچنے میں آپ کو کئی دن لگ جائیں گے۔ بس چند گھنٹوں کا سفر ہے''...... مورلے نے ناراض سے لہجے میں کہا۔

''بھائی جی۔ تم نے ہمیں جو بات کہی ہے ہم نے مان لی۔ اب اگر ہم نے ایک بات کہہ دی تو تم مان ہی نہیں رہے۔ بلکہ ہم پر ناراض بھی ہو رہے ہو۔ یہ تو بڑے افسوس کی بات ہے''...... عمران نے مورلے سے کہا لیکن اس نے عمران کا بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ اس کے چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ ان سے ناراض ہو گیا ہے۔

''تم نے بے چارے شریف آدمی کو ناراض کر دیا ہے''...... جولیا نے عمران کو آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔

''تمہاری نظر میں ایک میں ہی شریف نہیں ہوں۔ باقی تو سب شریف ہیں''...... عمران نے شکوہ بھرے لہجے میں کہا۔

''تو اس میں شک کی کیا بات ہے''...... جولیا نے اس مرتبہ مسکراتے ہوئے کہا تو عمران سر پر ہاتھ پھیرنے لگا۔

''فقرے بازی میں بھی تیز ہو گئے ہو اور بدنام صرف مجھے کیا ہوا ہے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ شاعر نے کیا خوب کہا ہے کہ بدنام ہوں

گے تو کیا نام نہ ہوگا''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بدنامی بھی تو کسی افسانے کے ساتھ ہی اچھی لگتی ہے نا۔ کیوں جولیا میں ٹھیک کہہ رہا ہوں''...... عمران نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''تم اور ٹھیک بات کہو۔ یہ اس صدی میں تو ممکن نہیں ہے''۔ جولیا نے ایک بار پھر مسکراتے ہوئے کہا۔ پھر اس سے پہلے کہ عمران، جولیا کی بات کا کوئی جواب دیتا مورلے کے منہ سے ایک چیخ بلند ہوئی۔ ان سب نے چونک کر مورلے کی طرف دیکھا جس کا چہرہ خوف سے زرد پڑ چکا تھا اور اس کی نظریں سامنے اٹھی ہوئی تھیں۔ ان سے کچھ فاصلے پر ایک شارک مچھلی تھی جو تیزی سے موٹر بوٹ کی طرف بڑھ رہی تھی۔ یہ شارک مچھلی بہت بڑی تھی اور اس کا غار جیسا منہ کھلا ہوا تھا۔ شارک مچھلی کو دیکھتے ہی جوزف بیگ کی زپ کھولنے لگا۔ جوزف کے ہاتھ بہت تیزی سے چل رہے تھے لیکن شارک زپ کھلنے سے پہلے ہی موٹر بوٹ تک پہنچ گئی۔ اس نے موٹر بوٹ کو ایک ٹکر رسید کر دی۔ موٹر بوٹ سمندر میں پھرکی کی مانند گھومنے لگی اور وہ ایک دوسرے پر گر گئے۔ ان سب کی قسمت اچھی تھی کہ وہ موٹر بوٹ کے اندر ہی گرے تھے۔

شارک موٹر بوٹ کو ٹکر مارنے کے بعد کافی آگے نکل گئی تھی۔ کافی آگے جا کر وہ مڑی اور ایک بار پھر موٹر بوٹ کی طرف بڑھی لیکن اس دوران جوزف نے بیگ سے مشین گن نکال لی تھی۔ یہ

واٹر پروف مشین گن تھی اور پانی کے اندر بھی کام کرتی تھی۔ جوزف نے دیگر سامان کے ساتھ واٹر پروف اسلحہ بھی خرید لیا تھا۔ اب شارک مچھلی قریب آئی تو جوزف اس کے لئے تیار تھا۔ اس نے مشین گن کا رخ شارک کی طرف کر کے فائر کر دیا۔ درجنوں گولیاں شارک کے کھلے منہ، آنکھوں اور سر پر لگیں تو پانی میں ہلچل پیدا ہوگئی۔ شارک بری طرح تڑپ رہی تھی اور اس کا خون پانی کو سرخ کر رہا تھا۔ مورلے جلدی سے موٹر بوٹ کو آگے لے آیا۔

''اوہ۔ یہ بہت ہی خوفناک شارک تھی۔ مجھے یقین نہیں آ رہا ہے یہ ماری گئی ہے''...... مورلے نے کپکپاتی ہوئی آواز میں کہا۔

''مورلے۔ سمندر کے اس حصے میں جہاں ہم سفر کر رہے ہیں آس پاس کئی آباد جزائر ہیں۔ تو کیا اس حصے میں شارک پائی جاتی ہیں''...... عمران نے مورلے سے پوچھا۔

''جناب۔ شارک اس حصے میں ہوتی تو نہیں لیکن یہ سمندری مخلوق ہے۔ سمندر میں یہ جہاں چاہے اور جس وقت چاہے چلی جائے اسے کون روک سکتا ہے''...... مورلے نے کہا۔

''مورلے ٹھیک کہتا ہے عمران صاحب۔ زمین کی حد بندیاں، سرحدیں ہم انسانوں نے بنائی ہوئی ہیں۔ جانوروں اور پرندوں کے لئے کوئی سرحد نہیں ہے۔ وہ جہاں چاہیں آ جا سکتے ہیں''۔ خاور نے کہا۔

''تم تو بہت سیانے ہو گئے ہو بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ فلاسفر ہو

گئے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ موسم سرما میں ہمارے ملک میں بھی کچھ پرندے دوسرے ممالک سے ہجرت کر کے آ جاتے ہیں جن میں مرغابی زیادہ مشہور ہے اور ہمارے ہاں ان پرندوں کو مہمان پرندے کہا جاتا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ ہمارے لوگ ان مہمانوں کا شکار کر کے خوب دعوتیں اڑاتے ہیں"...... عمران نے کہا۔ پھر اس سے پہلے کہ اس کی بات کے جواب میں کوئی کچھ کہتا۔ موٹر بوٹ کو نیچے سے ایک دھچکا لگا اور موٹر بوٹ کئی فٹ اوپر اچھلی۔ مورلے کی چیخ بلند ہوئی اور وہ سمندر میں جا گرا۔ دھچکا لگنے کی وجہ سے وہ سب بھی اچھلے تھے لیکن انہوں نے کوشش کی تھی کہ واپس موٹر بوٹ میں ہی گریں اور وہ اس کوشش میں کامیاب بھی رہے تھے۔ موٹر بوٹ کے اچھلنے کی وجہ بھی ایک شارک ہی تھی۔ اس شارک نے موٹر بوٹ کو نیچے سے ٹکر ماری تھی اور پھر جیسے ہی مورلے پانی میں گرا۔ شارک اس کی طرف لپکی۔ اس دوران وہ پانچوں چونکہ فضا میں تھے اس لئے وہ مورلے کو نہ بچا سکے۔ شارک نے آناً فاناً مورلے کو ہڑپ کر لیا۔

انہوں نے دل ہی دل میں اس بات کا شکریہ ادا کیا کہ موٹر بوٹ فضا میں اچھلنے کے باوجود الٹی نہیں تھی۔ پانی میں واپس سیدھی ہی آ گری تھی۔ مورلے کو ہڑپ کرنے کے بعد شارک پھر موٹر بوٹ کی طرف بڑھی۔ لیکن اب جوزف مشین گن اٹھا چکا تھا لہٰذا

ہی شارک نے موٹر بوٹ کا رخ کیا جوزف نے اس پر فائرنگ کر دی۔ جوزف نے اس کے سر، منہ اور آنکھوں کو نشانہ بنایا تھا۔ ساتھ درجنوں گولیاں اس کے سر، منہ اور آنکھوں میں پیوست ہوئیں تو پانی میں ایک بار پھر بھونچال آ گیا لیکن اب موٹر بوٹ کا کنٹرول عمران کے ہاتھ میں تھا اور وہ لمحوں میں موٹر بوٹ کو اس جگہ سے دور لے آیا۔

"عمران صاحب۔ جزیرہ آلائش تو ابھی بہت دور ہے۔ اگر یہی حال رہا تو واقعی ہم وہاں تک نہیں پہنچ سکیں گے"...... خاور نے کہا۔

"ذیلون بہت عقلمندی کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ اب وہ اپنی غلام طاقتوں کو ہمارے قریب نہیں بھیج رہا۔ وہ عام انسانوں اور عام جانوروں کو ہمارے خلاف استعمال کر رہا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"عمران صاحب۔ ان کا کوئی نہ کوئی بندوبست کرنا چاہئے ورنہ تو یہ ہمیں جزیرہ آلائش تک کبھی نہیں پہنچنے دیں گے"...... خاور نے کہا۔

"شیطانی طاقتیں ہمارے قریب آئیں تو ہم ان کا کوئی بندوبست کریں گے اور پھر ظاہری سی بات ہے کہ انہوں نے ہمیں ختم کرنے کی کوشش کرنی ہے اور ہم نے انہیں ختم کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد ہمارے ساتھ رہی تو ہم اپنی کوشش میں کامیاب ہوں گے اور اگر ہماری زندگی کے دن پورے ہو چکے ہیں تو پھر ہمیں مرنے سے کوئی بھی نہیں بچا سکتا"...... عمران نے بدستور

سنجیدہ لہجے میں کہا۔ پھر انہیں دور ایک لکیر سی نظر آنے لگی۔ لکیر دیکھ کر وہ سمجھ گئے کہ وہ کسی جزیرے کے قریب پہنچ چکے ہیں۔ لکیر تیزی سے بڑی ہوتی گئی اور پھر انہیں زمین دکھائی دینے لگی۔

''عمران صاحب۔ یہ کون سا جزیرہ ہے''...... جزیرے کے قریب پہنچ کر صفدر نے پوچھا۔

''اس جزیرے کا نام راک لینڈ ہے اور یہ کافی خوبصورت جزیرہ ہے لیکن ہم اس جزیرے پر رکیں گے نہیں۔ ہمیں آگے بڑھنا ہے''...... عمران نے کہا اور پھر واقعی جزیرہ پیچھے رہ گیا۔ وہ جزیرے سے تھوڑا ہی آگے بڑھے تھے کہ انہیں سامنے سے ایک اسٹیمر آتا ہوا دکھائی دیا۔ اس اسٹیمر میں پانچ افراد سوار تھے۔ انہوں نے عمران کو رکنے کا اشارہ کیا تو عمران نے موٹر بوٹ روک لی۔ جیسے ہی اسٹیمر قریب آیا اس میں سوار آدمیوں نے اچانک ہی مشین پسٹل نکال کر ان پر فائرنگ شروع کر دی۔ عمران اور اس کے ساتھی بجلی کی سی تیزی سے نیچے جھک گئے اور گولیاں ان کے سروں کے اوپر سے گزرتی چلی گئیں۔ جوزف نے نیچے جھکتے ہوئے ہی مشین گن سے ان پر فائرنگ کر دی۔ دو تین چیخیں بلند ہوئیں لیکن اس کے ساتھ ہی ایک زبردست دھماکہ ہوا۔ اسٹیمر میں سے کسی نے ان پر بم پھینکا تھا۔ بم ان کی موٹر بوٹ کے پچھلے حصے پر لگا تھا۔ موٹر بوٹ کے کئی ٹکڑے ہو گئے اور وہ سب اچھل کر پانی میں جا گرے۔ اسٹیمر میں سوار پانچ آدمیوں میں سے تین آدمی جوزف کی پہلی فائرنگ سے

ہی ہٹ ہو گئے تھے۔ جبکہ باقی دو افراد جوزف کی دوسری بار فائرنگ سے مارے گئے۔ ان کی اپنی موٹر بوٹ تو بم لگنے کی وجہ سے تباہ ہو گئی تھی۔ اب وہ اسٹیمر کی طرف بڑھے لیکن اسی لمحے اسٹیمر پانی میں ڈوبنے لگا۔ وہ اس قدر تیزی سے پانی میں ڈوبا کہ وہ دیکھتے ہی رہ گئے۔ اب ان کے چاروں طرف پانی ہی پانی تھا اور انہیں محسوس ہو رہا تھا کہ موت نے ایک بار پھر ان کی طرف رخ کر لیا ہے۔

"حد ہو گئی ہے۔ یہ انسان ہیں کہ بھوت۔ مرنے کا نام ہی نہیں لے رہے"...... ذیلون نے چیختے ہوئے کہا۔

وہ اب تک عمران اور اس کے ساتھیوں پر درجنوں حملے کرا چکا تھا لیکن اس کے سارے حملے ناکامی سے دوچار ہوئے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھی اب موٹر بوٹ میں سفر کر رہے تھے اور موٹر بوٹ جزیرہ آلائش کی طرف بڑھ رہی تھی اور جیسے جیسے موٹر بوٹ سمندر میں آگے بڑھ رہی تھی ویسے ویسے ذیلون کی بے چینی میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا اور اس کا غصہ بڑھتا جا رہا تھا۔

"آقا۔ اب میں شارک مچھلیوں کو ان کی موٹر بوٹ کے قریب چھوڑ دیتا ہوں۔ شارک مچھلیاں لازماً انہیں ہلاک کر دیں گی"...... ساڈث نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر جا۔ دفع ہو جا۔ یہاں کھڑا میرا منہ کیا دیکھ رہا ہے"۔ ذیلون نے بدستور غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ اس کا حکم سنتے ہی

ساڈث یکدم غائب ہو گیا۔

"تو بھی اس کے ساتھ جا"...... ذیلون نے فتنی سے بھی غصیلے لہجے میں کہا تو وہ بھی غائب ہو گئی۔

"عمران اور اس کے ساتھی ان کے بس کی بات نہیں ہیں۔ مجھے خود ہی حرکت میں آنا پڑے گا"...... ذیلون نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"راغی۔ راغی"...... ذیلون نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا تو فوراً ہی ایک عورت کمرے میں داخل ہوئی۔ یہ بھی بھیانک شکل کی عورت تھی۔ کمرے میں داخل ہو کر وہ ذیلون کے سامنے جھک گئی۔

"راغی۔ معبد میں چھ انسان پجاری موجود ہیں۔ ان سب کو یہاں بلا لا۔ جلدی جا"...... ذیلون نے راغی سے تیز لہجے میں کہا تو وہ ایک بار پھر جھکی اور اس کے بعد کمرے سے باہر نکل گئی۔ پھر تقریباً ایک منٹ بعد وہ ایک بار پھر کمرے میں داخل ہوئی۔ اس بار اس کے ساتھ چھ انسان بھی تھے۔ کہنے کو تو یہ انسان ہی تھے لیکن ان کے چہرے پر بھی شیطانوں جیسی پھٹکار برس رہی تھی۔

"حکم سردار۔ غلام حاضر ہیں"...... ان آدمیوں نے بھی ذیلون کے سامنے جھکتے ہوئے کہا۔

"کیا تم جانتے ہو کہ ہمارے مہمان آقا کا ایک بہت بڑا دشمن ہے جس کا نام عمران ہے"...... ذیلون نے ان سے کہا۔

"ہاں سردار۔ ہمیں معلوم ہے اس عمران کو سیدھی راہ سے

بھٹکانے کے لئے بہت کوشش کی گئی ہے۔ دولت، حسن، حکومت، طاقت، شہرت، ہر چیز کا لالچ دیا گیا ہے لیکن اس بدقسمت انسان نے سب کچھ ٹھکرا دیا ہے اور سنا ہے کہ یہ انتہائی عیار اور خطرناک انسان ہے۔ یہ اب تک مہان آقا کے بہت سے منصوبوں کو نقصان پہنچا چکا ہے اور کئی شیطانی طاقتوں کو جلا کر فنا کر چکا ہے“...... ایک پجاری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ یہ پجاری ان میں سب سے سینئر تھا۔

”تم نے ٹھیک سنا ہے موگارو۔ مہان آقا نے اعلان کیا ہوا ہے کہ جو بھی اس دشمن کا خاتمہ کرے گا اس پر مہان آقا کی نوازشات کی بارش کر دی جائے گی اور میں نے تمہیں اس لئے بلایا ہے کہ میں نے مہان آقا کے اس دشمن کو ختم کرنے کا پکا ارادہ کیا ہوا ہے اور اس سلسلے میں، میں تم سے ایک کام لینا چاہتا ہوں“...... ذیلون نے ان سے کہا۔

”جی آقا۔ ہم جانتے ہیں کہ آپ تلائی عمل بھی کر رہے ہیں اور آپ ہم سے جو بھی کام لینا چاہیں ہم حاضر ہیں“...... پجاری موگارو نے کہا۔

”عمران اپنے ساتھیوں کے ہمراہ جزیرہ آلائش کی طرف آ رہا ہے۔ میں نے ان سب کے خاتمے کے لئے ساڈث اور فتنی کو بھیجا ہوا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ دونوں ان سب کا خاتمہ کر دیں گے لیکن اگر وہ ان کا خاتمہ کرنے میں ناکام رہے اور عمران اور اس

ساتھی یہاں پہنچنے میں کامیاب ہو گئے تو پھر تمہیں حرکت میں آنا ہوگا کیونکہ تم انسان ہو اور شیطانی طاقتوں سے بہتر ہو“...... ذیلون نے ان سب کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”سردار۔ ہم آپ کے حکم پر اپنی جان لڑا دیں گے“...... پجاری موگارو نے کہا۔

”تم لوگوں نے جزیرے کے کنارے پر چھپ کر بیٹھ جانا ہے۔ میں تمہیں بے ہوش کر دینے والی گیس کے پسٹلز دوں گا۔ اگر عمران اور اس کے ساتھی یہاں پہنچنے میں کامیاب ہو گئے تو تم نے ان گیس پسٹلز سے ان پر گیس کیپسول فائر کرنے ہوں گے۔ اس طرح کہ انہیں پتہ ہی نہ چلے۔ بس تمہارا اتنا سا کام ہوگا“۔ ذیلون نے ان سے کہا۔

”سردار۔ مہان آقا کے دشمنوں کے خاتمے کے لئے ہمیں اس خدمت کا موقع مل رہا ہے تو یہ ہمارے لئے بڑے اعزاز کی بات ہے۔ ہم یہ کام ضرور کریں گے“...... پجاری موگارو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ اس خدمت کے بدلے میں مہان آقا کے بہت سے انعامات تمہیں ملیں گے۔ یہ انعامات ایسے ہوں گے کہ تم عمر بھر خوش رہو گے“...... ذیلون نے کہا۔

”ہاں سردار۔ ہم جانتے ہیں اپنے مہان آقا چاہنے والوں پر انعامات کی بارش کرتا رہتا ہے“...... پجاری موگارو نے کہا۔

''اوکے۔ اب تم جاؤ۔ میں کچھ ہی دیر میں گیس پسٹل تمہیں بھجواتا ہوں''...... ذیلون نے ان چاروں پجاریوں سے کہا۔ ان سب نے سردار کے سامنے سر جھکائے اور پھر وہ کمرے سے باہر نکلتے چلے گئے۔

''راغی''...... پجاریوں کے جانے کے بعد ذیلون نے راغی کو آواز دیتے ہوئے کہا۔

''حکم آقا''...... راغی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ذیلون کے سامنے سر بھی جھکایا۔

''تم گریٹ لینڈ جاؤ اور وہاں کے کسی اسلحے کی دکان سے چھ گیس پسٹل اٹھا کر لاؤ اور ان پجاریوں کو دے دو''...... ذیلون نے تحکمانہ لہجے میں راغی سے کہا۔

''ٹھیک ہے آقا''...... راغی نے کہا اور وہ فوراً وہاں سے غائب ہو گئی جبکہ اسی لمحے فتنی حاضر ہو گئی۔

''آقا۔ ساڈث نے ایک شارک مچھلی ہمارے دشمنوں کے قریب پہنچائی تھی لیکن انہوں نے اس شارک مچھلی کو مار ڈالا ہے''...... فتنی نے سر جھکانے کے بعد ذیلون سے کہا۔

''ساڈث سے کہہ کہ وہ ایک اور شارک کو ان کے قریب پہنچائے لیکن یہ شارک پانی کی گہرائی میں رہے اور ان کی موٹر بوٹ کو نیچے سے ٹکر مارے۔ نیچے سے لگنے والی ٹکر سے موٹر بوٹ الٹ جائے گی اور وہ سب سمندر کے پانی میں غرق ہو جائیں گے''۔

ذیلون نے فتنی سے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''جی آقا۔ میں تمہارا یہ حکم ساڈث تک پہنچاتی ہوں''...... فتنی نے کہا اور غائب ہو گئی۔ اس کے غائب ہوتے ہی راغی ظاہر ہو گئی۔

''آقا۔ میں نے گیس پسٹلز پجاریوں تک پہنچا دیتے ہیں''۔ سر کو جھکانے کے بعد راغی سے کہا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے''...... ذیلون نے کہا اور پھر وہ کمرے میں ٹہلنے لگا۔ عمران اور اس کے ساتھی گہرے پانی میں تھے۔ یہ اچھا موقع تھا انہیں پانی میں غرق کیا جا سکتا تھا۔ اب یہ ساڈث کی کارکردگی پر منحصر تھا کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو کیسے پانی میں غرق کرتا ہے۔

''میں ساڈث سے رابطہ کروں اور دیکھوں کہ وہ کیا کر رہا ہے''...... ذیلون نے ٹہلتے ٹہلتے رک کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

اگلے ہی لمحے اسے ساڈث دکھائی دینے لگا۔ ساڈث اور فتنی سمندر کے اوپر تھے۔ ان سے بہت دور سمندر میں ایک موٹر بوٹ تھی اور اس موٹر بوٹ میں عمران اور اس کے ساتھی سوار تھے۔ موٹر بوٹ جزیرہ راک لینڈ کے قریب سے گزر رہی تھی۔ ساڈث اور فتنی موٹر بوٹ سے اتنی دور تھی کہ عمران کے کالے ساتھی تک ان کی بو نہیں جا سکتی تھی۔

''ساڈث۔ تو نے دوسری مرتبہ شارک مچھلی کو ان کے قریب

نہیں پہنچایا''...... ذیلون نے تیز لہجے میں کہا۔

''آقا۔ انہوں نے دوسری شارک کو بھی مار ڈالا ہے۔ اب جزیرہ راک لینڈ کے پانچ آدمی ایک اسٹیمر میں سفر کرتے ہوئے ان کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ وہ پانچوں جرائم پیشہ ہیں۔ ان کے پاس مشین پسٹل بھی ہیں اور ہینڈ گرنیڈ بھی۔ میں تمہارے دشمنوں پر ان سے حملہ کراتا ہوں''...... ذیلون کو ساڈش کی آواز سنائی دی۔ اسی لمحے اسے ایک اسٹیمر بھی نظر آنے لگا۔

''سنو ساڈش۔ عمران اور اس کے ساتھی ہلاک ہوں نہ ہوں ان کی موٹر بوٹ اور ان آدمیوں کے اسٹیمر کو تباہ ہو جانا چاہئے۔ یہ دونوں تباہ ہو جائیں گے تو عمران اور اس کے ساتھی خودبخود ہی سمندر میں غرق ہو جائیں گے''...... ذیلون نے ایک مرتبہ پھر تیز لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے آقا۔ ایسا ہی ہوگا''...... ساڈش کی آواز سنائی دی۔

پھر چند ہی لمحوں بعد ساڈش اور فتنی وہاں پہنچ گئے لیکن سمندر کا منظر اب بھی ذیلون کے سامنے تھا کیونکہ وہ اسٹیمر میں موجود ایک آدمی کی آنکھوں اور دماغ میں جھانک رہا تھا۔ ساڈش نے ان سب کے ذہنوں کو قابو میں کر لیا تھا۔ اب وہ اس کمرے میں بیٹھ کر نہ صرف وہ منظر دیکھ سکتے تھے بلکہ اسٹیمر میں موجود افراد سے اپنی مرضی کا کام بھی لے سکتے تھے۔

انہوں نے دیکھا کہ اسٹیمر میں سوار آدمیوں نے عمران اور اس

ساتھیوں کو رکنے کا اشارہ کیا تھا اور ان کے اشارے کی وجہ سے عمران نے موٹر بوٹ روک لی تھی کیونکہ موٹر بوٹ عمران ہی چلا رہا تھا پھر جیسے ہی موٹر بوٹ اور اسٹیمر قریب ہوئے اسٹیمر میں موجود آدمیوں نے اچانک ہی عمران اور اس کے ساتھیوں پر فائرنگ کر دی۔ دونوں پارٹیوں میں کچھ دیر مقابلہ ہوا۔ اسٹیمر والوں نے موٹر بوٹ پر ہینڈ گرنیڈ پھینکا جو موٹر بوٹ کے درمیان میں تو نہ لگا البتہ موٹر بوٹ کے پچھلے کنارے کو چھوتا ہوا سمندر میں جا گرا۔ موٹر بوٹ کے کنارے سے چھو کر ہینڈ گرنیڈ پھٹ گیا اور موٹر بوٹ تباہ ہو گئی۔ عمران اور اس کے ساتھی اچھل کر پانی میں جا گرے۔

''وہ مارا۔ اب یہ گئے''...... ذیلون نے خوشی سے چلاتے ہوئے کہا۔

اسٹیمر میں سوار آدمیوں پر عمران کے کالے ساتھی جوزف نے فائرنگ کی تھی جس سے تین آدمی ہلاک ہو چکے تھے۔ ذیلون نے ایک آدمی کو ہدایت دی کہ وہ فوراً مشن پسٹل کی گولیوں سے اسٹیمر میں سوراخ کر دے۔ اس آدمی نے ذیلون کی ہدایت پر عمل کیا۔ اس نے مشین پسٹل کی ساری گولیاں اسٹیمر کے فرش پر برسا دیں۔ جس سے فرش میں سوراخ ہو گیا اور پانی اسٹیمر میں داخل ہونے لگا۔ عمران اور اس کے ساتھی پانی میں گر تو گئے تھے لیکن تھے صحیح سلامت۔ جوزف نے پانی میں گرنے کے بعد پہلے تو خود کو سنبھالا اور پھر اس نے اسٹیمر پر موجود بچ جانے والے دونوں آدمیوں پر

فائر کھول دیا اور پھر جیسے ہی وہ دونوں ہلاک ہوئے۔ منظر ان تینوں کی آنکھوں سے غائب ہو گیا۔

''گڈ ساڈث۔ ویری گڈ۔ یہ تو نے بہت اچھا کام کیا ہے۔ اب عمران اور اس کے ساتھی سمندر میں غرق ہو جائیں گے''۔ ذیلون نے خوشی سے معمور لہجے میں کہا تو ساڈث بھی خوش ہو گیا۔

''اپنے آقا کو خوش کرنا ہم غلام طاقتوں کا فرض ہے''۔ ساڈث نے خوشامد بھرے لہجے میں کہا۔

''اب تو ان کے پاس جا۔ اب وہ سمندر میں غوطے کھا رہے ہوں گے۔ تو اس منظر کا نظارہ کر تاکہ میں بھی یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھ سکوں''...... ذیلون نے بدستور خوشی سے معمور لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے آقا۔ میں ابھی جاتا ہوں''...... ساڈث نے کہا اور پھر وہ اسی لمحے غائب ہو گیا۔

''فقتی۔ اب تو جا اور شیطانی دنیا والوں کو بتا دے کہ مہان آقا کا دشمن خاص مارا گیا ہے۔ سب کے سب جشن کی تیاریاں کریں۔ شیطانی دنیا میں ایک یادگار جشن منایا جائے گا''...... ذیلون نے فقتی کو ہدایت دیتے ہوئے کہا۔ اس کا حکم سن کر فقتی نے اس کے سامنے سر جھکایا اور وہ وہاں سے غائب ہو گئی۔

''جزیرہ راک لینڈ قریبی جزیرہ ہے جسے ہم پیچھے چھوڑ آئے ہیں۔ اب ہم نے اسی جزیرے پر جانا ہے''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور پھر انہوں نے جزیرہ راک لینڈ کی طرف تیرنا شروع کر دیا۔

''باس۔ کبھی کبھار شیطان ذریات کی بو محسوس ہوتی ہے''۔ جوزف نے تیرتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اب شیطانی ذریات ہم سے بہت دور رہ کر ہماری نگرانی کر رہی ہیں''...... عمران نے کہا۔

''عمران۔ کیا تم نے اپنے اور ہمارے اطراف میں کوئی حصار نہیں کھینچا ہوا''...... جولیا نے کہا۔

''نہیں۔ ابھی تک تو نہیں کھینچا۔ جزیرہ راک لینڈ پر پہنچ جائیں تو پھر یہ حصار کھینچتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ اس دوران شیطانی طاقتیں ہم پر ایک اور

حملہ بھی کر سکتی ہیں''...... خاور نے کہا۔

''جو ہمیں اب تک ان حملوں سے بچاتا آیا ہے وہ آئندہ بھی بچائے گا۔ تم کیوں فکر کرتے ہو''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں عمران صاحب۔ واقعی ہمیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہماری حفاظت کرنے والا تو سب سے طاقتور اور سب پر حاوی رہنے والا ہے''...... خاور نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

پھر وہ تیرتے ہوئے جزیرہ راک لینڈ کے ساحل پر پہنچ گئے۔ اب بھی انہوں نے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ جس نے انہیں اس ساحل تک پہنچنے کی ہمت دی تھی۔

''میرا خیال ہے کہ میں سب سے پہلے حصار قائم کر لوں''۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے سب کو ایک دائرے کی صورت میں بٹھا دیا اور خود ان کے درمیان بیٹھ گیا۔ حصار قائم کرنے کے لئے اسے معوذتین کا ورد کرنا تھا اور حصار قائم کرنے کے لئے ضروری تھا کہ وہ سب نہ صرف خود پاک صاف ہوں بلکہ ان کے لباس بھی پاک صاف ہوں۔ عمران ان کے درمیان میں بیٹھ کر ورد کرنے لگا لیکن ابھی اس نے ورد شروع کیا ہی تھا کہ کوئی چیز اس کے منہ سے آ ٹکرائی۔ اس نے چونکہ آنکھیں بند کی ہوئی تھیں اس لئے اس چیز کے منہ سے ٹکراتے ہی اس نے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے منہ سے ٹکرانے والی چیز ایک الو تھا۔ الو کی گردن کاٹی گئی تھی اور اس کی

گردن سے ابھی تک خون نکل رہا تھا۔ الو کا یہ خون نہ صرف عمران کے منہ اور کپڑوں پر لگا تھا بلکہ اس خون کے چھینٹے جولیا، صفدر، خاور اور جوزف پر بھی پڑے تھے۔ عمران نے فوراً ہی ورد روک دیا کیونکہ الو کا خون لگنے کی وجہ سے وہ سبھی ناپاک ہو گئے تھے اور اس حالت میں حصار قائم نہیں ہو سکتا تھا۔

''عمران۔ اب کیا ہو گا''...... جولیا نے کہا۔ صفدر اور خاور کی آنکھوں میں بھی یہی سوال تھا۔

''ہونا کیا ہے۔ ہم سمندر مں ڈبکی لگائیں گے۔ سمندر کا پانی ہمارے کپڑوں پر سے الو کے خون کے چھینٹے صرف کر دے گا اور کپڑے پاک بھی ہو جائیں گے۔ کپڑوں کے ساتھ ساتھ ہمارے جسم بھی پاک ہو جائیں گے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''باس۔ جب ہم حصار میں بیٹھے ہوئے تھے تو مجھے شیطان کی تیز بو محسوس ہوئی تھی لیکن چونکہ میں حصار میں بیٹھ چکا تھا اس لئے اٹھ نہیں سکتا تھا''...... جوزف نے عمران سے کہا۔

''تمہیں حصار میں بٹھا کر مجھ سے غلطی ہوئی ہے۔ تمہیں تو حصار کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ شیطان تو تم سے ویسے ہی دور بھاگتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''باس۔ تم نے حکم دیا تھا اس لئے میں خاموش رہا تھا''۔ جوزف نے کہا۔

''اوکے۔ اب تم اس حصار سے مستثنیٰ قرار دیئے جاتے ہو''۔

عمران نے جوزف سے کہا اور پھر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"اب سب سے پہلے ہم نے پاک صاف ہونا ہے"...... عمران نے سمندر کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"عمران۔ پہلے تم چاروں نہا آؤ۔ اس کے بعد میں نہاؤں گی۔ اس دوران میں یہاں بیٹھتی ہوں"...... جولیا نے کہا۔

"اوکے۔ لیکن یہ یاد رہے کہ ہمارے جسم اور کپڑے ناپاک ہوئے ہیں زبان نہیں۔ تم زبان سے مسلسل مقدس کلام کا ورد کرتی رہو"...... عمران نے جولیا سے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ دل ہی دل میں مقدس کلام کا ورد کرنے لگی جبکہ وہ چاروں سمندر کے کنارے پر آئے اور پھر پانی میں اتر گئے۔ نہانے کے بعد وہ واپس اس جگہ پہنچے جہاں جولیا کو چھوڑ گئے تھے لیکن اب جولیا وہاں موجود نہیں تھی۔

"یہ جولیا کہاں چلی گئی"...... عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"باس۔ باس۔ یہ ریچھ کے قدموں کے نشان ہیں"...... جوزف نے زمین پر دیکھتے ہوئے کہا۔ جوزف کی بات سن کر عمران تیزی سے اس کے قریب پہنچا اور پھر وہ بھی غور سے زمین کو دیکھنے لگا۔

"واقعی۔ یہ ریچھ کے قدموں کے نشان ہیں۔ کیا جولیا کو ریچھ اٹھا کر لے گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ ہمیں ان قدموں کے نشانات کو دیکھتے ہوئے جلد

سے جلد مسی تک پہنچنا ہو گا۔ یہ ریچھ بہت بڑا اور طاقتور ہے"۔ جوزف نے کہا۔

"اوکے چلو"...... عمران نے کہا اور وہ ریچھ کے قدموں کے نشانات کو دیکھتا ہوا آگے بڑھنے لگے۔ لیکن ابھی وہ آٹھ دس قدم ہی چلے تھے کہ انہیں رک جانا پڑا کیونکہ اچانک بہت سے مسلح آدمی ان کے سامنے آ گئے تھے جنہوں نے پولیس یونیفارم پہنی ہوئی تھی۔ ان کے پاس مشین پسٹل تھے جن کا رخ انہی کی طرف تھا۔

"کون ہو تم لوگ اور اس جزیرے پر کیا تلاش کر رہے ہو"۔ ان میں سے ایک نے پوچھا۔

"ہم سیاح ہیں اور اس جزیرے کی سیاحت کے لئے ہیں لیکن یہاں آتے ہی ہماری ایک ساتھی لڑکی غائب ہو گئی ہے۔ ہم اسے ہی تلاش کر رہے ہیں"...... عمران نے اس سے کہا۔

"تم جھوٹ بولتے ہو۔ تم کوئی غیر قانونی کارروائی کرنے آئے ہو۔ تمہیں ہمارے ساتھ پولیس اسٹیشن چلنا پڑے گا"...... اس پولیس آفسر نے کہا۔ اس کے سینے پر ٹیگ لگا ہوا تھا جس پر اس کا نام انسپکٹر جیکی لکھا ہوا تھا۔

"سوری پولیس آفیسر۔ اگر ہم جلد سے جلد اپنی ساتھی لڑکی کی مدد کو نہ پہنچے تو ریچھ اسے نقصان پہنچا سکتا ہے اس لئے ہم تمہارے ساتھ پولیس اسٹیشن نہیں جا سکتے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ تم قانون سے تعاون کرنے کو تیار نہیں ہو۔ جانتے ہو یہ

کتنا بڑا جرم ہے''...... پولیس انسپکٹر نے کہا۔

''شٹ اپ انسپکٹر۔ جب میں کہہ رہا ہوں کہ ہماری ساتھی لڑکی شدید خطرے میں ہے تو تمہیں یہ بات سمجھ کیوں نہیں آ رہی''۔ عمران نے یہ بات کچھ ایسے لہجے میں کہی کہ پولیس انسپکٹر نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

''یو شٹ اپ۔ تم ایشیائی ہو کر یہاں ہماری زمین پر، ہم پر رعب ڈال رہے ہو۔ گرفتار کر لو انہیں''...... انسپکٹر نے غصیلے لہجے میں پہلے ان سے اور پھر اپنے ساتھیوں سے کہا تو اس کے ساتھی آگے بڑھے۔ ان میں سے چار آدمیوں کی پیٹیوں کے ساتھ ہتھکڑیاں لگی ہوئی تھیں۔ انہوں نے وہ ہتھکڑیاں کھول لی تھیں۔

''ہاتھ آگے بڑھاؤ ورنہ تمہیں گولیاں مار دی جائیں گی''۔ انسپکٹر نے تیز لہجے میں کہا تو سب سے پہلے عمران نے ہاتھ آگے بڑھایا اور اس کے بعد جوزف، خاور اور صفدر نے بھی ہاتھ آگے بڑھا دیئے۔ پولیس ملازمین نے ان کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں لگانے کے لئے ہاتھ آگے بڑھائے ہی تھے کہ وہ اڑتے ہوئے اپنے ساتھیوں پر جا پڑے۔ وہ ایک دوسرے سے ٹکرائے اور زمین پر گرتے چلے گئے۔ ان کے مشین پسٹل ان کے ہاتھوں سے نکل گئے۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتے عمران اور اس کے ساتھی ان کے سروں پر پہنچ گئے۔ ان کے پیروں کی ٹھوکریں پولیس مین کی کنپٹیوں پر لگیں اور وہ بے ہوش ہوتے چلے گئے۔ اس تمام کارروائی

میں محض چند سیکنڈ ہی لگے تھے۔ پھر عمران اور اس کے ساتھیوں نے بے ہوش پولیس مین کے مشین پسٹل اٹھا کر اپنی جیبوں میں منتقل کئے اور پھر وہ ریچھ کے قدموں کے نشانات پر آگے بڑھنے لگے۔ کچھ دور مزید چلنے کے بعد وہ درختوں کے ایک گھنے جھنڈ میں پہنچ گئے۔ جھنڈ کے درمیان میں انہیں جولیا نظر آ گئی تو انہوں نے اطمینان کا سانس لیا۔ وہ بے ہوش تھی اور زمین پر پڑی ہوئی تھی۔ عمران نے اسے جھنڈ سے باہر نکالا اور پھر اسے ہوش میں لانے کی کوشش کرنے لگا۔ تھوڑی سی کوشش کے بعد جولیا کو ہوش آنے لگا لیکن اسی لمحے انہیں ایک غراہٹ نما آواز سنائی دی۔ انہوں نے آواز کی سمت مڑ کر دیکھا۔ ایک بلند قامت، جسیم اور کالا ریچھ ان کی طرف دوڑتا چلا آ رہا تھا۔ وہ بہت ہی غضبناک دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے دوڑنے سے زمین پر دھمک پیدا ہو رہی تھی۔

''باس۔ میں اس کے ساتھ مقابلہ کروں گا''...... جوزف نے ریچھ کو دیکھتے ہوئے کہا۔ ریچھ کو دیکھ کر جوزف کے اندر کا جنگلی اور وحشی انسان بیدار ہو گیا تھا۔ اس کی آنکھوں میں ایک خاص چمک آ گئی تھی۔ آج ایک طویل عرصے کے بعد اسے کسی جنگلی جانور سے مقابلے کا موقع مل رہا تھا۔

''اوکے''...... عمران نے کہا تو جوزف آگے بڑھا اور ریچھ کے سامنے آ گیا۔ ریچھ نے جو ایک انسان کو اپنے مقابلے پر آتے دیکھا تو اس کے منہ سے ایک چیخ بلند ہوئی اور اس نے اپنے سینے

پر اپنے ہاتھ مارے۔ معلوم نہیں کہ یہ خوشی کا اظہار تھا یا ریچھ، جوزف کو کوئی چیلنج کر رہا تھا۔

"پہلے تو حملہ کر لے۔ کہیں تیرے دل میں کوئی حسرت نہ رہ جائے"...... جوزف نے ریچھ کو اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اسے جوزف کی بات سمجھ آئی تھی یا نہیں لیکن اس نے ایک اور چیخ ماری اور پھر وہ جوزف کی طرف دوڑ پڑا۔ دوڑتے ہوئے اس نے سر اپنا آگے کر لیا تھا۔ وہ جوزف کو ٹکر مارنا چاہتا تھا۔ جیسے ہی ریچھ جوزف کے قریب آیا۔ جوزف نے اپنے دونوں ہاتھ ساتھ ملا کر آگے بڑھائے اور ریچھ کے ماتھے پر رکھ دیئے۔ جوزف کا خیال تھا کہ ریچھ رک جائے گا لیکن ریچھ جوزف کی توقع سے کہیں زیادہ طاقتور تھا۔ وہ نہ رکا البتہ جوزف کو جھٹکا لگا اور وہ لڑکھڑا کر زمین پر گر گیا۔ ریچھ میں بہت زیادہ پھرتی اور تیزی تھی۔ اس لئے جیسے ہی جوزف زمین پر گرا۔ ریچھ نے اس کے سینے پر پاؤں رکھنے کی کوشش کی لیکن جوزف نے بجلی کی سی تیزی سے کروٹ بدلی اور ریچھ کا پاؤں زمین پر پڑا۔ کروٹ بدلنے کے ساتھ ہی جوزف نے ریچھ کے پیٹ میں ایک ٹھوکر رسید کر دی۔ یہ جوزف کی ایسی ٹھوکر تھی کہ ریچھ کو اچھل کر دور جا گرنا چاہئے تھا لیکن ریچھ صرف ایک قدم پیچھے ہٹا تھا۔ اس دوران جوزف اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ کھڑے ہوتے ہی اس نے فضا میں چھلانگ لگائی اور اس کے دونوں پاؤں ریچھ کے سینے پر پڑے۔ اس مرتبہ ریچھ کے پاؤں اکھڑ گئے اور وہ لڑکھڑا کر زمین

پر گر گیا۔ اس کے زمین پر گرتے ہی جوزف نے اس پر چھلانگ لگائی اور اس پر آ گرا۔ جیسے ہی وہ ریچھ کے اوپر گرا۔ ریچھ نے اس کی کمر کے گرد بازو ڈال دیئے اور اس کے ساتھ ہی جوزف کی گردن پر اپنے دانت مارنے کی کوشش کی لیکن جوزف نے فوراً گردن پیچھے کر لی اور کھڑے ہونے کی کوشش کی۔ اس کے ساتھ ساتھ ریچھ بھی کھڑا ہو گیا۔ ریچھ کے بازوؤں کا گھیرا اب بھی جوزف کی کمر کے گرد تھا۔ جوزف نے اس کی دونوں کلائیاں پکڑ کر اس کے ہاتھ الگ کرنے کی کوشش کی۔ لوہے کی زنجیر اور سلاخ کو ایک جھٹکے میں توڑ دینے والا جوزف ریچھ کے بازوؤں کا گھیرا نہ توڑ سکا جبکہ ریچھ اس کی کمر کو دبا رہا تھا اور ساتھ ہی ساتھ وہ جوزف کی گردن پر منہ مارنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ایسا طاقتور ریچھ جوزف نے اپنی زندگی میں پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

جوزف نے بھی اس کی کمر کے گرد اپنے بازو ڈالنے کی کوشش کی لیکن ریچھ کے زیادہ جسیم ہونے کی وجہ سے وہ ایسا نہ کر سکا جبکہ ریچھ کے زور لگانے کی وجہ سے جوزف کو ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے اب اس کی پسلیاں ٹوٹنے ہی والی ہیں۔ اس کا دم گھٹ رہا تھا اور اس کا سیاہ چہرہ مزید سیاہ ہوتا جا رہا تھا۔ جوزف نے ریچھ کے پہلو میں مکے مارے لیکن ریچھ کو ان مکوں کا کوئی اثر ہی نہ ہوا۔ جوزف کو بھی ایسا محسوس ہوا تھا جیسے اس نے پتھر پر مکے برسائے ہوں۔ جوزف کی اس کے گھیرے سے نکلنے کی کوشش بھی ناکام ثابت ہو

رہی تھی۔ عمران، جولیا، صفدر اور خاور دم سادھے جوزف اور ریچھ کی لڑائی دیکھ رہے تھے۔ انہیں صاف دکھائی دے رہا تھا کہ جوزف، ریچھ سے کمزور ثابت ہو رہا ہے لیکن اس کے باوجود وہ ابھی مداخلت نہیں کرنا چاہتے تھے۔ پھر اچانک ہی انہیں ریچھ کی کربناک چیخ سنائی دی اور اس نے فوراً جوزف کو چھوڑ دیا۔ اس کی دونوں آنکھیں زخمی ہو چکی تھیں کیونکہ جوزف نے اس کی دونوں آنکھوں میں انگلیاں مار کر اس کی آنکھیں پھوڑ دی تھیں۔

ریچھ نے غضبناک و کربناک آواز میں چیختے ہوئے جوزف کو ایک بار پھر پکڑنے کی کوشش کی مگر اندھا ہونے کی وجہ سے اب وہ جوزف کو دیکھ تو نہیں سکتا تھا البتہ اس کی بو سے وہ اندازہ لگا سکتا تھا۔ جوزف بجلی کی سی تیزی سے سائیڈ پر ہوا اور ریچھ اس کے قریب سے گزر گیا۔ جیسے ہی ریچھ کی پشت جوزف کی طرف ہوئی جوزف نے دوڑ کر اس کی کمر میں ٹکر ماری اور یہ ٹکر تو ایسی تھی کہ اگر جوزف درخت کو مارتا تو وہ بھی جڑ سے اکھڑ جاتا۔ پھر ریچھ تو آگے کی طرف دوڑ بھی رہا تھا۔ جوزف کی ٹکر لگنے سے ریچھ منہ کے بل زمین پر گر گیا اور اگلے ہی لمحے جوزف اس کی گردن پر سوار ہو گیا۔ ساتھ ہی جوزف نے اپنی جیب سے خنجر بھی نکال لیا پھر اس کا خنجر والا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور خنجر ریچھ کی گردن میں اتر گیا۔ ریچھ کی ایک اور تیز چیخ بلند ہوئی اور وہ تڑپا اور ساتھ ہی وہ کھڑا بھی ہو گیا۔ اس کے کھڑے ہونے کی وجہ سے

جوزف ایک طرف گر گیا۔ کھڑے ہوتے ہی اس نے اپنی گردن پر بھی ہاتھ رکھا اور اندھا دھند ایک طرف کو بھاگا لیکن جوزف برق رفتاری سے اٹھا اور طویل چھلانگ لگا کر ریچھ پر جا گرا۔ ریچھ اور جوزف دونوں زمین پر گرے۔ جوزف نے ریچھ کی گردن کی پشت پر ہاتھ ڈال کر خنجر کھینچ لیا اور ایک بار پھر اس نے خنجر ریچھ کی گردن میں اتار دیا۔ اس مرتبہ خنجر گردن کے سامنے والے حصے میں لگا تھا اور یقیناً ریچھ کی شہ رگ کٹ گئی تھی۔ ریچھ کی چیخوں کی آوازیں دور دور تک گونجنے لگیں اور وہ بری طرح تڑپنے لگا۔ جوزف نے ہاتھ جھاڑے اور عمران کے قریب آ گیا۔

”ویل ڈن جوزف۔ ویل ڈن“...... عمران نے اس کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ جوزف نے کمال کر دیا۔ اس ریچھ میں تو سو ریچھوں سے بھی زیادہ طاقت تھی۔ میں نے اپنی پوری زندگی میں اس جیسا بلند قامت، جسیم، بھاری اور طاقتور ریچھ نہیں دیکھا“...... صفدر نے کہا۔

”میں ریچھ سے شکست کھا رہا تھا۔ میں نے بزدلی دکھائی ہے۔ مجھے اسے طاقت سے ہلاک کرنا چاہئے تھا“...... جوزف نے بجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

”نہیں۔ اسے بزدلی نہیں کہتے بلکہ اسے عقل سے کام لینا کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل دی ہی اس لئے ہے کہ وہ اس

سے کام لے۔ جو انسان عقل سے کام نہیں لیتے وہ جانوروں سے بدتر ہیں اور جنگ میں اپنی جیت کے لئے ہر حربہ استعمال کیا جا سکتا ہے اس میں کوئی حرج نہیں''...... عمران نے جوزف کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

''اوکے باس۔ اگر تم کہتے ہو تو پھر ٹھیک ہی ہے''...... جوزف نے اس مرتبہ مسکراتے ہوئے کہا۔

''جولیا۔ تمہارے ساتھ کیا ہوا تھا''...... عمران نے اس مرتبہ جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''میں تو اطمینان سے بیٹھی ہوئی تھی کہ یہ ریچھ اچانک ہی میری پشت پر پہنچ گیا۔ اس نے ایک ہاتھ میری گردن پر اور دوسرا ہاتھ میرے منہ پر رکھا اور مجھے اٹھا کر دوڑنے لگا۔ پھر مجھے یہ معلوم نہیں کہ میں بے ہوش کس وقت ہوئی''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس کے انداز پر عمران کو ہنسی آ گئی۔

''اب آگے بڑھو گے یا ساری عمر یہیں گزارنی ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے قدم آگے بڑھایا۔

''باس۔ خطرہ ہے''...... جوزف نے یکدم چیختے ہوئے کہا تو ان سب نے اپنی اپنی جگہوں سے طویل چھلانگیں لگائیں۔ صرف ایک لمحے کا فرق پڑا تھا۔ جہاں وہ ایک لمحہ پہلے موجود تھے وہاں سے درجنوں گولیاں گزر گئی تھیں اور فائرنگ کی خوفناک آوازوں سے گویا سارا جزیرہ تھرا اٹھا تھا۔ انہیں گولیاں چلانے والے بھی نظر آ گئے

تھے۔ وہ پولیس مین تھے اور انہیں وہی انسپکٹر لیڈ کر رہا تھا جو انہیں پہلے ملا تھا۔ اس وقت پولیس مین کی تعداد تقریباً آٹھ تھی لیکن اب یہ تیس سے بھی زیادہ نظر آ رہے تھے۔

''جوزف۔ تم سامان میں گیس پسٹل بھی ساتھ لائے تھے نا''۔

عمران اور جوزف چھلانگیں لگانے کے بعد ایک ساتھ زمین پر گرے تھے۔ عمران نے کروٹیں لیتے ہوئے جوزف سے پوچھا۔

''یس باس۔ گیس پسٹل بھی واٹر پروف تھے۔ باقی سامان تو سمندر میں بہہ گیا ہے لیکن گیس پسٹل اب بھی میری جیب میں موجود ہے''۔ جوزف نے بھی کروٹیں بدلتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ ان پر گیس کیپسول فائر کر دو''...... عمران نے کہا تو جوزف نے جیب سے گیس پسٹل نکال لیا۔

''اپنے سانس روک لو''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا تو سب نے سانس روک لئے۔ اس کے ساتھ ہی جوزف نے تین مختلف جگہوں پر تین کیپسول فائر کر دیئے۔ کیپسولوں کے فائر ہوتے ہی ان پر ہونے والی فائرنگ رک گئی۔ فائرنگ رکنے کے بعد بھی وہ کچھ دیر تک زمین پر پڑے رہے پھر محتاط انداز میں اٹھے اور ساحل کی طرف بڑھنے لگے۔ کچھ دیر بعد وہ ساحل پر پہنچ گئے۔

''جولیا۔ اب تم غسل کر کے پاک صاف ہو جاؤ''...... عمران نے جولیا سے کہا تو وہ ایک طرف بڑھ گئی جبکہ عمران اور دیگر ساتھی درختوں کے نیچے آ کر بیٹھ گئے۔ چار پانچ منٹ بعد جولیا واپس آ

گئی تو عمران نے ایک حصار بنا کر سوائے جوزف کے انہیں ایک بار پھر حصار میں بٹھایا اور خود ان کے درمیان میں بیٹھ گیا۔ اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور مقدس کلام کے ورد میں مصروف ہو گیا۔ جوزف حصار سے باہر کھڑا تھا۔ اس کی نظریں چاروں طرف اور آسمان کی طرف سرچ لائٹس کی مانند گھوم رہی تھیں۔ عمران کو اس عمل میں کافی وقت لگا۔ اس نے آنکھیں کھولیں۔ جولیا، صفدر اور خاور پر پھونکیں ماریں اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔

''عمران صاحب۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم جزیرہ آلائش تک کیسے پہنچیں گے''...... صفدر نے کہا۔

''جزیرہ راک لینڈ کے لوگ گریٹ لینڈ آتے جاتے ہوں گے اور دوسرے جزیرے پر بھی ان کا آنا جانا ہوگا اور لازمی بات ہے کہ یہ سفر وہ اسٹیمر یا موٹر بوٹ پر ہی کرتے ہوں گے۔ ہم نے کسی ایسے ہی گروپ کا انتظار کرنا ہے جو یہاں آئے اور ہم ان کے اسٹیمر یا موٹر بوٹ پر قبضہ کر لیں اور پھر اپنے سفر پر روانہ ہوں''۔ عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ اگر یہاں کے لوگ سفر کرتے ہیں تو پھر یہاں موٹر بوٹ یا اسٹیمر موجود ہونے چاہئیں تھے''...... خاور نے کہا۔

''خاور۔تم بات تو کبھی کبھار کرتے ہو لیکن بات انتہائی عقل والی کرتے ہو اتنی عقلمندانہ کہ ہمارے سروں کے اوپر سے گزر جاتی

ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو خاور شرمندہ سا ہو گیا چونکہ دور نزدیک کہیں کوئی اسٹیمر نظر نہیں آ رہا تھا۔

''عمران۔ یہاں میں ایک اہم بات کرنا چاہوں گی''...... تھوڑی دیر بعد جولیا نے سنجیدگی سے کہا۔

''شکر ہے۔ جولیا تم اہم بات کہنے والی ہو اور اس اہم بات کا مجھے برسوں سے انتظار تھا''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''کسی خوش فہمی میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ہم جس اسٹیمر یا موٹر بوٹ پر سفر کریں وہ چھینی ہوئی نہ ہو۔ چھینی ہوئی چیز حرام ہوتی ہے''...... جولیا نے بدستور سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ تم نے یہ بہت اہم بات کہی ہے۔ اس طرف میرا دھیان ہی نہیں گیا تھا۔ تمہارا شکریہ جولیا۔ اگر کوئی اسٹیمر یا موٹر بوٹ ہمیں نظر آتی ہے تو ہم اسے کرائے پر حاصل کریں گے یا ان میں موجود افراد سے کہیں گے کہ وہ ہمیں جزیرہ آلائش تک چھوڑ آئے اور اس کا ہم انہیں معاوضہ ادا کریں گے''...... عمران نے بھی اس مرتبہ سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''لیکن عمران صاحب۔ اس طرح اور مسئلہ بھی پیدا ہو جائے گا۔ ہمارے ساتھ جو جائے گا ظاہری بات ہے کہ وہ حصار میں نہیں ہوگا تو شیطانی طاقتیں اس کے ذریعے ہمیں واچ بھی کر لیں گی اور ہمیں نقصان پہنچانے کی بھی کوشش کریں گی''...... صفدر نے کہا۔

''تمہاری بات بھی ٹھیک ہے۔ تو پھر اس مسئلے کا حل کیسے نکالا جائے''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ اس کا ایک ہی حل ہے''...... خاور نے کہا تو عمران نے سوالیہ انداز میں اس کی طرف دیکھا۔

''ہم موٹر بوٹ یا اسٹیمر کی قیمت ادا کر دیں''...... خاور نے تجویز دیتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہ ٹھیک رہے گا لیکن کیا ہمارے پاس اتنی رقم موجود ہے کہ ہم اسٹیمر یا موٹر بوٹ کی قیمت ادا کر سکیں''...... جولیا نے کہا۔

''مسی۔ سامان میں بھاری رقم بھی موجود تھی لیکن سامان سمندر کے پانی میں ڈوب گیا۔ کئی گڈیاں یورو میری جیب میں موجود ہیں۔ شاید ان سے کام بن جائے''...... جوزف نے کہا اور پھر اس نے اپنی بہت سی جیبوں میں باری باری ہاتھ ڈالا اور یورو کی کئی گڈیاں نکال لیں۔

''ہونہہ۔ میرا خیال ہے کہ کام چل سکتا ہے''...... عمران نے یورو کی گڈیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہ تو بہت بڑی رقم ہے۔ لیکن جوزف کی جیبوں میں یہ چیزیں خشک کیسے رہ گئی ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''مسی۔ باس نے اپنے اور میرے کپڑوں کی جیبیں خاص میٹریل سے تیار کرائی ہیں۔ یہ واٹر پروف ہیں''...... جوزف نے کہا

تو جولیا نے عمران کی طرف دیکھا۔

''اس قسم کے حالات پیش آنے کا خدشہ پہلے سے ہی تھا نا۔ اس لئے یہ انتظامات کرنے پڑے''...... عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا اور یہ بات تو وہ بھی جانتے تھے کہ عمران آنے والے حالات کا سامنا کرنے کی تیاری پہلے سے ہی کر لیتا تھا۔ عمران کو پہلے سے ہی اندازہ ہوتا تھا کہ کس قسم کے حالات سے انہیں گزرنا پڑے گا۔

''ہماری کامیابی کا راز بھی یہی ہوتا ہے کہ عمران صاحب ایڈوانس تیاری کر لیتے ہیں اور ان کے اندازوں کی تو کیا ہی بات ہے۔ بالکل درست ثابت ہوتے ہیں''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ پھر اسی وقت ان کی نظر دور سے آتے ہوئے ایک اسٹیمر پر پڑی۔ اسٹیمر کو دیکھ کر وہ خوش ہو گئے۔ چند منٹوں میں وہ اسٹیمر کنارے پر آ لگا۔ اسٹیمر میں صرف ایک ہی آدمی تھا۔ اس نے بھی انہیں دیکھ لیا تھا۔

''ہیلو''...... جب وہ اسٹیمر سے اتر کر ان کے قریب پہنچا تو عمران نے اس سے کہا۔

''ہیلو۔ میرا نام سٹیفن ہے''...... اس نے بھی مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ ان سے باری باری ہاتھ ملانے لگا۔

''سوری۔ میں کسی وجہ سے ہاتھ نہیں ملا سکتی''...... جب اس آدمی نے جولیا سے ہاتھ ملانا چاہا تو جولیا نے معذرت کی۔

’’اوہ۔ یہ تو بداخلاقی ہے‘‘...... اسٹیفن نے کہا۔ اس کے چہرے پر ناپسندیدگی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

’’اوہ۔ میں آپ سے ہاتھ ملا لیتی ہوں لیکن اگر آپ کو بھی الرجی ہوگئی تو پھر مجھے الزام نہ دیجئے گا‘‘...... جولیا نے کہا۔

’’کیا مطلب۔ کیا آپ کو الرجی ہے‘‘۔ سٹیفن نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

’’جی ہاں۔ مجھے ایک خاص قسم کی الرجی ہے جو ہاتھ ملانے سے دوسرے کو ہو جاتی ہے‘‘...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سٹیفن کی طرف ہاتھ بھی بڑھایا۔

’’اوکے اوکے۔ آئی ڈونٹ مائنڈ‘‘...... سٹیفن نے ایک قدم پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

’’مسٹر سٹیفن۔ کیا آپ جزیرہ راک لینڈ کے رہنے والے ہیں‘‘...... عمران نے اس سے پوچھا۔

’’جی ہاں۔ میں راک لینڈ میں رہتا ہوں اور کاروبار کرتا ہوں لیکن آج کل میرے کاروباری حالات خراب جا رہے ہیں۔ اچھے دنوں میں، میں نے یہ اسٹیمر خرید لیا تھا لیکن اب میں اسے بیچ کر رقم اپنے کاروبار میں لگانا چاہتا ہوں اس سلسلے میں، میں گریٹ لینڈ گیا تھا لیکن ابھی بات نہیں بنی۔ آپ کون ہیں اور اس جزیرے پر کیسے آنا ہوا ہے‘‘...... سٹیفن نے کہا۔

’’ہم سیاح ہیں اور گریٹ لینڈ کے جزیروں کی سیر کرنے کے

لئے آئے ہیں۔ بغیر اسٹیمر کے ہمیں بڑی دقت پیدا ہو رہی ہے۔ اگر آپ ہمیں چند دنوں کے لئے اسٹیمر کرائے پر دے دیں تو آپ کی مہربانی ہوگی۔ ہمیں آسانی ہو جائے گی اور آپ کو کچھ رقم مل جائے گی‘‘...... عمران نے کہا۔

’’میں اسے کرائے پر نہیں دینا چاہتا فروخت کرنا چاہتا ہوں‘‘۔ سٹیفن نے کہا۔

’’آپ اس کا سودا کرتے رہیں۔ ہم دو تین دن بعد آپ کو اسٹیمر واپس لا دیں گے۔ آپ اسے بیچ دینا‘‘...... عمران نے کہا۔

’’ہونہہ۔ فرض کریں کہ میں اسٹیمر آپ کو دے دیتا ہوں لیکن آپ واپس ہی نہ آئیں تو پھر میں کیا کروں گا۔ آپ کو کہاں تلاش کروں گا‘‘...... سٹیفن نے نیم رضا مندی ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

’’اس کا حل یہ ہے کہ ہم آپ کو اس کی قیمت کے برابر رقم دے دیتے ہیں۔ جب ہم اسے واپس کرنے آئیں گے تو وہ رقم آپ سے واپس لے لیں گے اور اگر ہم اسٹیمر واپس کرنے نہ آئے تو رقم آپ کی ہو جائے گی‘‘...... عمران نے کہا تو سٹیفن کی آنکھوں میں چمک پیدا ہو گئی۔

’’ہاں۔ اس صورت میں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ آپ اسٹیمر لے جا سکتے ہیں‘‘...... سٹیفن نے کہا۔

’’لیکن اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ جب ہم اسٹیمر واپس کرنے آئیں گے تو آپ ہماری رقم واپس کر دیں گے‘‘...... اس

مرتبہ جولیا نے سٹیفن سے کہا۔

"ہم تحریری معاہدہ کریں گے۔ معاہدے کی خلاف ورزی پر آپ عدالت سے رجوع کر سکتے ہیں۔ راک لینڈ کی عدالت بغیر خرچے کے سیاحوں کی شکایت سنتی ہے اور ان شکایات کا ازالہ بھی کرتی ہے"...... سٹیفن نے کہا۔

"اوکے۔ یہ ٹھیک رہے گا۔ معاہدے کے لئے کاغذ کہاں ہے"۔ عمران نے کہا۔

"میرے بزنس کا پیڈ اسٹیمر میں موجود ہے۔ میں وہ لے آتا ہوں اور اپنے ہاتھ سے آپ کو معاہدہ تحریر کر دیتا ہوں"۔ سٹیفن نے کہا تو عمران نے اثبات کے انداز میں سر ہلایا۔ پھر چند منٹوں میں ہی معاہدہ ہو گیا۔ انہوں نے رقم سٹیفن کے حوالے کی اور وہ اسٹیمر میں بیٹھ کر آگے بڑھنے لگے۔ کنٹرول عمران کے ہاتھ میں تھا۔ وہ مسلسل سفر کرتے رہے۔ اس دوران تین چار جزائر بھی آئے لیکن عمران نے کسی بھی جزیرے پر اسٹیمر نہ روکا۔

"لو جی۔ ہم کچھ ہی دیر میں شیطانی دنیا میں داخل ہونے والے ہیں"...... عمران نے اعلان کرتے ہوئے کہا تو وہ چوکنا ہو گئے اور دور دور تک نظریں دوڑانے لگے لیکن ابھی کوئی لکیر نمودار نہیں ہوئی تھی۔

"مگر مجھے تو جزیرے کے آثار نظر نہیں آ رہے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"بس چند منٹوں بعد جزیرہ آلائش سامنے آ جائے گا"...... عمران نے کہا اور ابھی اس کا جملہ پورا ہوا ہی تھا کہ آسمان سے آگ کا ایک گولہ اتنی تیزی سے نیچے آیا کہ وہ سنبھل ہی نہ سکے لیکن یہ قدرتی امر تھا کہ آگ کا وہ گولہ انہیں چھوئے بغیر اسٹیمر میں سے گزرتا ہوا نیچے پانی میں چلا گیا اور اسٹیمر کے فرش میں اس طرح سوراخ ہو گیا جیسے ڈرل مشین سے فرش کو کاٹ دیا گیا ہو۔ سمندر کا پانی تیزی سے اسٹیمر میں داخل ہونے لگا اور اسٹیمر پانی میں ڈوبنے لگا۔ وہ تو مطمئن تھے کہ عمران نے حصار قائم کیا ہوا ہے لہٰذا وہ شیطانی طاقتوں کو نظر ہی نہیں آ رہے ہوں گے لیکن اس کارروائی نے انہیں پریشان کر دیا تھا کہ ایسا ہو سکتا ہے۔ اسٹیمر کے پانی میں ڈوبنے کی رفتار بہت تیز تھی اور انہیں بچاؤ کی کوئی صورت دکھائی نہیں دے رہی تھی۔

ذیلون، ساڈث کا بجھا ہوا چہرہ دیکھ کر حیران رہ گیا اور پھر اگلے ہی لمحے وہ جان گیا کہ عمران اور اس کے ساتھی سمندر میں ہلاک ہونے سے بچ گئے ہیں اور جزیرہ راک لینڈ پر پہنچ چکے ہیں۔ اسے ایک لمحے کے لئے تو شدید غصہ آیا لیکن پھر اس نے اپنے غصے پر قابو پا لیا۔ عمران اور اس کے ساتھی زندہ بچ گئے تھے اور خیریت سے جزیرہ راک لینڈ پہنچ گئے تھے تو ساڈث اور فتنی کا اس میں قصور نہیں تھا۔ ان دونوں نے اپنی پوری کوشش کی تھی۔ انسان ہونے کے ناطے ذیلون نے یہی سوچا تھا کہ اگر وہ غصے میں آ کر ساڈث اور فتنی کو سزا دے گا تو اپنا ہی نقصان کرے گا کیونکہ یہ اس کی غلام طاقتیں تھیں اور اس نے یہ دونوں طاقتیں خاص طور پر شیطانی دربار سے کچھ دنوں کے لئے منگوائی تھیں۔ ساڈث میں تو دوسری غلام طاقتوں کی نسبت زیادہ صلاحیتیں تھیں۔ وہ تو کسی حد تک سوچ بچار بھی کر لیتا تھا۔ اس کی ہلاکت خود اس کے لئے بڑا نقصان تھا اس

لئے اس نے فوراً ہی اپنے غصے کو قابو کر لیا تھا۔

”آقا۔ تم جان چکے ہو کہ رامان اور اس کے ساتھی صحیح سلامت جزیرہ راک لینڈ پہنچ گئے ہیں“...... ساڈث نے کہا۔

”ہاں۔ تمہاری حالت دیکھ کر مجھے یہ سب باتیں معلوم ہو گئی ہیں لیکن پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ جب تک یہ لوگ مارے نہیں جاتے۔ ہم نے چین سے نہیں بیٹھنا۔ اب تو فتنی کے ساتھ روک لینڈ چلا جا اور تم دونوں ان کا وہیں خاتمہ کرنے کی کوشش کرو۔ اب میں تم سے رابطہ رکھوں گا اور لمحہ بہ لمحہ تمہیں ہدایات بھی دیتا رہوں گا“...... ذیلون نے اس مرتبہ نرم لہجے میں کہا۔ اس کے نرم لہجے پر ساڈث کو حیرت بھی ہوئی تھی اور خوشی بھی۔

”ٹھیک ہے آقا۔ ہم ابھی جاتے ہیں“...... ساڈث نے خوشی سے معمور لہجے میں کہا اور وہ دونوں اس کے سامنے جھکے اور پھر غائب ہو گئے۔

”ہو سکتا ہے کہ مجھے خود عمران اور اس کے ساتھیوں کے خاتمے کے لئے شیطانی دنیا سے باہر جانا پڑے لیکن اس صورت میں مجھے تلائی عمل توڑنا پڑے گا جو مجھے نقصان بھی پہنچا سکتا ہے۔ اب میں کیا کروں۔ یہ لوگ تو آندھی اور طوفان کی طرح شیطانی دنیا کی طرف بڑھتے چلے آ رہے ہیں“...... ذیلون نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ بیڈ پر بیٹھ گیا اور سوچنے لگا کہ وہ کیا کرے۔

''اگر وہ یہاں تک پہنچنے میں کامیاب ہوتے ہیں تو پھر پہلے پجاریوں کے ذریعے ہی انہیں بے ہوش کرایا جائے گا اور اس کے بعد میں اپنے ہاتھوں سے انہیں گولیاں مار دوں۔ بس ایسا ہی کرنا ہو گا''...... کچھ دیر تک سوچتے رہنے کے بعد ذیلون نے ایک بار پھر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''راغی''...... ذیلون نے تیز لہجے میں آواز دی تو راغی فوراً ہی کمرے میں داخل ہوئی۔

''حکم آقا''...... راغی نے پہلے تو اس کے سامنے سر جھکایا اور پھر مؤدبانہ لہجے میں بولی۔

''جاؤ۔ پجاریوں کو میرا حکم سناؤ کہ وہ ساحل پر جا کر چھپ جائیں اور اب وہ اس وقت تک وہیں چھپے رہیں جب تک میں انہیں واپسی کا حکم نہ دے دوں۔ اس دوران اگر عمران اور اس کے ساتھی یہاں تک پہنچے تو وہ پجاری انہیں موقع دیئے بغیر بے ہوش کر دیں گے۔ تم نے انہیں بے ہوش کردینے والے گیس پسٹل پہنچا دیئے ہیں''...... ذیلون نے تحکمانہ لہجے میں راغی سے کہا تو اس نے ایک بار پھر سر جھکایا اور غائب ہوگئی۔ اس کے غائب ہونے پر ذیلون نے ساڈث کی آنکھوں میں دیکھا تو اسے معلوم ہوا کہ عمران کی ساتھی لڑکی جولیا کو ایک ریچھ اٹھا کر لے گیا ہے اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو جزیرے کی پولیس نے روکا ہوا ہے۔ ان دونوں کارروائیوں کے پیچھے ساڈث ہی کا ہاتھ تھا۔ ذیلون اثبات میں سر

ہلانے لگا۔

''آقا۔ میں نے تمہارا حکم انسان پجاریوں تک پہنچا دیا ہے اور وہ گیس پسٹل کے ساتھ ساحل پر پہنچ چکے ہیں۔ وہ مختلف جگہوں پر گھنے درختوں کے پیچھے چھپ کر بیٹھ گئے ہیں''...... راغی نے کمرے میں داخل ہو کر سر جھکاتے ہوئے کہا تو ذیلون نے ان پجاریوں کے ذہنوں میں جھانکا اور پھر اس نے مطمئن انداز میں سر ہلا دیا۔

ان سے توجہ ہٹانے کے بعد ذیلون نے ایک بار پھر ساڈث کی طرف دیکھا۔ عمران اور اس کے ساتھی آگے بڑھ رہے تھے اور تمام پولیس مین بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ ذیلون کے چہرے پر کوئی تاثر نہ ابھرا۔ وہ خاموشی سے انہیں دیکھنے لگا۔ عمران اور اس کے ساتھی بڑھتے بڑھتے اس جگہ پہنچ گئے جہاں ان کی ساتھی لڑکی جولیا بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔ ذیلون کی توقع کے مطابق انہوں نے اپنی ساتھی لڑکی کو ہوش دلایا۔ اس دوران ریچھ بھی وہاں پہنچ گیا۔ عمران کے کالے ساتھی نے ریچھ کا مقابلہ کیا اور ریچھ کو مار ڈالا۔ وہ واپسی کے لئے بڑھنے لگا تو جزیرے کی پولیس نے ان پر فائرنگ کر دی اور عمران کے افریقی ساتھی نے ہی گیس پسٹل سے گیس کیپسول فائر کر کے انہیں بے ہوش کر دیا۔ ذیلون سمجھ چکا تھا کہ عمران ان پولیس مین کو مارنا نہیں چاہتا کیونکہ پولیس مین سے اس کی براہ راست کوئی دشمنی نہیں تھی۔ پولیس مین کو بے ہوش کرنے کے بعد عمران اور اس کے ساتھی ساحل کی طرف بڑھنے لگے۔ پھر وہ ساحل

کے قریب پہنچ گئے۔ عمران نے درختوں کے درمیان اپنے ساتھیوں کو ایک دائرے کی صورت میں بٹھایا اور پھر کچھ دیر بعد ذیلون کی آنکھوں سے یہ منظر غائب ہو گیا تو ذیلون نے ایک طویل سانس لیا۔ اگلے ہی لمحے ساڈث اور فتنی کمرے میں حاضر ہو گئے۔

''آقا۔ راماں نے نجانے کیا عمل کیا ہے کہ وہ لوگ یکدم ہماری نظروں سے غائب ہو گئے ہیں''...... ساڈث نے کہا۔

''ہاں۔ میں جانتا ہوں۔ پاک صاف ہونے کے بعد عمران نے کوئی خاص عمل کیا ہے۔ اب ہمیں ان کی پاکیزگی اس طرح ختم کرنی پڑے گی کہ انہیں اس کا احساس ہی نہ ہو''...... ذیلون نے کہا۔

''مگر کیسے آقا۔ وہ تو ہمیں نظر ہی نہیں آ رہے''...... ساڈث نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تجھے اور فتنی کو نظر نہیں آ رہے۔ انسانوں کو تو نظر آئیں گے۔ وہ اس دنیا سے غائب نہیں ہو گئے''...... ذیلون نے غصے سے کہا۔

''آقا۔ تم ہم سے بہتر سمجھتے ہو''...... ذیلون کو غصے میں دیکھ کر ساڈث نے کانپتے ہوئے کہا۔

''سنو ساڈث۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے راک لینڈ سے نکل کر شیطانی دنیا کی طرف آنا ہے اور اس مقصد کے لئے انہیں اسٹیمر یا موٹر بوٹ کی ضرورت پڑے گی۔ تم نے کسی بھی موٹر بوٹ والے کو راک لینڈ کے ساحل پر پہنچانا ہے اور اس موٹر بوٹ یا

اسٹیمر کے مالک کے ذہن کو ہدایات دے کر چھوڑ دینا ہے۔ مالک ان سے دوستانہ انداز میں بات کرے گا اور ان سے ہاتھ بھی ملائے گا۔ تم نے اس کے ہاتھوں پر خنزیر کی چربی لگا دینی ہے۔ پھر وہ جیسے جیسے ان سے ہاتھ ملائے گا ویسے ویسے ان کی پاکیزگی ختم ہو جائے گی اور عمران نے جو عمل کیا ہے اس کا اثر بھی ختم ہو جائے گا اور تم انہیں دوبارہ دور سے دیکھ سکو گے''...... ذیلون نے کہا۔

''ٹھیک ہے آقا۔ میں تمہاری ہدایت پر فوراً ہی عمل کرتا ہوں''۔ ساڈث نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

''او کے۔ جاؤ تم''...... ذیلون نے کہا تو ساڈث نے ایک بار پھر سر جھکایا اور غائب ہو گیا۔ چونکہ اس نے فتنی کو ساڈث کے ساتھ جانے کی ہدایت نہیں کی تھی اس لئے وہ کمرے میں موجود تھی۔

''یہ عمران اور اس کے ساتھی تم دونوں کے بس کی بات نہیں ہیں اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ انہیں شیطانی دنیا کے قریب آنے دیا جائے۔ جب وہ شیطانی دنیا کے قریب آ جائیں گے تو پھر میں خود اپنے ہاتھوں سے ان کا خاتمہ کروں گا''...... ذیلون نے فتنی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں آقا۔ تمہارا فیصلہ درست ہے''...... فتنی نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔ ذیلون نے اپنے بیڈ کے نیچے ہاتھ ڈالا اور شراب کی بوتل اٹھا لی۔ اس نے بوتل کا ڈھکن کھولا اور گھونٹ گھونٹ پینے لگا۔

چونکہ اس وقت وہ رومانٹک موڈ میں نہیں تھا اس لئے اس نے فتنی کو نظر انداز کر دیا۔ حالانکہ شراب دیکھ کر فتنی اپنے ہونٹوں پر زبان پھیرنے لگی تھی لیکن ذیلون کو اس کی پرواہ نہیں تھی۔ فتنی اس کی غلام طاقت تھی اس لئے وہ ذیلون سے شراب مانگ نہیں سکتی تھی۔ وہ دھیرے دھیرے شراب پیتا رہا اور پھر اچانک چونک پڑا۔ اس کے چونکنے کی وجہ اس کی آنکھوں کے سامنے ابھرنے والا منظر تھا۔ اس منظر میں عمران اور اس کے ساتھی نظر آ رہے تھے۔ وہ سٹیفن نامی آدمی ان سے محو گفتگو تھا۔ اسے کنارے پر ایک اسٹیمر بھی نظر آ رہا تھا۔ وہ جان گیا کہ ساڈث نے اس کی ہدایت پر عمل کیا ہے۔ کچھ دیر تک محو گفتگو رہنے کے بعد عمران اور اس کے ساتھی اسٹیمر میں بیٹھے اور اسٹیمر حرکت میں آ گیا۔

''ساڈث۔ یہ شیطانی دنیا کی طرف آ رہے ہیں۔ انہیں آنے دے۔ بس دور رہ کر ان پر نظر رکھ''...... ذیلون نے تیز لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے آقا''...... اسے ساڈث کی آواز سنائی دی اور پھر ذیلون غور سے اسٹیمر کو دیکھنے لگا۔

''اب یہ شیطانی دنیا کے قریب پہنچ چکے ہیں۔ اب دیکھو میں ان کا کیا حشر کرتا ہوں''...... کافی دیر بعد ذیلون نے فتنی سے کہا پھر وہ جلدی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے شیطان کے بت کے قدموں کو ہاتھ لگایا اور پھر راغی کو آواز دی۔ اس کی آواز پر راغی فوراً کمرے

میں آ گئی۔

''حکم آقا''...... راغی نے پہلے تو سر جھکایا اور پھر مؤدبانہ لہجے میں بولی۔ ذیلون نے اسے کوئی جواب نہ دیا بلکہ اس نے راغی کو گردن سے پکڑ لیا۔ جیسے ہی اس نے راغی کو گردن سے پکڑا راغی کی آنکھوں میں دنیا بھر کا خوف سمٹ آیا۔ وہ سمجھ گئی کہ اب وہ فنا ہونے والی ہے۔ ذیلون نے اس کی گردن کو ایک ہلکا سا جھٹکا دیا اور پھر اس پر پھونک ماری۔ جیسے ہی اس نے راغی پر پھونک ماری راغی کے جسم کو آگ لگ گئی۔ ذیلون نے اسے چھت کی طرف اچھال دیا۔ وہ چھت سے ٹکرائی۔ چھت شق ہوئی اور راغی چھت سے باہر نکل گئی۔ اس کے ساتھ ہی ذیلون نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف توجہ دی۔ وہ بدستور اسٹیمر پر تھے اور اسٹیمر تیزی سے آگے بڑھ رہا تھا۔ اسی لمحے اسٹیمر کے اوپر آگ کا ایک گولہ نمودار ہوا اور پلک جھپکنے سے قبل وہ اسٹیمر پر جا گرا۔ یقیناً عمران اور اس کے ساتھیوں کی قسمت اچھی تھی کہ آگ کا گولہ ان میں سے کسی پر نہیں گرا تھا لیکن اسٹیمر پر جس جگہ آگ کا گولہ گرا تھا وہاں وہ سوراخ پیدا کرتا ہوا سمندر میں جا گرا۔ جیسے ہی اسٹیمر میں سوراخ ہوا پانی اسٹیمر میں داخل ہونے لگا۔

''ہاہاہا۔ تو نے دیکھا فتنی۔ عمران اور اس کے ساتھی میرے اپنے ایک حملے کی تاب بھی نہیں لا سکے۔ تو دیکھے گی کہ یہ لوگ ابھی سمندر میں غرق ہو جائیں گے۔ شیطانی دنیا میں یہ جیتے جی داخل

نہیں ہو سکیں گے''...... ذیلون نے فلک شگاف قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

''آقا۔ تم گریٹ ہو مہان آقا کے قریبی اور پسندیدہ ساتھی ہو۔ تمہارے مقابلے پر کوئی بھی نہیں ٹھہر سکتا''...... قتنی نے خوشامد بھرے لہجے میں کہا تو ذیلون کی گردن اکڑ گئی اور پھر اس نے سمندر کے منظر کی طرف توجہ کی اسٹیمر اب مکمل طور پر ڈوب چکا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی پانی میں ہاتھ پاؤں مار رہے تھے۔

''ہاہاہا۔ ہاہاہا۔ ہاہاہا''...... ذیلون پاگلوں کے سے انداز میں قہقہے لگانے لگا۔

عمران صاحب۔ لگتا ہے کہ ہمیں اب تیر کر ہی جزیرہ آلائش پہنچنا پڑے گا''...... صفدر نے تیرتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اور اس بات پر اللہ کا شکر ادا کرو کہ ہم سب نے تیراکی کی بھی خصوصی تربیت حاصل کی ہوئی ہے''...... عمران کی بجائے خاور نے صفدر سے کہا۔

''تربیت بھی ہمارے اس وقت کام آتی ہے جب اللہ کی رضا شامل ہو''...... عمران نے کہا۔

''عمران۔ تم نے تو حصار قائم کیا تھا۔ پھر ہمارے خلاف یہ کاروائی کیسے ہو گئی''...... جولیا نے عمران سے پوچھا۔

''کسی نہ کسی وجہ سے حصار ٹوٹ گیا ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''مگر کیسے۔ ہم نے ایسا کون سا کام کیا ہے کہ حصار ٹوٹ گیا''...... جولیا نے کہا۔

''مجھے صرف ایک ہی کام ایسا نظر آ رہا ہے جس سے ہمارا حصار

ٹوٹ سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''وہ کون سا عمران صاحب''...... صفدر نے پوچھا۔

''اسٹیمر کے مالک سٹیفن سے ہاتھ ملانا''...... عمران نے کہا تو ان تینوں کو حیرت ہوئی۔

''سٹیفن سے ہاتھ ملانے سے حصار ٹوٹ سکتا ہے لیکن کیسے''...... خاور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ اگر اس کے ہاتھ کسی انتہائی نجس چیز سے آلودہ تھے تو اس نجاست نے ہماری پاکیزگی کو توڑا اور جیسے ہی ہماری پاکیزگی ٹوٹی حصار بھی ٹوٹ گیا''...... عمران نے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ سٹیفن کے ذریعے ہمیں ناپاک کیا گیا اور یہ کام بھی شیطانی طاقتوں نے کیا''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ اس کی ایک دو کہی ہوئی باتوں پر مجھے اب شک ہو رہا ہے''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ اب پچھتائے کیا ہوت۔ جب چڑیاں چگ گئیں کھیت''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ اب ہم پانی میں ہیں تو وہ نجاست ختم ہو گئی ہو گی۔ آپ کنارے پر پہنچ کر پھر حصار قائم کر دیں''...... اس سے پہلے کہ عمران صفدر کے ضرب المثل کے جواب میں کچھ کہتا خاور نے اس سے کہا۔

''یقیناً نجاست تو ہماری دور ہو چکی ہے۔ لیکن حصار کے عمل

لئے کافی وقت چاہئے اور شاید اب ہمیں وہ وقت نہ مل سکے''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ جزیرہ آلائش ابھی کتنی دور ہے''...... صفدر نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''وہ سامنے دیکھو۔ کیا دکھائی دے رہا ہے''...... عمران نے کہا تو انہوں نے چونک کر سامنے دیکھا اور ان میں جوش پیدا ہو گیا۔ کیونکہ انہیں کچھ دور درخت دکھائی دے رہے تھے۔

''ہاں۔ ۔ اب ہم جزیرے پر پہنچنے والے ہیں''...... خاور نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

وہ پانچوں تیرتے ہوئے آخرکار جزیرے کے کنارے پر پہنچ گئے۔ وہ انتہائی تھکاوٹ کا شکار ہو چکے تھے۔ سمندر میں اتنی دیر تک تیرنے کی وجہ سے ان کا جوڑ جوڑ درد کر رہا تھا۔ اس لئے ریت پر آتے ہی وہ لیٹ گئے اور لمبے لمبے سانس لینے لگے۔

''عمران صاحب۔ ہم جزیرہ آلائش تک پہنچ گئے ہیں لیکن شیطانی دنیا تو نظر نہیں آ رہی''...... کچھ دیر آرام کرنے کے بعد خاور نے کہا۔

''تمہارا کیا خیال ہے۔ شیطانی دنیا کو کنارے پر ہی ہونا چاہئے تھا''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ شیطانی دنیا آگے جزیرے میں ہے''۔ خاور نے عمران کی بات کا برا منائے بغیر کہا۔

"ہاں اور اب ہمیں شیطانی دنیا کی طرف بڑھنا چاہئے"۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ ہم شیطانی دنیا میں پہنچ چکے ہیں۔ ہم پر تو اب تک حملوں کی بارش ہو جانی چاہئے تھی"..... صفدر نے کہا۔

تو تمہارا کیا خیال ہے۔ اب تک ہم پر پھولوں کی بارش ہوتی رہی ہے۔ یار تم کیسی باتیں کرنے لگ گئے ہو"..... عمران نے صفدر سے کہا تو وہ شرمسار ہو گیا۔

"تمہیں تو بس دوسروں پر طنز کرنا آتا ہے"..... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ بلکہ وہ محتاط نظروں سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے آگے بڑھنے لگا۔ اس کے ساتھی اس سے ایک دو قدم پیچھے ہی تھے۔ وہ بھی نہایت محتاط تھے اور ان کی نظریں بھی چاروں طرف گھوم رہی تھیں۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ دل ہی دل میں مقدس آیات کا ورد کر رہے تھے۔ وہ کوئی بیس پچیس قدم ہی چلے ہوں گے کہ انہیں اچانک تیز بو محسوس ہوئی انہوں نے یکدم اپنے سانس روک لئے لیکن اس وقت تک وہ بو ان پر اثر کر چکی تھی۔ وہ سب آہستہ آہستہ گرتے چلے گئے۔

ذیلون کے قہقہے دم توڑ چکے تھے۔ غصے سے اس کا مکروہ چہرہ اور بھی زیادہ مکروہ ہو گیا تھا۔ چہرے کے عضلات پھڑک رہے تھے اور اس کی آنکھوں سے چنگاریاں سی نکل رہی تھیں۔ فتنی اس کے سامنے کھڑی تھی لیکن وہ خوف سے سہمی ہوئی تھی۔ ذیلون غصے میں اسے فنا بھی کر سکتا تھا۔ ذیلون کو یہ غصہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ کر آ رہا تھا۔ جو سمندر میں تیرتے ہوئے جزیرہ آلائش پر آ پہنچے تھے اور کچھ دیر آرام کرنے کے بعد اب آگے بڑھ رہے تھے۔ پھر ذیلون نے انسانی پجاریوں کا تصور کیا تو وہ اسے نظر آنے لگے۔ وہ مختلف درختوں پر چھپ کر بیٹھے ہوئے تھے۔

"کم بخت پجاریو تمہیں ہمارے دشمن نظر آ رہے ہیں"۔ ذیلون نے چیختے ہوئے کہا۔

"ہاں سردار۔ دشمن نظر آ رہے ہیں اور ہم آپ کے حکم کے منتظر ہیں"..... ذیلون کو پجاری موگارو کی آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے۔ میں انہیں دیکھ رہا ہوں۔ جیسے ہی یہ آگے بڑھیں گے میں تمہیں فائر کا حکم دوں گا۔ پھر تم نے ایک سیکنڈ کی تاخیر کیے بغیر کیپسول فائر کر دینے ہیں"۔۔۔ ذیلون نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"بہت بہتر سردار۔ آپ کے حکم کے مطابق عمل کیا جائے گا"۔۔۔ پجاری موکارو کی آواز سنائی دی تو ذیلون نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھا۔

"معلوم نہیں کس مٹی کے بنے ہوئے ہیں یہ لوگ۔ کسی بھی چیز کا ان پر اثر نہیں ہوتا"۔۔۔ ذیلون نے بڑبڑاتے ہوئے کہا پھر ذیلون نے دیکھا کہ وہ آگے بڑھ رہے تھے۔

"پجاریو۔ کیپسول فائر کر دو"۔۔۔ ذیلون نے یکدم چیختے ہوئے کہا۔ جیسے ہی اس نے اپنی بات ختم کی اس نے پجاریوں کو گیس پسٹل سے کیپسول فائر کرتے دیکھا۔ ہر پجاری نے تین تین، چار چار کیپسول فائر کیے تھے۔ اس کے ساتھ ہی ذیلون کو عمران اور اس کے ساتھی بے ہوش ہو کر ریت پر گرتے نظر آئے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ درختوں پر بیٹھے ہوئے شیطان کے پجاری بھی درختوں سے اس طرح نیچے آ گرے جیسے پکے ہوئے پھل درخت سے نیچے گرتے ہیں۔

"وہ مارا۔ وہ مارا۔ آخر کار میں کامیاب ہو گیا"۔۔۔ ذیلون نے اس مرتبہ خوشی سے چیختے ہوئے کہا۔

"اب میں اپنے ہاتھوں سے ان کی گردنیں کاٹوں گا۔ ان کا

خون اپنی غلام طاقتوں کو پلاؤں گا اور ان کا گوشت کھا کر تو میری غلام طاقتیں بہت خوش ہوں گی"۔۔۔ ذیلون نے فتنی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ذیلون کو خوش دیکھ کر فتنی بھی خوش ہو گئی تھی۔ ورنہ پہلے تو اس کی جان سولی پر لٹکی ہوئی تھی۔

"ہاں آقا۔ ان کی ایک ہڈی بھی نہیں بچنی چاہیے۔ ان کے گوشت اور خون کی پارٹی ہونی چاہیے۔ بہت بڑی پارٹی"۔۔۔ فتنی نے بھی خوشی سے مخمور لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہی ہو گا۔ ساڈش"۔۔۔ ذیلون نے پہلے فتنی سے کہا اور پھر اس نے ساڈش کو آواز دی۔ اگلے ہی لمحے ساڈش کمرے میں حاضر ہو گیا۔ وہ بھی خوش دکھائی دے رہا تھا اس نے ذیلون کے سامنے سر جھکایا۔

"تم عمران اور اس کے ساتھیوں پر شراب گرا کر ان کی پاکیزگی کو ختم کر دو اور پھر ان سب کو معبد میں پہنچا دو۔ میں مہان آقا کے بت کے قدموں میں ان سب کی گردنیں کاٹوں گا۔ اس کے علاوہ تو نے چار ڈرم وہاں شراب کے بھی پہنچانے ہیں۔ میں ان پانچوں کا خون شراب میں ملاؤں گا اور وہ شراب سب کو تقسیم کروں گا۔ کوئی بھی اس شراب سے محروم نہیں رہے گا"۔۔۔ ذیلون نے شراب کی بوتل اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے آقا۔ تم نے بہت ہی اچھا فیصلہ کیا ہے"۔ ساڈش نے بوتل اس کے ہاتھ سے لیتے ہوئے کہا اور اس نے ایک بار پھر

ذیلون کے سامنے سر جھکایا اور غائب ہو گیا۔

"اب چونکہ دشمن مکمل طور پر میرے قابو میں آ چکے ہیں۔ اس لئے اگر میں اس موقع پر تلافی عمل ترک کر دوں تو مجھے اس سے کوئی نقصان نہیں ہوں گا"...... ذیلون نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"فتنی۔ تو عمران کے ساتھی تنویر کو بھی معبد میں پہنچا آ۔ میں اس کی گردن پر بھی وہیں چھری پھیروں گا"...... ذیلون نے فتنی کو حکم دیتے ہوئے کہا تو اس نے ذیلون کے حکم کی تعمیل کر دی۔

"آقا۔ جوزف کے علاوہ باقی افراد کو میں نے معبد مہان آقا کے بڑے بت کے پاس پہنچا دیا ہے اور شراب سے بھرے ہوئے چار ڈرم بھی وہاں رکھ دیئے ہیں"......ساڈث نے کہا۔

"جوزف کو تو نے وہاں کیوں نہیں پہنچایا"...... ذیلون غصیلے لہجے میں کہا۔

"آقا۔ میں جیسے ہی جوزف کی طرف بڑھتا ہوں۔ مجھے اس کے جسم سے آگ نکلتی ہوئی دکھائی دیتی ہے اور مجھے لگتا ہے کہ اگر میں نے اس کے جسم کو چھوا تو یہ آگ مجھے جلا ڈالے گی"۔ ساڈث نے کہا۔

"ہونہہ۔ تو نے اس کے اوپر شراب گرائی تھی"...... ذیلون نے سوچتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں آقا۔ میں نے ان سب پر شراب گرائی تھی"...... ساڈث نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یہ افریقہ کے جنگلوں میں وچ ڈاکٹروں کے ساتھ رہا ہے۔ کئی وچ ڈاکٹر اسے پسند کرتے تھے اور اس پر عمل بھی کرتے رہتے تھے۔ یہ انہی وچ ڈاکٹروں کی وجہ سے ہو گا کہ تم اس کے قریب نہیں جا پا رہے"...... ذیلون نے کہا۔

"فتنی"...... ذیلون نے فتنی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو اس نے فوراً ہی سر جھکایا۔

"حکم آقا"...... اس نے کہا۔

"تو پجاریوں کو ہوش میں لا اور ان سے کہہ کہ وہ اس جوزف کو کر معبد میں لے جائیں"...... ذیلون نے کہا۔

"جی آقا"...... فتنی نے کہا اور وہ کمرے سے غائب ہو گئی۔

"آقا۔ جب عمران اور اس کے ساتھی سمندر میں تھے تو اس وقت خیال نہیں آیا۔ اگر اس وقت یہ خیال ذہن میں آ جاتا تو یہ لوگ سمندر میں غرق ہو چکے ہوتے"...... ساڈث نے کہا اور پھر اچانک ہی اسے خیال آ گیا کہ اس کی زبان سے ایک غلط بات نکل گئی ہے لیکن اب وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ تیر کمان سے نکل چکا تھا۔

"کون سا خیال"...... ذیلون نے ساڈث کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"آقا۔ وہ آقا وہ"...... ذیلون سے بات کرتے ہوئے اب ساڈث کی زبان لڑکھڑا گئی تھی۔

"ٹھیک طرح سے بات کر ساڈث۔ نہیں تو"...... ذیلون نے

غصے سے کہا اور پھر اس نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔

’’آقا۔ جب رامان اور اس کے ساتھی سمندر میں تھے تو اگر ہم سمندر میں طوفان پیدا کر دیتے تو ہمارے یہ دشمن یقیناً سمندر میں غرق ہو جاتے‘‘...... ساڈش نے کپکپاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

’’تجھے یہ خیال پہلے آیا ہو گا لیکن تو نے اس بات کا ذکر نہیں کیا‘‘...... ذیلون نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

’’نن۔ نن۔ نہیں آقا۔ مم۔ میں بھلا ایسا کیوں چاہوں گا‘‘۔ ساڈش نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

’’تجھے سوچنے کی تھوڑی سی طاقت ملی ہوئی ہے۔ تو میرے خلاف کوئی بات سوچ رہا ہو گا‘‘...... ذیلون نے کہا۔

’’نن۔ نن۔ نہیں آقا۔ ایسا نن۔ نہیں ہے۔ میں تمہارے خلاف سوچ نہیں سکتا‘‘...... ساڈش نے بدستور ہکلاتے ہوئے کہا۔ اسے یقین ہو گیا تھا کہ ذیلون نے اسے سزا دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

’’یہ بہت بڑا جرم ہے ساڈش کہ ہمارے دشمن تیری وجہ سے شیطانی دنیا تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور چونکہ یہ تیرا قصور ہے لہٰذا اب تجھے سزا بھی ملے گی‘‘...... ذیلون نے کہا اور پھر اس کی آنکھوں سے ایک چنگاری سی نکلی جو ساڈش سے جا کر ٹکرائی تو اسے آگ لگ گئی اور وہ خشک لکڑی کی طرح جلنے لگا ساتھ ہی اس کی چیخیں بھی گونجنے لگیں۔ ساڈش ابھی مکمل طور پر جلا نہیں تھا کہ ذیلون اچانک اچھل پڑا۔

جوزف کے دماغ میں روشنی کا ایک نقطہ سا ابھرا اور پھر یہ نقطہ بڑھنے لگا اور جوزف کا ذہن مکمل طور پر بیدار ہو گیا۔ ذہن کے بیدار ہوتے ہی جوزف کو شیطانی ذریات کی تیز بو محسوس ہوئی۔ جوزف نے آنکھوں میں ایک درز پیدا کر لی اور گرد و پیش کا جائزہ لینے لگا۔ اسے پانچ آدمیوں نے اٹھایا ہوا تھا ایک اور آدمی ان کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔ جوزف انہیں دیکھتے ہی پہچان گیا کہ یہ شیطان کے پجاری ہیں۔ ان کے ساتھ ساتھ ایک انتہائی حسین، خوبصورت اور کم سن لڑکی چل رہی تھی۔ شیطانی ذریات کی بو اس لڑکی سے آ رہی تھی۔ جوزف سمجھ گیا کہ یہ لڑکی انسان نہیں بلکہ شیطانی طاقت ہے۔ اس کا جائزہ لینے کے بعد جوزف نے ادھر ادھر کا جائزہ لیا لیکن اسے عمران اور اس کے ساتھی نظر نہیں آئے۔ یقیناً یہ آدمی انہیں پہلے اٹھا کر لے گئے تھے۔ اب ان سے جلد سے جلد چھٹکارہ حاصل کرنا ضروری تھا۔ پھر اچانک ہی جوزف کے جسم

نے جھٹکا کھایا اور پلک جھپکنے سے قبل وہ ان پجاریوں کی گرفت سے نکلا اور اس کی انگلی کا ہک اس شیطانی ذریت کے ماتھے پر لگا۔ وہ ماتھے پر ضرب کھا کر زمین پر گر گئی اور جوزف کا پاؤں حرکت میں آیا اس کے بوٹ کی ٹو لڑکی کے سر پر لگی اور اس کے ہاتھ پاؤں ڈھیلے پڑ گئے۔ یہ سب کچھ ایک سیکنڈ سے بھی کم وقت میں ہو گیا تھا۔ پجاری حیرت سے بت بن کر رہ گئے تھے۔ شیطانی طاقت کو بے ہوش کرنے کے بعد جوزف بجلی کی سی تیزی سے ان پجاریوں کی طرف بڑھا۔ ان کے قریب پہنچ کر جوزف کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس کا مکا ایک پجاری کی گردن پر پڑا۔ پجاری کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ اچھل کر زمین پر گرا۔ اس کی چیخ بلند ہوئی اور زمین پر گرنے کے بعد وہ تڑپنے لگا۔ اگلے لمحے جوزف کا ہاتھ دوسرے پجاری پر پڑ چکا تھا اور اس کا حشر بھی پہلے پجاری جیسا ہوا تھا۔ دوسرے کے بعد جوزف نے تیسرے کو بھی واصل جہنم کیا تو باقی تین پجاریوں جیسے ہوش آ گیا اور وہ چیختے ہوئے ایک طرف دوڑنے لگے جوزف ان کے پیچھے بھاگا۔ چوتھے پجاری کو اس کے ہاتھ کی زوردار ضرب لگی تو وہ زمین پر گر پڑا۔ جوزف کا پاؤں اس کے جسم سے ٹکرایا تو جوزف بھی لڑکھڑا کر گر پڑا لیکن وہ فوراً ہی اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ کھڑے ہوتے ہی اس نے اپنا پاؤں گرے ہوئے پجاری کی گردن پر رکھ دیا۔ پجاری کی گردن پچک سی گئی اس کے حلق سے چیخ بھی نہ نکل سکی۔ باقی بچ جانے

والے دو پجاری اندھا دھند بھاگے جا رہے تھے اور مڑ مڑ کر پیچھے بھی دیکھ رہے تھے۔ جوزف کو پیچھے آتے دیکھ کر وہ خوف سے چیختے چلانے لگے۔

''سردار مدد۔ آقا مدد''...... انہوں نے بھاگتے ہوئے چلانا شروع کر دیا اور ان کی رفتار کچھ اور تیز ہو گئی۔ جوزف آناً فاناً ان کے سروں پر پہنچ گیا۔ جوزف کو اپنے اتنے قریب دیکھ کر وہ حواس باختہ ہو گئے اور زمین پر گر گئے۔ جبکہ اسی لمحے درخت کا ایک موٹا سا تنا اڑتا ہوا آیا۔ جوزف کی توجہ ان دونوں پجاریوں کی طرف تھی اس لئے وہ اس تنے کو نہ دیکھ سکا۔ تنا جوزف کی کمر سے ٹکرایا تو جوزف اڑتا ہوا دور جا گرا۔ جہاں وہ گرا تھا تنا پھر اس کی طرف بڑھا۔ جیسے ہی وہ تنا جوزف کے قریب آیا جوزف نے فضا میں جمپ لگایا اس جمپ کے دوران ہی جوزف نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈال کر ست رنگم دھاگا اپنی انگلی پر لپیٹ لیا اور پھر اس کے قدم زمین پر آ لگے۔ تنا ایک بار پھر تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔ اب جیسے ہی تنا قریب آیا جوزف نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔ تنا جوزف کے ہاتھ سے ٹکرایا تو جوزف نے اپنے ہاتھ کو جھٹکا دیا۔ تنا دور جا گرا۔ اب وہ تنا زمین پر گرا تو دوبارہ حرکت میں نہ آیا جوزف جانتا تھا کہ اب تنا حرکت میں نہیں آئے گا اس لئے اس نے تنے کی طرف دیکھا بھی نہیں تھا بلکہ تنے کو جھٹکا دینے کے بعد وہ دوبارہ پجاریوں کی طرف دوڑنے لگا تھا۔ جو اب پھر ایک طرف بھاگے جا

رہے تھے۔ چند لمحے دوڑنے کے بعد جوزف کو ایسے محسوس ہوا جیسے وہ زمین کی بجائے رننگ مشین پر دوڑ رہا ہو۔ پجاریوں اور اس کے درمیان فاصلہ کم ہونے کی بجائے بڑھتا جا رہا تھا۔ یہ احساس ہوتے ہی جوزف جھکا اور جھکے جھکے دوڑتے ہوئے اس نے ست رنگے دھاگے میں لپٹی ہوئی انگلی کو زمین پر مارا اور سیدھا ہو کر پہلے سے زیادہ تیزی سے دوڑنے لگا۔ اب اس کے اور پجاریوں کے درمیان فاصلہ لمحہ بہ لمحہ کم ہونے لگا۔ لیکن ابھی وہ پجاریوں سے چند قدم پیچھے تھا کہ اچانک ایک طرف سے ایک بھینسا ڈکراتا ہوا نمودار ہوا اور اس کی طرف بڑھا۔ جوزف نے یکدم ہی ایک لمبی چھلانگ لگائی۔ بھینسا اس کے نیچے سے گزرتا چلا گیا اور جوزف ایک پجاری پر جا پڑا۔ دونوں پجاری انتہائی دہشت زدہ تھے۔ جوزف ایک پجاری پر گرا تو دوسرا پجاری خود بخود منہ کے بل زمین پر گر گیا۔

بھینسا اپنے ہی زور میں کافی آگے جانے کے بعد رکا تھا اور اب وہ پھر جوزف کی طرف دوڑتا ہوا آ رہا تھا۔ جوزف نے اپنے نیچے گرے ہوئے پجاری کو اٹھایا اور بھینسے کی طرف اچھال دیا وہ پجاری بھینسے سے ٹکرایا اور بھینسے کے سامنے گر گیا۔ پجاری کی خوف و دہشت میں ڈوبی ہوئی چیخیں بلند ہونے لگیں۔ جبکہ بھینسے نے اسے سینگ مار دیئے۔ اب اس کی چیخیں اذیت ناک بھی ہو گئی تھیں۔ بھینسے نے نصف منٹ سے بھی کم وقت میں اس پجاری کو شدید زخمی کر دیا اور پھر پجاری نے دم توڑ دیا۔ پجاری کے مرنے

کے بعد بھینسے نے جوزف کی طرف دیکھا اور پھر اس نے جوزف کی طرف دوڑ لگائی۔ اس دوران جوزف اس سے مقابلے کے لئے تیار ہو گیا تھا۔ جیب میں موجود خنجر اب جوزف کے ہاتھ میں تھا۔ پھر جیسے ہی بھینسے نے جوزف کی طرف دوڑ لگائی جوزف نے زمین پر گرے ہوئے پجاری کے گھٹنے پر ٹھوکر مار کر اسے اٹھنے اور بھاگنے سے معذور کر دیا۔ اس پجاری سے اس نے چند باتیں پوچھنی تھیں اس لئے اس نے فی الحال اسے زندہ رہنے دیا۔ پجاری کا گھٹنا ٹوٹ گیا اور وہ درد سے چیختے چلانے لگا جبکہ جوزف نے بھینسے کی طرف دوڑ لگائی۔ بھینسے نے جوزف کو اپنی طرف آتے دیکھا تو وہ رک گیا اور اس کی آنکھوں میں حیرت کے تاثرات ابھرے لیکن اگلے ہی لمحے اس نے پھر جوزف کی طرف دوڑ لگا دی۔

جوزف جیسے ہی بھینسے کے قریب پہنچا وہ اچھلا اور بھینسے کی کمر پر سوار ہو گیا۔ ایک ہاتھ سے اس نے بھینسے کا ایک سینگ پکڑ لیا۔ بھینسے کے نتھنے سے بھاپ نکلنے لگی اور اس کی آواز غضبناک ہو گئی۔ بھینسے نے سر کو جھٹکے دے کر جوزف کو گرانے کی کوشش کی لیکن جوزف نے ان کے سینگوں کو مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا پھر جوزف نے خنجر بھینسے کی گردن میں اتار دیا۔ بھینسے کے ڈکرانے میں شدت آ گئی اور ساتھ ہی اس کی حرکت میں بھی بہت تیزی آ گئی۔ جوزف کو اپنا بیلنس برقرار رکھنے میں بہت دقت ہو رہی تھی لیکن اس نے خود کو گرنے نہ دیا۔ اس نے مزید پانچ چھ وار بھینسے

کی گردن پر کئے۔ بھینسے کی گردن سے خون کی ندیاں بہنے لگی تھیں اور پھر وہ زمین پر گر گیا۔ جیسے ہی بھینسا زمین پر گرا جوزف نیچے اتر آیا اور بھینسے سے دور ہو گیا۔ بھینسے کے ارد گرد خون جمع ہونے لگا تھا۔ بھینسا بار بار اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن اب اس سے اٹھا نہیں جا رہا تھا۔ اس کی طرف سے مطمئن ہونے کے بعد جوزف نے زندہ بچ جانے والے آخری پجاری کی طرف دیکھا جس کی آنکھوں میں حیرت اور خوف کے دریا موجزن تھے۔ پجاری کی طرف دیکھتے ہی جوزف کے ہونٹوں پر خونخوار مسکراہٹ ابھر آئی۔ اس مسکراہٹ نے پجاری کا خون ہی خشک کر دیا۔ جوزف پجاری کے قریب آ گیا۔

''میرے ساتھی کہاں ہیں''...... جوزف نے سرد لہجے میں اس سے پوچھا۔

''وہ۔ وہ۔ معبد میں ہیں۔ مم۔ میں''...... پجاری نے بمشکل بولتے ہوئے کہا۔

''کہاں ہے یہ معبد''...... جوزف نے بدستور سرد لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے پجاری کے بے تحاشہ بڑھے ہوئے سر کے بال بھی پکڑ لئے۔

''اس۔ اس۔ طرف۔ سس۔ یاہ۔ رنگ کی بڑی عمارت ہے''...... پجاری نے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ جوزف کو پجاری سے بس اتنا ہی پوچھنا تھا اس لئے جیسے ہی پجاری کی بات

مکمل ہوئی جوزف نے اس کی گردن پکڑ کر ایک جھٹکا دیا۔ گردن کی ہڈی ٹوٹنے کی آواز جوزف کو سنائی دی۔ پجاری کی چیخ بلند ہوئی اور جوزف نے اس کی گردن چھوڑ دی۔ پجاری ذبح کئے ہوئے بکرے کی مانند تڑپنے لگا۔ یہ شیطان کے پجاری تھے اس لئے جوزف کو ان سے شدید نفرت تھی۔ اس نے تڑپتے ہوئے پجاری کی پسلیوں پر ٹھوکر ماری اور پھر اس نے بھینسے کی طرف دیکھا جو اب آخری سانسیں لے رہا تھا۔ جوزف اس طرف بڑھنے لگا جس طرف کا اشارہ پجاری نے کیا تھا۔ وہ شیطانی طاقت کو بے ہوش کر آیا تھا لیکن اب اس کی طرف جانا بے کار تھا کیونکہ اتنی دیر تک اس کا بے ہوش رہنا ناممکن تھا اور ہوش میں آنے کے بعد ظاہر ہے کہ اس نے وہیں نہیں پڑے رہنا تھا۔ اس لئے جوزف نے اس طرف قدم بڑھائے جس طرف پجاری نے اشارہ کیا تھا۔ وہ ابھی دو تین قدم ہی چلا تھا کہ اسے اپنے پیچھے سے آواز سنائی دی۔

''جوزف''...... یہ آواز جولیا کی تھی۔ جوزف نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ وہاں واقعی جولیا کھڑی ہوئی تھی۔

''مس۔ آپ''...... جوزف نے جولیا کو دیکھ کر کہا۔

''ہاں۔ ہمارے ساتھی خطرے میں ہیں۔ تم میرے ساتھ ساتھ آؤ۔ جلدی کرو۔ ہم نے انہیں بچانا ہے''...... جولیا نے کہا اور پھر وہ واپس مڑی۔ جوزف اس کے پیچھے چلنے لگا۔ جلد ہی وہ جولیا کے قریب پہنچ گیا۔ جوزف نے چاروں طرف نظر دوڑائی۔ دور دور تک

کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ جوزف کی آنکھوں میں ایک چمک پیدا ہو چکی تھی۔ چاروں طرف کا جائزہ لینے کے بعد جوزف نے اپنا ہاتھ گھمایا۔ اس کا ہاتھ جولیا کی کنپٹی پر پڑا۔ جولیا کی چیخ بلند ہوئی اور وہ اچھل کر دور جا گری۔ اس کے ساتھ ہی وہ ساکت ہو گئی۔ جوزف تیزی سے اس کے قریب پہنچا۔ اس نے جیب سے سیاہ کپڑا نکال کر اس کی آنکھوں پر پٹی باندھی اور پھر اس نے اس کے منہ پر ست رنگا دھاگہ بھی باندھ دیا اور جولیا کے منہ پر تھپڑ مارنے لگا۔ تیسرے تھپڑ پر جولیا کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی اور وہ ہوش میں آ گئی۔

"تیرے جسم سے بو کی بجائے خوشبو کیوں آ رہی ہے"۔ جوزف نے کہا تو جولیا غوں غاں کرنے لگی۔ دراصل اس کے جسم سے خوشبو آ رہی تھی اور جوزف جانتا تھا کہ اس کے کسی بھی ساتھی کے پاس خوشبو نہیں ہے اس لئے جوزف سمجھ گیا تھا کہ یہ جولیا نہیں بلکہ اس کے روپ میں شیطانی طاقت ہے۔ اس کے جسم سے خوشبو آ رہی تھی۔ اس بات پر جوزف کو حیرت تھی کیونکہ خوشبو شیطانی طاقتوں کو اذیت دیتی تھی۔ وہ کوشش کرتی تھیں کہ خوشبو سے دور رہیں۔ چند لمحوں تک غوں غاں کرنے کے بعد ست رنگا دھاگہ شیطانی طاقت کے منہ میں ایڈجسٹ ہو گیا اور وہ بات کرنے کے قابل ہو گئی۔

"زیلون آقا کا حکم تھا کہ میرے جسم سے نکلنے والی بو تمہیں محسوس نہ ہو اس لئے مجبوراً مجھے خوشبو لگانی پڑی۔ اگر میں اپنے آقا

کا حکم نہ مانتی تو مجھے آگ لگ جاتی"...... شیطانی طاقت نے کہا۔

"میرے ساتھی کہاں ہیں"...... جوزف کو معلوم تو ہو چکا تھا لیکن اس نے تصدیق کے لئے پوچھا۔

"معبد میں ہیں۔ زیلون آقا انہیں مہان آقا کے بت کے قدموں میں قربان کرے گا"...... شیطانی طاقت نے کہا۔

"زیلون ذلیل کا یہ خواب کبھی بھی پورا نہیں ہو گا۔ اس نے پاس کو چھیڑ کر اپنی موت کو دعوت دی ہے"...... جوزف نے طنزیہ لہجے میں کہا اور اس نے شیطانی طاقت کی چھوٹی انگلی پکڑ لی۔ جیسے ہی جوزف نے اس کی انگلی پکڑی شیطانی طاقت خوفزدہ ہو گئی۔

"نن۔ نن۔ نہیں۔ مم۔ مم۔ مجھے آگ۔ مم۔ مت۔ مت لگانا"...... شیطانی طاقت نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔ شیطانی طاقت نے اپنی انگلی چھڑانے کے لئے زور بھی لگایا لیکن جوزف کی گرفت کمزور نہیں تھی۔ جوزف نے دوسرا ہاتھ جیب میں ڈالا اور جیب سے لائٹر نکال لیا۔ پھر اس نے لائٹر جلایا اور شیطانی طاقت کے ہاتھ کو شعلہ دکھایا۔ شیطانی طاقت کے ہاتھ کو اس طرح آگ لگ گئی جیسے اس کا ہاتھ نہ ہو بلکہ پٹرول میں ڈوبی ہوئی خشک لکڑی ہو۔ جیسے ہی اس کے ہاتھ کو آگ لگی اس کی کربناک چیخیں بلند ہونے لگیں۔ چند لمحوں میں ہی آگ نے شیطانی طاقت کے پورے جسم کو لپیٹ میں لے لیا اور پھر کچھ ہی دیر میں اس کی چیخیں معدوم ہوتی چلی گئیں۔

اس کے فنا ہوتے ہی جوزف ایک بار پھر اس طرف بڑھنے لگا جس طرف شیطانی معبد تھا۔ ابھی وہ دس بارہ قدم ہی چلا تھا کہ پورا جزیرہ ہی فائرنگ کی تیز آواز سے گونج اٹھا۔ جوزف نے برق رفتاری سے خود کو زمین پر گرایا اور تیزی سے رولنگ کرنے لگا۔ اس نے تقریباً پچاس ساٹھ آدمیوں کو دیکھا تھا۔ ان سب کے چہروں پر خباثت موجود تھی۔ ان ہی میں سے کئی آدمیوں کے ہاتھوں میں مشین پسٹل اور کئی آدمیوں کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھی اور وہ سب جوزف پر فائرنگ کر رہے تھے۔

ذیلون کے اچھلنے کی وجہ جوزف تھا جو اچانک پجاریوں کے ہاتھوں سے نکل کر فتنی پر جا پڑا تھا۔ فتنی ایک سیکنڈ کے بھی ہزارویں حصے میں بے ہوش ہو گئی۔ اسے بے ہوش کرنے کے بعد جوزف پجاریوں پر ٹوٹ پڑا تھا۔ پجاری تو اپنی پوری زندگی میں ایسے حالات سے نہیں گزرے تھے وہ تو عیش و عشرت کی زندگی گزار رہے تھے۔ شراب، دنیا کی حسین ترین عورتیں اور دنیا کی ہر آسائش انہیں میسر تھی۔ وہ تو اٹھ کر پانی پینے کے روا دار بھی نہیں تھے۔ انہیں پانی اور شراب بھی حسین ترین عورتیں پلاتی تھیں۔ زندگی میں پہلی بار شیطانی دنیا کے سردار نے ان کے ذمے ایک کام لگایا تھا۔ وہ یہ کام کر ہی رہے تھے کہ انہیں جان کے لالے پڑ گئے تھے۔

''مچنڈا، بھاتو، شراتی''...... ذیلون نے چیختے ہوئے کہا تو فوراً ہی کمرے میں ایک آدمی اور دو عورتیں داخل ہوئیں۔ ان کی شکلیں بھی دوسری شیطان طاقتوں جیسی بھیانک اور خوفناک تھیں۔ کمرے میں

داخل ہوتے ہی ان تینوں نے ذیلون کے سامنے سر جھکائے۔

"ہمارے دشمن شیطانی دنیا میں گھس آئے ہیں۔ ہم نے انہیں ختم کرنا ہے"...... ذیلون نے تیز لہجے میں کہا۔

"تم آقا ہو۔ تم جو حکم دو گے ہم نے اس پر عمل کرنا ہے"۔ تینوں نے بیک آواز کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم نے میری ہدایت پر عمل کرنا ہے"...... ذیلون نے کہا اور پھر اس نے پجاریوں کی طرف دیکھا۔ تین پجاری جوزف کے ہاتھوں مارے جا چکے تھے اور باقی تین اپنی جانیں بچانے کے لئے اندھا دھند بھاگ رہے تھے۔ ان کے چہرے انتہائی خوفزدہ تھے۔ پھر ذیلون نے جوزف پر حملے شروع کرا دیئے۔ اس دوران فتنی ہوش میں آ گئی تھی اور ہوش میں آنے کے بعد وہ فوراً ذیلون کے پاس پہنچی۔

"فتنی۔ تو گریٹ لینڈ چلی جا۔ وہاں کسی پرفیوم کی دکان سے ایک پرفیوم کی بوتل اٹھا اور پھر اسلحے کی دکان سے پچاس کے قریب مشین پسٹل اور مشین گنیں اٹھا کر لے آ"...... ذیلون نے فتنی کو حکم دیتے ہوئے کہا۔ خوشبو شیطانی طاقتوں کو بہت زیادہ اذیت پہنچاتی تھی لیکن فتنی ذیلون کا حکم ٹال نہیں سکتی تھی۔ اس لئے اذیت برداشت کرنا اس کی مجبوری تھی۔ ذیلون کا حکم سن کر فتنی کمرے سے غائب ہو گئی۔

"بھاتو"...... فتنی کے جانے کے بعد ذیلون نے دوسری غلام

طاقت کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"حکم آقا"...... بھاتو نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"شیطانی دنیا میں موجود پچاس انسانوں کو میرے پاس پہنچنے کا حکم دے آ۔ وہ فوراً یہاں پہنچیں"...... ذیلون نے کہا۔

"بہت بہتر آقا"...... بھاتو نے کہا اور اس کے ساتھ وہ سر جھکا کر کمرے سے غائب ہو گیا۔

بھاتو کے جانے کے بعد ذیلون نے پھر پجاریوں کی طرف توجہ کی۔ اب صرف ایک پجاری بچا ہوا تھا اور عمران کا ساتھی جوزف بھینسے سے لڑ رہا تھا۔ یہ بھینسا مچنڈا نے ذیلون کے حکم پر وہاں پہنچایا تھا۔

"یہ بھینسا بھی مارا جائے گا۔ یہ جوزف نہایت ہی خطرناک آدمی ہے"...... ذیلون نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی وقت بھاتو کمرے میں داخل ہوئی۔

"آقا۔ میں پچاس انسانوں کو ساتھ لے آئی ہوں۔ وہ باہر صحن میں موجود ہیں"...... بھاتو نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... ذیلون نے کرخت لہجے میں کہا اور پھر وہ کمرے سے باہر آ گیا۔ صحن میں پچاس آدمی کھڑے تھے۔ تھے تو یہ انسان لیکن شیطان کے پیروکار بن کر ان کے چہروں پر بھی خباثت چھا گئی تھی۔ اس شیطانی دنیا میں شیطان کے پیروکار سینکڑوں کی تعداد میں تھے اور بھاتو انہی میں سے پچاس انسانوں کو

لے کر آئی تھی۔ ذیلون کمرے سے باہر آیا تو ان سب نے سردار زندہ باد کا نعرہ لگایا۔

''شیطانی دنیا کے باسیوں۔ سنو۔ ہماری اس شیطانی دنیا میں ہمارے کچھ دشمن گھس آئے ہیں۔ عام انسان ہونے کے باوجود ان کے پاس کچھ پراسرار صلاحیتیں ہیں جن کی وجہ سے ہماری غلام طاقتیں ان کا خاتمہ کرنے میں کامیاب نہیں ہو رہی ہیں۔ وہ چونکہ انسان ہیں اور عام انسان ہیں۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم انسان ہی ان انسانوں کا خاتمہ کریں۔ اپنے کالے علم اور کالی طاقتوں کی بجائے انہیں عام طریقے سے ختم کر دیا جائے۔ میں نے اسلحہ منگوا لیا ہے۔ میں وہ اسلحہ تمہیں دیتا ہوں۔ پھر ہم سب مل کر ان دشمنوں کو ختم کر دیں گے۔ ان دشمنوں کو ختم کرنے میں کیا تم میرے ساتھ دو گے''...... ذیلون نے تیز لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ ہم ساتھ دیں گے۔ دشمنوں کو نیست و نابود کر دیں گے''...... ان سب نے چیختے ہوئے کہا۔

''تم میرے اگلے حکم کا انتظار کرو''...... ذیلون نے کہا اور پھر وہ واپس کمرے میں آ گیا۔

فتنی واپس آ چکی تھی۔ کمرے میں مشین پسٹل اور مشین گنوں کا ڈھیر لگا ہوا تھا۔

''فتنی۔ عمران کا صرف ایک ساتھی جوزف اس وقت ہوش میں ہے اور ہمارے لئے خطرہ بنا ہوا ہے۔ تو یہ خوشبو لگا اور جولیا کے

روپ میں اس کے پاس پہنچ جا۔ تو اسے باتوں میں لگا جیسے ہی وہ کچھ غافل ہوا میں خود وہاں پہنچ کر اسے بے ہوش کر دوں گا تاکہ اسے بھی مہان آقا کے بت کے قدموں میں ذبح کیا جا سکے کیونکہ وہ افریقہ کے وچ ڈاکٹروں کا دوست ہے اس لئے اس کی قربانی سے مہان آقا بہت خوش ہو گا اور اگر وہ غافل نہ ہوا اور مجھے موقع نہ ملا تو میں نے پچاس آدمیوں کو بلا لیا ہے۔ ہم چاروں طرف سے اس پر فائرنگ کر کے اسے گولیوں سے چھلنی کر دیں گے اس نے جتنا ہمیں نقصان پہنچانا تھا بس پہنچا لیا۔ اب اس نے مرنا ہے۔ ہر حال میں''...... ذیلون نے کرخت لہجے میں کہا۔

پھر چند لمحوں بعد ذیلون کی آنکھوں کے سامنے منظر ابھرا اس منظر میں فتنی، جولیا کے روپ میں دکھائی دی رہی تھی۔ جوزف اس کے ساتھ کھڑا تھا اور وہ جوزف سے باتیں کر رہی تھی۔ ذیلون ان کی باتیں بھی سننے لگا۔ پھر جورف، فتنی کے پیچھے چلنے لگا تو ذیلون خوشی محسوس کرنے لگا۔ اس لئے کہ فتنی جوزف کو دھوکا دینے میں کامیاب ہو گئی تھی لیکن ذیلون کی یہ خوشی دیر پا ثابت نہ ہوئی۔ ذیلون نے جوزف کے ہاتھ کو حرکت میں آتے دیکھا اور اس کے ساتھ ہی منظر اس کی آنکھوں سے غائب ہو گیا۔ ذیلون سمجھ گیا کہ جوزف نے فتنی کو بے ہوش کر دیا ہے۔

''بھاتو۔ جیسے ہی ذیلون کی آنکھوں سے منظر غائب ہوا اس نے اپنی غلام طاقت کو آواز دی۔

"حکم آقا"...... بھاتو، جو کمرے میں ہی موجود تھی۔ ایک قدم آگے بڑھتے ہوئے بولی۔

"یہ اسلحہ باہر موجود تمام انسانوں میں تقسیم کر دے"......ذیلون نے بھاتو کو حکم دیتے ہوئے کہا۔

"جی آقا"...... بھاتو نے کہا پھر وہ اسلحہ کی طرف مڑی۔ اگلے لمحے وہ بھی غائب ہو گئی اور اسلحہ بھی غائب ہو گیا۔ اس کے بعد ذیلون بھی کمرے سے باہر نکل آیا۔ صحن میں پہنچ کر اس نے دیکھا کہ وہاں موجود تمام افراد کے ہاتھوں میں اسلحہ موجود تھا۔

"آؤ میرے ساتھ"...... ذیلون نے بلند آواز میں صحن میں کھڑے ہوئے آدمیوں سے کہا۔

پھر وہ چند لمحوں میں ہی وہاں پہنچ گیا جہاں اس نے فتنی کو بے ہوش ہوتے دیکھا تھا۔ اب فتنی کو آگ لگی ہوئی تھی اور اس کی درد ناک چیخیں پورے جزیرہ آلائش میں گونج رہی تھیں۔ وہ سب وہاں موجود بڑی بڑی جھاڑیوں کی اوٹ میں ہو گئے کیونکہ فتنی کو آگ لگی ہوئی تھی اور اب جب تک فتنی کی آگ بجھ نہ جاتی وہ جوزف پر فائرنگ نہیں کر سکتے تھے جبکہ فتنی کو جلتے دیکھ کر ذیلون کی آنکھوں میں خون اتر آیا۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے فتنی آگ میں جل کر فنا ہو گئی اس کے فنا ہوتے ہی جوزف اٹھا اور ایک طرف کو چلنے لگا۔ جس طرف جوزف جا رہا تھا اس طرف شیطانی معبد تھا۔ اس کا مطلب یہی تھا کہ جوزف کو شیطانی معبد کے بارے میں معلومات حاصل

تھیں۔

"جوزف۔ تجھے ان معلومات کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا کیونکہ تو اب مرنے والا ہے"...... ذیلون نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اپنے ساتھیوں کی طرف اشارہ کیا تو انہوں نے یکدم ہی جوزف پر فائرنگ شروع کر دی لیکن پھر اچانک انہوں نے فائرنگ روکی اور وہ خوفزدہ ہو کر ایک طرف بھاگنے لگے۔

عمران کے ذہن میں روشنی کا ایک نقطہ پیدا ہوا اور پھر وہ نقطہ بڑھنے لگا۔ یہاں تک کہ عمران کا دماغ مکمل طور پر روشن ہو گیا۔ اس نے آنکھیں کھولیں اور ادھر ادھر دیکھا۔ یہ ایک بہت بڑا کمرہ تھا۔ خاور، صفدر، تنویر اور جولیا اس کے ساتھ بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ دائیں طرف دیکھتے ہی اسے ایک جھٹکا لگا اور وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کی دائیں جانب شیطان کا ایک بڑا بت پڑا تھا۔ اچھل کر کھڑے ہوتے ہی عمران نے اللہ اکبر کہہ کر جمپ لگایا اور اس کے دونوں پاؤں شیطان کے بت کے منہ پر لگے۔ یہ ٹکر اتنی زور دار تھی کہ شیطان کا بت ایک دھماکے سے زمین پر جا لگا اور بت کا سر دھڑ سے الگ ہو گیا۔ جیسے ہی بت کے دو ٹکڑے ہوئے کمرے میں ایک شور بلند ہوا۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے سینکڑوں بد روحوں نے مل کر بین کرنا شروع کر دیا ہو۔ ایک دو لمحوں بعد بہت سے بھیانک چہرے روتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئے۔ ایک تو ان

کے چہرے بہت بھیانک تھے اور پھر وہ خوفناک آواز میں رو اور چلا رہے تھے۔ کمرے کا ماحول انتہائی دہشت ناک ہو گیا تھا لیکن عمران کو اس ماحول کی کیا پرواہ ہو سکتی تھی۔ عمران یہ بات بھی سمجھ چکا تھا کہ شیطان کا بت ٹوٹنے کی وجہ سے یہ خوفناک چہرے اس طرح رو رہے ہیں۔ وہ سارے خوفناک چہرے چیختے چلاتے عمران کی طرف بڑھنے لگے۔ عمران نے فوراً ہی آیات مقدسہ کا ورد شروع کر دیا۔ پھر اس نے ان بھیانک چہروں کی طرف پھونک مار دی۔ جیسے ہی عمران نے پھونک ماری۔ ان سب کو آگ لگ گئی۔ اب تو ان کی چیخوں میں اور زیادہ اضافہ ہو گیا۔ عمران نے چاروں طرف پھونکیں ماریں اور اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر خنجر نکال لیا۔ صفدر، خاور اور جولیا گیس سے بے ہوش ہوئے تھے اس لئے عمران نے ان کی گردن کی پشت پر ایک خاص رگ پر انتہائی معمولی سا کٹ لگایا اور پھر وہ تنویر کی طرف بڑھا۔ اس نے تنویر کا معائنہ کیا پھر اس نے تنویر کے منہ اور ناک پر ہاتھ رکھ دیا۔ تقریباً ایک منٹ بعد تنویر کے جسم کو ایک جھٹکا لگا تو عمران نے اسے چھوڑ دیا۔ اس نے جولیا، صفدر اور خاور کی طرف دیکھا جو ہوش میں آ چکے تھے۔ بھیانک چہرے اس وقت تک جل کر ختم ہو چکے تھے۔ اب چیخنے چلانے کی آوازیں کمرے کے باہر سے آ رہی تھیں۔

''عمران۔ یہ باہر شور کیسا ہے''...... جولیا نے شور سن کر عمران سے پوچھا۔ اس سے پہلے کہ عمران، جولیا کی بات کا جواب دیتا۔

تنویر کے منہ سے ایک کراہ بلند ہوئی۔ وہ سبھی تنویر کی طرف متوجہ ہوئے جیسے ہوش آ رہا تھا۔ پھر اس کی آنکھیں کھل گئیں لیکن ان میں شعور کی چمک نہیں تھی۔ چند لمحوں بعد تنویر یکدم چونکا اور اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک بھی پیدا ہو گئی۔

''اوہ۔ اتنا شور۔ کیا قیامت آ گئی ہے''...... کمرے کے باہر سے آنے والے شور کو سن کر تنویر نے کہا۔

''ہاں۔ جس جگہ ہم موجود ہیں وہاں قیامت ہی آ گئی ہے۔ اس شیطان کے بت کو دیکھ رہے ہو۔ اسے میں نے توڑا ہے تو یہ شور برپا ہو گیا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھرے۔ عمران نے اسے انتہائی مختصر طور پر تمام حالات سے آگاہ کر دیا۔

''عمران۔ جوزف کہاں ہے''...... حالات سننے کے بعد تنویر نے جوزف کے متعلق پوچھا۔

''وہ بھی اسی شیطانی دنیا میں کہیں نہ کہیں شیطانی طاقتوں سے نبرد آزما ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''عمران۔ اس کمرے سے نکلو۔ اس قدر شور سے مجھے بہت الجھن ہو رہی ہے''...... جولیا نے کہا۔

''تم سب مقدس آیات کا ورد کرتے ہوئے اس کمرے سے باہر نکلو گے''...... عمران نے ان سے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلائے اور وہ ورد کرتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھے۔ جیسے ہی

انہوں نے دروازہ کھولا شور میں ہزاروں گنا اضافہ ہو گیا۔ اب تو کان پڑی آواز بھی سنائی نہیں دے سکتی تھی۔ کمرے سے باہر ایک بہت بڑا میدان تھا اور یہ میدان اس وقت خوفناک و بھیانک چہروں سے بھرا ہوا تھا۔ ان چہروں میں نسوانی چہرے بھی تھے اور مردانہ بھی اور خوفناک قسم کے جانوروں کی بھی بڑی تعداد تھی وہ سب مل کر چیخ رہے تھے۔ رو رہے تھے جانوروں کی آوازیں درندوں کی آوازوں سے زیادہ خوفناک سنائی دے رہی تھی۔ یقیناً یہ منظر دل کی دھڑکنیں بند کر دینے والا تھا اور ایسے لگتا تھا جیسے قیامت آ گئی ہو۔ جیسے ہی وہ دروازہ کھول کر باہر نکلے جانور اور زنانہ مردانہ چہرے ان کی طرف لپکے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے ان کی طرف منہ کر کے پھونکیں ماریں تو درجنوں شیطانی طاقتوں کو آگ لگ گئی۔ جس جس کو آگ لگی وہ دہشت زدہ ہو کر واپس بھاگے اور پھر وہ جس جس سے چھوتے گئے انہیں بھی آگ لگتی گئی۔ چیختی، چلاتی، شور مچاتی شیطانی طاقتوں میں بھگدڑ مچ گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے ہر طرف آگ پھیل گئی۔ اب تا حد نظر آگ ہی آگ نظر آ رہی تھی لیکن ایک حیرت انگیز بات یہ تھی کہ اس آگ کی تپش عمران اور اس کے ساتھیوں کو محسوس نہیں ہو رہی تھی۔

جوزف فائرنگ سے بچنے کے لئے رولنگ کرنے لگا اس پر بیک وقت سینکڑوں کی تعداد میں گولیاں برسی تھیں اور وہ محسوس کر رہا تھا کہ گولیوں کی اس قدر بارش میں کوئی نہ کوئی گولی اسے لازماً لگ جائے گی لیکن پھر اسی لمحے فائرنگ کی آواز یکدم رک گئی۔ اچانک ہی جوزف کے کانوں میں چیخنے، چلانے اور رونے کی آوازیں آنے لگیں۔ یہ آوازیں ایسی تھیں جیسے بہت سی بدروحیں مل کر بین کر رہی ہوں اور انہی آوازوں کو سن کر ان شیطان کے پجاریوں نے فائرنگ روکی تھی۔ ان کے چہروں پر خوف کے بادل امڈ آئے تھے اور پھر وہ ایک طرف دوڑنے لگے تھے یہ دیکھ کر جوزف نے فضا میں چیتے کی طرح جست لگائی اور وہ چیتے ہی کی طرح اڑتا ہوا ایک آدمی پر جا پڑا تھا۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ جوزف نے اس سے مشین گن چھینی اور ساتھ ہی اس آدمی کی گردن پر مکا مار دیا۔ اس آدمی کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ جوزف کے پاس اتنا

وقت نہیں تھا کہ وہ اسے تڑپتے ہوئے دیکھتا لہٰذا اس آدمی کو مکا مارتے اور اس سے مشین گن چھینتے ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے دوڑتے ہوئے آدمیوں کے پیچھے دوڑ لگا دی۔ پھر دوڑتے دوڑتے اس نے مشین گن سیدھی کی اور ٹریگر دبا دیا۔ مشین گن سے درجنوں گولیاں نکلیں اور اس سے آگے بھاگتے ہوئے کئی آدمی بھاگتے بھاگتے منہ کے بل زمین پر گرے ایک ساتھ کئی چیخیں بلند ہوئیں اور زمین پر گرنے والے تڑپنے لگے۔ باقی آدمیوں نے خوف و دہشت سے پیچھے مڑ کر دیکھا اور انہوں نے جوزف پر فائرنگ بھی کرنی چاہی لیکن اب ان کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔ ٹریگر پر وہ اپنی انگلیوں کا دباؤ ہی نہ ڈال سکے لیکن جوزف نے ان پر دوسری بار فائرنگ کر دی اس فائرنگ کے نتیجے میں مزید درجنوں افراد ہٹ ہو کر زمین پر گر گئے۔ باقی بچ جانے والے اب موت کو سامنے دیکھ کر چیخنے چلانے لگے۔

''آقا مدد۔ آقا بچاؤ''...... زندہ بچ جانے والوں نے شیطان کو مدد کے لئے بلانا شروع کر دیا۔ شیطان نے اس موقع پر بھلا ان کی مدد کو کہاں آنا تھا۔ وہ ان سے بہت دور تھا اور انہیں اس حال میں دیکھ کر خوش ہو رہا تھا۔ اس کے سب سے بڑے دشمن انسان اس کی غلامی کی حالت میں مر رہے تھے اور اس کی تو ہمیشہ سے ہی کوشش تھی کہ انسان بہکا رہے سیدھے راستے پر نہ چلے اور کفر کی حالت میں مرے۔ اس نے ان انسانوں سے بہت سے وعدے کئے تھے۔

اس میں یہ وعدہ بھی شامل تھا کہ اگر کبھی ان پر کوئی مشکل وقت آ گیا تو وہ ان کی مدد کرے گا اسی لئے یہ انسان اسے مدد کے لئے بلا رہے تھے اور وہ قہقہے لگا رہا تھا۔

زندہ بچ جانے والے چیختے، چلاتے اور شیطان کو مدد کے لئے بلاتے ہوئے پاگلوں کی طرح دوڑ رہے تھے۔ جوزف نے اس دوران استعمال شدہ مشین گن پھینک کر دوسری مشین گن اٹھا لی تھی اور اس نے بھاگنے والوں پر ایک بار پھر فائرنگ کر دی دیکھتے ہی دیکھتے سوائے ایک آدمی کے باقی سب جوزف کی فائرنگ سے مارے گئے۔ جو ایک آدمی بچ گیا تھا۔ جوزف نے اسے جان بوجھ کر بچایا تھا۔ وہ اس سے کچھ باتیں پوچھنا چاہتا تھا۔ بچ جانے والا آدمی زمین پر گر گیا تھا اور ایسی نظروں سے جوزف کو دیکھ رہا تھا جیسے چڑیا شکرے کو اپنی طرف بڑھتے دیکھ رہی ہو۔

”تمہارا نام کیا ہے“...... جوزف نے اس سے پوچھا۔

”راکلر“...... اس نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

”تم فائرنگ بند کر کے بھاگ کیوں پڑے تھے“...... جوزف نے اس سے قریب بیٹھتے ہوئے کہا۔

”یہ۔ یہ آوازیں سن کر“...... راکلر نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔ اب آوازوں کی شدت میں کافی حد تک کمی آ گئی تھی۔

”یہ آوازیں تو شیطانی طاقتوں کے رونے اور چیخنے چلانے کی ہیں“...... جوزف نے کہا۔

”ہاں۔ یہ شیطانی طاقتوں کی آوازیں ہیں لیکن ان آوازوں میں ان انسانوں کی آوازیں بھی شامل ہیں جو شیطان مذہب اختیار کر کے یہاں رہ رہے ہیں لیکن اب سب کچھ ختم ہو گیا ہے۔ وہ سب جل گئے ہیں۔ اب کچھ دیر بعد یہ جزیرہ بھی سمندر کے پانی میں ڈوب جائے گا اور اس کا نام و نشان مٹ جائے گا“...... راکلر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ رونے لگا۔ جوزف نے اسے روتے دیکھا تو اس نے راکلر کے منہ پر تھپڑ مار دیا۔ راکلر کے کئی دانت ہل گئے اور اس کے منہ سے خون بہنے لگا۔

”چپ کر۔ ورنہ گردن مروڑ دوں گا“...... جوزف نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا تو وہ خاموش ہو گیا۔

”ہاں۔ یہ بتا کہ یہ سب کچھ کیوں ختم ہوا ہے“...... جب وہ چپ ہوا تو جوزف نے اس سے پوچھا۔

”یہاں معبد میں مہان آقا کا بڑا بت تھا اور یہ شیطانی دنیا اس بت کی وجہ سے آباد تھی جس دن اس بت نے ٹوٹنا تھا اس دن اس جزیرے پر تباہی آنی تھی۔ آج مہان آقا کا بڑا بت ٹوٹ گیا اور تم نے دیکھ لیا ہے کہ اس جزیرے پر تباہی آ گئی ہے۔ مزید تباہی کچھ دیر بعد آئے گی“...... راکلر نے کہا۔

”تو اب بھی شیطان کو آقا کہہ رہا ہے بدبخت“...... جوزف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ وہ بہت طاقت والا ہے“...... راکلر نے کہا تو جوزف

نے اسے ایک اور تھپڑ جڑ دیا۔

''ایڈیٹ۔ وہ طاقت والا ہوتا تو اپنے اس جزیرے کو بچا نہ لیتا۔ جو ایک عام انسان کے ہاتھوں تباہ ہو گیا ہے''...... جوزف نے بدستور غصیلے لہجے میں کہا۔ راکلر کی بات سن کر جوزف سمجھ گیا تھا کہ شیطان کے بت کو عمران نے توڑا ہے اور اسی وجہ سے یہ تباہی آئی ہے۔

''اچھا یہ بتا۔ ذیلون کہاں ہے''...... جوزف نے اس سے پوچھا۔

''ذیلون ہمارے ساتھ ہی تھا۔ شیطانی طاقتوں کے رونے کی آوازیں سن کر وہ بھی حواس باختہ ہو کر بھاگ پڑا تھا اور تمہاری فائرنگ کی زد میں آ کر وہ بھی مارا گیا''...... راکلر نے کہا۔

''وہ تو خود کو پہاڑ جیسا مضبوط اور طاقتور سمجھ رہا تھا۔ وہ تو تم سے بھی کم تر نکلا''...... جوزف نے طنزیہ لہجے میں کہا تو راکلر نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔

''اچھا۔ اب تو یہ بتا کہ یہ جزیرہ کتنی دیر تک ڈوب جائے گا''...... جوزف نے پوچھا۔

''میرے خیال میں جزیرے کے درمیان سے پانی کا فوارہ پھوٹ پڑا ہو گا اور جلد ہی یہ پانی اتنا بڑھ جائے گا کہ چند گھنٹوں میں یہ جزیرہ ڈوب جائے گا''...... راکلر نے کہا۔

''یہاں کوئی موٹر بوٹ یا اسٹیمر وغیرہ ہے''...... جوزف نے راکلر

سے ایک اور سوال پوچھا۔

''نہیں۔ یہاں اسٹیمر یا موٹر بوٹ نہیں ہے''...... راکلر نے انکار کی صورت میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''تو کم بخت پھر ہم یہاں سے نکلیں گے کیسے''...... جوزف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''کیا تم مجھے اپنے ساتھ لے چلو گے''...... راکلر نے امید بھرے لہجے میں جوزف سے کہا۔

''اس سلسلے میں سوچا تو جا سکتا ہے''...... جوزف نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''ساحل کے قریب جو بڑی جھاڑیاں ہیں ان جھاڑیوں میں ایک بڑی کشتی موجود ہے''...... راکلر نے کہا۔ اس کی بات سن کر جوزف سوچ میں گم ہو گیا۔

''تم کیا سوچ رہے ہو''...... راکلر نے اس سے پوچھا۔

''میں نے تم سے کہا تھا کہ اس سلسلے میں سوچا جا سکتا ہے۔ میں وہی سوچ رہا تھا''...... جوزف نے کہا۔

''پھر۔ پھر تم نے کیا سوچا ہے''...... راکلر نے امید بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نے یہ سوچا ہے کہ شیطان کے پیروکار پر ترس کھانا خود پر ظلم کرنا ہے''...... جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے راکلر کی گردن پکڑ لی۔ موت کے خوف سے راکلر کی آنکھیں ابل

پڑیں۔ جوزف نے اس کی گردن کو جھٹکا دیا اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔ چیخ مارنے کے بعد راکلر تڑپنے لگا تھا۔

جوزف تیزی سے معبد کی طرف بڑھنے لگا۔ ابھی وہ چار پانچ قدم ہی چلا تھا کہ رک گیا اور اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی کیونکہ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ لیا تھا جو اس کی جانب آ رہے تھے۔

''باس۔ مسٹر تنویر کو دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہو رہی ہے''..... ان کے قریب آنے پر جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تنویر کو زندہ دیکھ کر سب سے زیادہ خوشی جولیا کو ہوئی ہے۔ کیوں جولیا''..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں بالکل۔ تمہیں اس میں کوئی شک ہے''..... جولیا نے کہا تو تنویر کا چہرے خوشی سے کھل اٹھا۔

''مجھے تو بالکل شک نہیں ہے۔ بھلا بہن بھائی کے پیار پر کون شک کر سکتا ہے اور بھائی کو صحیح سلامت دیکھ کر سب سے زیادہ خوشی بہن کو ہی ہوتی ہے''..... عمران نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا۔

عمران کی بات سن کر تنویر کا چہرہ بگڑ گیا جبکہ جولیا، صفدر اور خاور کے چہروں پر مسکراہٹ آ گئی۔ ابھی وہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ ایک زور دار دھماکہ ہوا اور انہیں پانی کا تیز شور سنائی دیا۔ عمران نے پلٹ کر دیکھا تو پانی کا ایک بہت بڑا ریلا سمندری طوفان کی طرح جزیرے کے وسط سے چاروں طرف بڑھ رہا تھا۔

''باس۔ ادھر جھاڑیوں میں ایک کشتی موجود ہے۔ اس میں بیٹھ کر ہم قریبی جزیرے پر پہنچ سکتے ہیں اور جلدی چلو باس جلد ہی اس جزیرے میں پانی داخل ہونا شروع ہو جائے گا۔ ایک گھنٹے کے اندر اندر یہ جزیرہ غرق ہو جائے گا''..... جوزف نے پانی کا ریلا آتے دیکھ کر عمران سے کہا اور پھر ساحل کے قریب اشارہ کرنے لگا جہاں جھاڑیوں میں کشتی موجود تھی۔ جوزف کی بات سن کر عمران اور اس کے ساتھی تیزی سے ساحل کی طرف بھاگنے لگے۔

ختم شد